آبِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

اکراہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے مَنْ کَفَرَ بِاللّٰہِ مِنْ بَعْدِ اِیْمَانِہٖ اِلَّا مَنْ اُکْرِہَ وَقَلْبُہٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِیْمَانِ وَلٰکِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْکُفْرِ صَدْرًا فَعَلَیْہِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰہِ لَہُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ

جس نے ایمان کے بعد کفر کیا (اس پر اللہ کا غضب ہو) مگر جو شخص مجبور کیا گیا اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہے (وہ عذاب سے بری ہے) ولیکن جس نے کفر کے لئے سینہ کو کھول دیا ان پر اللہ کا غضب ہے، اوران کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔

ہدایہ میں ہے کہ یہ آیت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں نازل ہوئی جب کہ مشرکین نے کلمہ کفر بولنے پر انھیں مجبور کیا اورانھوں نے زبان سے کہہ دیا پھر جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔حضور نے دریافت فرمایا کہ تم نے اپنے قلب کو کس حال پر پایا عرض کی میرا دل ایمان پر بالکل مطمئن تھا ارشاد فرمایا کہ اگر وہ پھر ایسا کریں تو تم کو ایسا ہی کرنا چاہئے یعنی دل ایمان پر مطمئن رہنا چاہئے۔تفسیر بیضاوی شریف میں ہے کہ کفار قریش نے عمار اوران کے والد یاسر اوران کی والدہ سمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ارتداد پر مجبور کیا ان کے والدین نے انکار کیا ان دونوں کو قتل کرڈالا اور یہ دونوں پہلے دو شخص ہیں جو اسلام میں شہید کئے گئے اور عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زبان سے وہ کہہ دیا جو کفار نے چاہا تھا۔کسی نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ عمار کافر ہوگیا فرمایا ہرگز نہیں، بے شک عمار چوٹی سے قدم تک ایمان سے بھرپور ہے ایمان اس کے گوشت وخون میں سرایت کئے ہوئے ہے اس کے بعد عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ روتے ہوئے حاضر خدمت اقدس ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں سے آنسو پونچھا اور فرمایا کہ تمہیں کیا ہوا (جو روتے ہو) اگر وہ پھر ایسا کریں تو تم ویسا ہی کرنا۔

اور اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے لَایَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَلَیْسَ مِنَ اللّٰہِ فِیْ شَیْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْہُمْ تُقٰۃً وَ یُحَذِّرُکُمُ اللّٰہُ نَفْسَہٗ وَاِلَی اللّٰہِ الْمَصِیْرُ

مسلمان مسلمانوں کے سوا کافروں کو دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کرے گا وہ اللہ کے دین سے کسی شے میں نہیں ہے مگر یہ کہ بچاؤ کے طور پر (اکراہ کی صورت میں زبانی دوستی کا اظہار کرسکتے ہو) اور اللہ تم کو اپنی ذات سے ڈراتا ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے۔

اور فرماتا ہے وَلَا تُکْرِھُوْا فَتَیٰتِکُمْ عَلَی الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّناً لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَمَنْ یُّکْرِھْھُّنَّ فَاِنَّ اللّٰہَ مِنْ بَعْدِ اِکْرَاھِھِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

اور اپنی باندیوں کو زنا پر مجبور نہ کرو اگر وہ پارسائی کا ارادہ کریں تا کہ زندگی دنیا کی متاع حاصل کرو اور جس نے انھیں مجبور کیا

تو اس کے بعد کہ وہ مجبور کی گئیں اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

مسئلہ ۱:۔ اکراہ جس کو جبر کرنا بھی لوگ بولتے ہیں اس کے شرعی معنی یہ ہیں کہ کسی کے ساتھ ناحق ایسا فعل کرنا کہ وہ شخص ایسا کام کرے جس کو وہ کرنا نہیں چاہتا۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مکرِہ نے کوئی ایسا فعل نہیں کیا جس کی وجہ سے مکرَہ اپنی مرضی کے خلاف کام کرے مگر مکرَہ جانتا ہے کہ یہ شخ ظالم جابر ہے جو کچھ یہ کہتا ہے اگر میں نے نہ کیا تو مجھے مار ڈالے گا اس صورت میں بھی اکراہ ہے (درمختار، ردالمحتار) مجبور کرنے والے کو مکرِہ اور جس کو مجبور کیا اس کو مکرَہ کہتے ہیں پہلی جگہ رے کو زیر ہے دوسری جگہ زبر۔

مسئلہ ۲:۔ اکراہ کا حکم اس وقت متحقق ہوتا ہے جب ایسے شخص کی جانب سے ہو کہ وہ جس چیز کی دھمکی دے رہا ہے اس کے کر ڈالنے پر قادر ہو جیسے بادشاہ یا ڈاکو کہ ان کے کہنے کے مطابق اگر نہ کرے تو یہ وہ کام کر گزریں گے جس کی دھمکی دے رہے ہیں۔ (ہدایہ)

مسئلہ ۳:۔ اکراہ کی دو قسمیں ہیں ایک تام اور اس کو ملجی بھی کہتے دوسری ناقص اس کو غیر ملجی بھی کہتے ہیں۔ اکراہ تام یہ ہے، کہ مار ڈالنے یا عضو کاٹنے یا ضرب شدید کی دھمکی دی جائے ضرب شدید کا مطلب یہ ہے کہ جس سے جان یا عضو کے تلف ہونے کا اندیشہ ہو مثلاً کسی سے کہتا ہے کہ یہ کام کرو ورنہ تجھے مارتے مارتے بیکار کر دوں گا۔ اکراہ ناقص یہ ہے کہ جس میں اس سے کم کی دھمکی ہو مثلا پانچ جوتے ماروں گا یا پانچ کوڑے ماروں گا یا مکان میں بند کر دوں گا یا ہاتھ پاؤں باندھ کر ڈال دوں گا (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴:۔ اکراہ کی شرائط یہ ہیں (۱) مکرِہ اس فعل کے کرنے پر قادر ہو جس کی وہ دھمکی دیتا ہو (۲) مکرہ یعنی جس کو دھمکی دی گئی اس کا غالب گمان یہ ہو کہ اگر میں اس کام کو نہ کروں گا تو جس کی دھمکی دے رہا ہے اسے کر گزرے گا (۳) جس چیز کی دھمکی ہے وہ جان جانا ہے یا عضو کاٹنا ہے یا ایسا غم پیدا کرنا ہے جس کی وجہ سے وہ کام اپنی خوشی و رضامندی سے نہ ہو (۴) جس کی دھمکی دی گئی وہ پہلے سے اس کام کو نہ کرنا چاہتا ہو اور اس کا نہ کرنا خواہ اپنے حق کی وجہ سے ہو مثلاً اس سے کہا گیا کہ تو اپنا مال ہلاک کر دے یا بیچ دے اور یہ ایسا کرنا نہیں چاہتا یا کسی دوسرے شخص کے حق کی وجہ سے اس کام کو نہیں کرنا چاہتا مثلا فلاں شخص کا مال ہلاک کر۔ یا حق شرع کی وجہ سے ایسا نہیں کرنا چاہتا مثلاً شراب پینا زنا کرنا (درمختار)

مسئلہ ۵:۔ شرط سوم میں بیان کیا گیا کہ ایسا غم پیدا ہو جائے جس کی وجہ سے رضامندی سے کام کرنا نہ ہو یہ اکراہ کا ادنی مرتبہ ہے، اور اس میں سب لوگوں کی ایک حالت نہیں ہے شریف آدمی کے لئے سخت کلامی ہی سے یہ بات پیدا ہو جائے گی

اور کمینہ آدمی ہو تو جب تک اسے ضرب شدید کی نوبت نہ آئے معمولی طور پر مارنے اور گالی دینے کی بھی اسے پرواہ نہیں ہوتی (درمختار)

مسئلہ۶:۔ اکراہ کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ ایسا کرو ورنہ تمہارا مال لے لوں گا یا حاکم نے کہا یہ مکان میرے ہاتھ بیع کر دو ورنہ تمہارے فریق کو دلا دوں گا (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۷:۔ قتل یا ضرب شدید یا حبس مدید کی دھمکی دی اس لئے کہ وہ اپنی کوئی چیز بیچ ڈالے یا فلاں چیز خریدے یا اجارہ کرے یا کسی چیز کا اقرار کرے اوراس دھمکی کی وجہ سے اس نے یہ سب کام کر لئے تو مکرَہ کو ان عقود کے فسخ کرنے کا حق باقی رہتا ہے یعنی اکراہ جاتے رہنے کے بعد ان چیزوں کو فسخ کر سکتا ہے اور یہ حق ان دونوں میں سے کوئی مر جائے جب بھی باقی رہتا ہے۔ کہ اس کا وارث فسخ کر سکتا ہے اور مشتری کے مر جانے سے بھی یہ حق باطل نہیں ہوتا نہ زیادت منفصلہ یا زیادت متصلہ متولدہ سے یہ حق باطل ہوتا ہے بلکہ وہ چیز اگر یکے بعد دیگرے بہت سے ہاتھوں میں پہنچ گئی جب بھی یہ لے سکتا ہے (درمختار)

مسئلہ۸:۔ دو ایک کوڑا مارنا ضرب شدید نہیں ہے مگر آلات تناسل اور آنکھ پر مارنا کہ ان پر ایک کوڑا مارنا بھی ضرب شدید ہے۔ حبس مدید یہ کہ ایک دن سے زیادہ ہو۔ ذی عزت آدمی کے لئے ضرب غیر شدید اور حبس غیر مدید میں وہی صورت ہے جو اوروں کے لئے ضرب شدید میں ہے (درمختار)

مسئلہ۹۔ اقرار میں مال قلیل وکثیر کا فرق ہے کہ مال قلیل کے اقرار میں ضرب غیر شدید سے بھی اکراہ پایا جائے گا اور مال کثیر میں ضرب شدید سے اکراہ ہوگا (ردالمحتار)

مسئلہ۱۰:۔ مکرہ کی بیع نافذ ہے اگرچہ لازم نہیں لازم اس وقت ہوگی کہ رضامندی سے اجازت دے دے لہذا مشتری جو کچھ اس بیع میں تصرف کرے گا وہ تصرفات صحیح ہوں گے اور مکرَہ نے ثمن پر راضی خوشی قبضہ کیا یا مبیع کو خوشی سے تسلیم کر دیا تو اب وہ بیع لازم ہوگئی یعنی اب بیع کو فسخ نہیں کر سکتا اور اگر قبضِ ثمن وتسلیم مبیع بھی اکراہ کے ساتھ ہو تو حق فسخ باقی رہے گا، اور ہبہ میں اکراہ ہو تو سرے سے موہوب لہ چیز کا مالک ہی نہیں ہوگا اور اس کے تصرفات صحیح نہیں ہوں گے۔ (ہدایہ)

مسئلہ۱۱:۔ بائع نے اگر اکراہ کے ساتھ ثمن پر قبضہ کیا ہے تو فسخ بیع کی صورت میں ثمن واپس کر دے اگر اس کے پاس موجود ہے اور ہلاک ہو گیا ہے تو اس پر ضمان واجب نہیں کہ ثمن بائع کے پاس امانت ہے (ہدایہ، عنایہ)

مسئلہ۱۲:۔ اکراہ کے ساتھ بیع اگرچہ بیع فاسد ہے مگر اس میں اور دیگر بیوع فاسدہ میں چند وجہ سے فرق ہے۔ (۱) یہ بیع اجازت

قولی یا فعلی کے بعد صحیح ہو جاتی ہے دوسری بیعیں فاسد کی فاسد ہی رہتی ہیں۔(۲) جس نے اس سے خریدا ہے اس کے تصرفات توڑ دیئے جائیں گے اگر چہ یکے بعد دیگرے کہیں سے کہیں پہنچی ہو۔(۳) مبیع غلام تھا اور مشتری نے اسے آزاد کر دیا تو بائع کو اختیار ہے کہ مشتری سے یوم القبض کی قیمت لے یا یوم العتاق کی اگر (۴) بائع پر اکراہ ہوا تو ثمن اس کے پاس امانت ہے اور مشتری پر اکراہ ہوا تو مبیع اس کے پاس امانت ہے اور دیگر بیوع فاسدہ میں یہ چاروں باتیں نہیں ہیں۔(درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۱۳:۔ بیع اگر ہلاک ہو چکی ہے تو بائع اس کی قیمت لے گا یعنی چیز کی جو واجبی قیمت ہوگی وہ مشتری سے وصول کرے گا (ہدایہ)

مسئلہ۱۴:۔ بادشاہ کا کہہ دینا ہی اکراہ ہے اگر چہ وہ دھمکی نہ دے کہ اس کی مخالفت میں جان جانے یا اتلاف عضو کا اندیشہ ہے یونہی جن لوگوں سے اس قسم کا اندیشہ ہو ان کا کہہ دینا ہی اکراہ ہے اگر چہ دھمکی نہ دیں بعض شوہر بھی ایسے ہوتے ہیں کہ ان کا خلاف کرنے میں عورت کو اسی قسم کا اندیشہ ہوتا ہے ایسے شوہر کا کہنا ہی اکراہ ہے (درمختار)

مسئلہ۱۵:۔ معاذ اللہ شراب پینے یا خون پینے یا مردار کا گوشت کھانے یا سوئر کا گوشت کھانے پر اکراہ کیا گیا اگر وہ اکراہ غیر ملجی ہے یعنی حبس وضرب کی دھمکی ہے تو ان چیزوں کا کھانا پینا جائز نہیں ہے البتہ شراب پینے میں اس صورت میں حد نہیں ماری جائے گی کہ شبہہ سے حد ساقط ہو جاتی ہے اور اگر وہ اکراہ ملجی ہے یعنی قتل یا قطع عضو کی دھمکی ہے تو ان کاموں کا کرنا جائز بلکہ فرض ہے اور اگر صبر کیا ان کاموں کو نہیں کیا اور مار ڈالا گیا تو گنہگار رہا کہ شرع نے ان صورتوں میں اس کے لئے یہ چیزیں جائز کی تھیں جس طرح بھوک کی شدت اور اضطرار کی حالت میں یہ چیزیں مباح ہیں۔ ہاں اگر اس کو یہ بات معلوم نہ تھی کہ اس حالت میں ان چیزوں کا استعمال شرعاً جائز ہے اور ناواقفی کی وجہ سے استعمال نہ کیا اور قتل کر دیا گیا تو گناہ نہیں۔ یونہی اگر استعمال نہ کرنے سے کفار کو غیظ وغضب میں ڈالنا مقصود ہو تو گناہ نہیں (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ۱۶:۔ معاذ اللہ کفر کرنے پر اکراہ ہوا اور قتل یا قطع عضو کی دھمکی دی گئی تو اس شخص کو صرف ظاہری طور پر اس کفر کے کر لینے کی رخصت ہے اور دل میں وہی یقین ایمانی قائم رکھنا لازم ہے جو پہلے تھا اور اس شخص کو چاہئے کہ اپنے قول و فعل میں توریہ کرے یعنی اگر چہ اس فعل یا قول کا ظاہر کفر ہے مگر اس کی نیت ایسی ہو کہ کفر نہ رہے مثلاً اس کو مجبور کیا گیا کہ بت کو سجدہ کرے اور اس نے سجدہ کیا تو یہ نیت کرے کہ خدا کو سجدہ کرتا ہوں یا سرکار رسالت مآب میں گستاخی کرنے پر مجبور کیا گیا تو کسی دوسرے شخص کی نیت کرے جس کا نام محمد ہو اور اگر اس شخص کے دل میں توریہ کا خیال آیا مگر توریہ نہ کیا یعنی خدا کے لئے سجدہ کی نیت نہیں کی تو یہ شخص کافر ہو جائے گا اور اس کی عورت نکاح سے

خارج ہو جائے گی اور اگر اس شخص کو توریہ کا دھیان ہی نہیں آیا کہ توریہ کرتا اور بت کو ہی سجدہ کیا مگر دل سے اس کا منکر ہے تو اس صورت میں کافر نہیں ہوگا (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷:۔ کفر کرنے پر مجبور کیا گیا اور کفر نہ کیا اس وجہ سے قتل کر دیا گیا تو ثواب پائے گا اسی طرح نماز یا روزہ توڑنے یا نماز نہ پڑھنے یا روزہ نہ رکھنے پر مجبور کیا گیا یا حرم میں شکار کرنے یا حالت احرام میں شکار کرنے یا جس چیز کی فرضیت قرآن سے ثابت ہو اس کے چھوڑنے پر مجبور کیا گیا اور اس نے اس کے خلاف کیا جو مکرہ کرانا چاہتا تھا اور قتل کر ڈالا گیا سب میں ثواب کا مستحق ہے (درمختار)

مسئلہ ۱۸:۔ روزہ دار مسافر یا مریض ہے جس کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے یہ اگر روزہ توڑنے پر مجبور کیا جائے تو روزہ توڑ دے اور نہ توڑا یہاں تک کہ قتل کر ڈالا گیا تو گنہگار ہوگا (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۹:۔ رمضان میں دن کے وقت کھانے پینے یا بی بی سے جماع کرنے پر اکراہ ہوا اور روزہ دار نے ایسا کر لیا تو اس پر روزہ کی قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰:۔ اگر اکراہ غیر ملجی ہو تو کفر کا اظہار نہیں کر سکتا اس صورت میں اظہار کفر کی رخصت نہیں ہے کہ غیر ملجی اس کے حق میں اکراہ ہی نہیں (درمختار)

مسئلہ ۲۱:۔ اس پر مجبور کیا گیا کہ کسی مسلم یا ذمی کے مال کو تلف کرے اور دھمکی بھی قتل یا قطع عضو کی ہے تو تلف کرنے کی اس کے لئے رخصت ہے اور اگر اس نے تلف نہ کیا اور اس کے ساتھ وہ کر ڈالا گیا جس کی دھمکی دی گئی تھی تو ثواب کا مستحق ہے اور اگر اس نے مال تلف کر ڈالا تو مال کا تاوان مجبور کرنے والے کے ذمہ ہے کہ یہ شخص اس کے لئے بمنزلہ آلہ کے ہے (درمختار)

مسئلہ ۲۲:۔ اس پر مجبور کیا گیا کہ فلاں شخص کو قتل کر ڈال یا اس کا عضو کاٹ ڈال یا اس کو گالی دے اگر تو نے ایسا نہ کیا تو میں تجھے مار ڈالوں گا یا تیرا عضو کاٹ ڈالوں گا تو اس کو ان کاموں کے کرنے کی اجازت نہیں ہے اگر اس کے کہنے کے موافق کرے گا گنہگار ہوگا اور قصاص مجبور کرنے والے سے لیا جائے گا کہ مکرہ اس کے لئے بمنزلہ آلہ کے ہے۔جس کے عضو کاٹنے پر اسے مجبور کیا گیا اس نے اس کو اجازت دے دی کہ ہاں تو ایسا کر لے اب بھی اس کو اجازت نہیں ہے (درمختار)

مسئلہ ۲۳:۔ اگر اس کو مجبور کیا گیا کہ تو اپنا عضو کاٹ ڈال ورنہ میں تجھے قتل کر ڈالوں گا تو اس کو ایسا کرنے کی اجازت ہے اور اگر اس پر مجبور کیا گیا کہ تو خودکشی کر لے ورنہ میں تجھے مار ڈالوں گا اس کو خودکشی کرنے کی اجازت نہیں ہے (ردالمحتار)

مسئلہ۲۴:۔ اکراہ ہوا کہ تو اپنے کو تلوار سے قتل کر ورنہ میں تجھے اتنے کوڑے ماروں گا کہ تو مرجائے یا نہایت بری طرح سے قتل کروں گا تو اس صورت میں خودکشی کرنے میں گناہ نہیں کہ اس سختی اور تکلیف سے بچنے کے لئے خودکشی کرتا ہے (عالمگیری)

مسئلہ۲۵:۔ زنا پر اکراہ ہوا خواہ اکراہ ملجی ہو یا غیر ملجی زنا کی اجازت نہیں مگر اس زانی پر اکراہ ملجی میں حد نہیں اور عورت کو مجبور کیا گیا اور اکراہ ملجی ہے تو اسے رخصت ہے اور غیر ملجی ہے تو رخصت نہیں اور عورت سے اکراہ غیر ملجی میں بھی حد ساقط ہے (درمختار)

مسئلہ۲۶:۔ لواطت پر اکراہ ہوا اکراہ ملجی ہو یا غیر ملجی بہرصورت اس کی اجازت نہیں (ردالمحتار)

مسئلہ۲۷:۔ عورت کو زنا کرانے پر مجبور کیا اور اس نے مرد کو قابو دے دیا تو عورت بھی گنہگار ہے اور قابو نہ دیا اور اس کے ساتھ کر لیا گیا تو عورت گنہگار نہیں (عالمگیری)

مسئلہ۲۸:۔ زنا پر اکراہ ہوا اس نے زنا نہیں کیا اور قتل کر دیا گیا اس کو ثواب ملے گا (عالمگیری)

مسئلہ۲۹:۔ نکاح وطلاق وعتاق پر اکراہ ہوا یعنی دھمکی دے کر ایجاب یا قبول کرا لیا یا طلاق کے الفاظ کہلوائے یا غلام کو آزاد کرایا تو یہ سب صحیح ہو جائیں گے اور غلام کی قیمت مکرہ سے وصول کر سکتا ہے اور طلاق کی صورت میں اگر عورت غیر مدخولہ ہے تو نصف مہر وصول کر سکتا ہے اور مدخولہ ہے تو کچھ نہیں (درمختار)

مسئلہ۳۰:۔ خود زوجہ نے شوہر کو طلاق دینے پر مجبور کیا اور اکراہ ملجی ہے تو عورت شوہر سے کچھ نہیں لے سکتی اور غیر ملجی ہے تو نصف مہر لے سکتی ہے (ردالمحتار)

مسئلہ۳۱:۔ نکاح میں مہر ذکر نہیں کیا گیا اور اکراہ کے ساتھ طلاق دلوائی گئی تو شوہر پر متعہ واجب ہے جس کا بیان کتاب الطلاق میں گزرا اور مکرہ سے اس کو وصول کرے گا (ردالمحتار)

مسئلہ۳۲:۔ ایک طلاق دینے پر اکراہ ہوا اور اس نے تین طلاقیں دے دیں اور عورت غیر مدخولہ ہے تو مکرہ سے نصف مہر واپس نہیں لے سکتا (عالمگیری)

مسئلہ۳۳:۔ اس پر اکراہ ہوا کہ زوجہ کو تفویض طلاق کر دے یا اس کی طلاق فلاں شخص کے اختیار میں دے دے اس نے ایسا ہی کر دیا اور زوجہ یا اس شخص نے طلاق دے دی طلاق ہو جائے گی اور غیر مدخولہ ہے، تو نصف مہر مکرہ سے وصول کرے گا (عالمگیری)

مسئلہ۳۴:۔ مرد مریض نے اپنی عورت کو مجبور کیا کہ وہ اس سے طلاق بائن کی درخواست کرے عورت نے اس سے کہا کہ تو مجھے

طلاق بائن دے دے اس نے دے دی اور عدت ہی میں وہ شخص مر گیا عورت وارث ہوگی اور اگر عورت نے دوطلاق بائن کی درخواست کی تو وارث نہیں ہوگی (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵:۔ عورت کو مجبور کیا گیا کہ ایک ہزار کے بدلے میں شوہر کی طلاق قبول کرے اس نے قبول کر لی ایک طلاق رجعی واقع ہوگی اور اس پر روپے واجب نہیں ہوں گے اور اگر ایک ہزار پر خلع کے لئے عورت پر اکراہ ہوا اور اس نے خلع کرایا تو طلاق بائن واقع ہوگی اور مال واجب نہیں ہوگا (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶:۔ ایک شخص کو مجبور کیا گیا کہ فلانی عورت سے دس ہزار مہر پر نکاح کرے اور اس عورت کا مہر مثل ایک ہزار ہے اس نے دس ہزار مہر پر نکاح کیا نکاح صحیح ہے مگر مہر ایک ہی ہزار واجب ہوگا (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷:۔ ایک شخص ہزار روپے پر خلع کرنے میں مجبور کیا گیا اور اس کی عورت کا مہر چار ہزار ہے اس نے خلع کر لیا اور عورت خلع کرانے پر مجبور نہیں کی گئی ہے تو ایک ہزار پر خلع ہو گیا عورت کے ذمہ یہ روپے لازم ہوں گے اور مرد مجبور کرنے والے سے کچھ نہیں لے سکتا (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸:۔ اکراہ کے ساتھ یہ سب چیزیں صحیح ہیں نذر، یمین، ظہار، رجعت، ایلا، فے یعنی اس کو منت ماننے پر مجبور کیا کہ نماز یا روزہ یا صدقہ یا حج کی منت مانے اور اس نے مان لی تو منت پوری کرنی ہوگی۔ یونہی ظہار کیا تو بغیر کفارہ عورت سے قربت جائز نہ ہوگی اور ایلا کیا تو اس کے احکام بھی جاری ہوں گے اور رجعت کر لی تو رجعت ہوگئی اور ایلا کیا تھا فے کرنے پر مجبور کیا گیا فے ہوگئی (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۳۹:۔ عورت سے ظہار کیا تھا اس کو مجبور کیا گیا کہ ظہار کے کفارہ میں اپنا غلام آزاد کرے اس نے آزاد کیا اگر یہ غلام غیر معین ہے جب تو کچھ نہیں کہ اس نے اپنا فرض ادا کیا اور اگر معین غلام کو آزاد کرایا تو دو صورتیں ہیں وہی سب میں گھٹیا اور کم درجہ کا ہے جب بھی مکرہ پر ضمان واجب نہیں اور اگر دوسرے غلام اس سے گھٹیا ہیں تو مکرِہ پر اس کی قیمت واجب ہے اور کفارہ ادا نہ ہوا (عالمگیری)

مسئلہ ۴۰:۔ قسم کے کفارہ دینے پر مجبور کیا گیا اور یہ معین نہیں کیا ہے کہ کونسا کفارہ دے اور اس نے کفارہ دے دیا کفارہ صحیح ہے اور اگر معین کر دیا ہے اور اس سے کم درجہ کا کفارہ دے سکتا تھا تو مکرہ پر ضمان واجب ہے اور کفارہ صحیح نہیں (عالمگیری)

مسئلہ ۴۱:۔ اکراہ کے ساتھ اسلام صحیح ہے (درمختار) یعنی اگر اس نے اکراہ کی وجہ سے اپنا اسلام ظاہر کیا تو جب تک اس سے کفر ظاہر نہ ہو اس کو کافر نہ کہیں گے۔ اس لئے کہ یہ کیوں کر یقین کیا جا سکتا ہے کہ اس نے محض خوف سے ہی اسلام

ظاہر کیا ہے دل میں اس کے اسلام نہیں ہے۔ حضور اقدس ﷺ کے زمانہ میں ایک کافر نے مسلمان پر حملہ کیا اور جب مسلمان نے حملہ کیا تو اس نے کلمہ پڑھ لیا انھوں نے یہ خیال کر کے کہ محض تلوار کے خوف سے اسلام ظاہر کیا ہے کلمہ پڑھنے کے باوجود اس کو قتل کر ڈالا، جب حضور کو اس کی اطلاع ہوئی تو نہایت شدت سے انکار فرمایا۔ اسلام صحیح ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ محض منہ سے کہہ دینے سے ہی وہ حقیقۃً مسلمان ہے کہ اسلام حقیقی تو دل سے تصدیق کا نام ہے صرف منہ سے بولنا کیا مفید ہوسکتا ہے جب کہ دل میں تصدیق نہ ہو۔

مسئلہ۴۲:۔ اکراہ کے ساتھ اس سے دین معاف کرایا گیا یا کفیل کو بری کرایا گیا یا شفیع کو طلب شفعہ سے روک دیا گیا یا کسی کو جبراً مرتد بنانا چاہا یہ سب چیزیں اکراہ سے نہیں ہوسکتیں (درمختار)

مسئلہ۴۳:۔ قاضی نے مجبور کر کے کسی سے چوری یا قتل عمد کا اقرار کرایا اور اس اقرار پر اس کا ہاتھ کاٹا گیا یا قصاص لیا گیا اگر وہ شخص نیک ہے تو قاضی سے قصاص لیا جائے گا اور اگر چوری و قتل میں متہم ہے مشہور ہے کہ چور ہے قاتل ہے تو قاضی سے قصاص نہیں لیا جائے گا (درمختار)

مسئلہ۴۴:۔ شوہر نے عورت کو دھمکی دی کہ مہر معاف کر دے یا ہبہ کر دے ورنہ تجھے ماروں گا اس نے ہبہ کر دیا یا معاف کر دیا اگر شوہر اس کے مارنے پر قادر ہے تو ہبہ اور معاف کرنا صحیح نہیں اور اگر یہ دھمکی دی کہ ہبہ کر دے ورنہ طلاق دے دوں گا یا دوسرا نکاح کرلوں گا تو یہ اکراہ نہیں اس صورت میں ہبہ کرے گی تو صحیح ہوجائے گا (درمختار)

مسئلہ۴۵:۔ شوہر نے عورت کو اس کے باپ ماں کے یہاں جانے سے روک دیا کہ جب تک مہر نہ بخشے گی جانے نہیں دوں گا یہ بھی اکراہ کے حکم میں ہے کہ اس حالت میں بخشنا صحیح نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ۴۶:۔ ایک شخص کو دھمکی دی گئی کہ وہ اپنی فلاں چیز زید کو ہبہ کر دے اس نے زید و عمرو دونوں کو ہبہ کر دی عمرو کے حق میں ہبہ صحیح ہے اور زید کے حق میں صحیح نہیں (عالمگیری)

مسئلہ۴۷:۔ ایک شخ کو کھانا کھانے پر اکراہ کیا گیا اور وہ کھانا بھی خود اسی کا ہے اگر وہ بھوکا ہے تو کچھ نہیں کہ اپنی چیز کا فائدہ خود اسی کو پہنچا اور اگر آسودہ تھا تو مکرہ سے تاوان لے گا (درمختار)

مسئلہ۴۸:۔ بہت سے مسلمان کافروں نے گرفتار کر لئے ہیں ان کافروں کا جو سرغنہ ہے یہ کہتا ہے کہ اگر تم اپنی لونڈی زنا کے لئے دے دو تو ایک ہزار قیدی رہا کئے دیتا ہوں قیدی چھڑانے کے لئے اس کو لونڈی دینا حلال نہیں اللہ تعالیٰ ان اسیروں کے لئے کوئی سبب پیدا کر دے گا یا انھیں اس مصیبت پر صبر و اجر دے گا (درمختار) اس سے اسلام کی نظافت و پاکیزگی کا اندازہ کرنا چاہیئے کہ اپنے ایک ہزار آدمی کفار کے ہاتھ سے چھڑانے کے لئے بھی اسلام اس کو جائز نہیں رکھتا کہ

مسلمان اپنی لونڈی کو بھی زنا کے لئے دے بخلاف دیگر مذاہب کہ انھوں نے بہت معمولی باتوں کے لئے اپنی بی بیاں اورلڑکیاں پیش کر دیں چنانچہ تاریخ عالم اس پر شاہد ہے معلوم ہوا کہ کفار کو جب کبھی کامیابی ہوئی تو اسی قسم کی حرکات سے۔

مسئلہ۴۹:۔ چوروں نے کسی کو مجبور کیا کہ تمہارا مال کہاں ہے بتاؤ ورنہ ہم قتل کر ڈالیں گے اس نے نہیں بتایا انھوں نے قتل کر ڈالا یہ شخص گنہگار نہ ہوا (عالمگیری)

مسئلہ۵۰:۔ مرد وعورت دونوں نے اس پر اتفاق کرلیا ہے کہ لوگوں کے سامنے ایک ہزار پر طلاق دوں گا اور طلاق دینا مقصود نہ ہوگا محض لوگوں کے دکھانے کے لئے ایسا کیا جائے گا چنانچہ لوگوں کے سامنے ایک ہزار پر طلاق دے دی۔ طلاق واقع ہوجائے گی اور مال لازم نہ ہوگا (عالمگیری)

حجر کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِیٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِیْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا وَابْتَلُوا الْیَتٰمٰی حَتّٰۤی اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْۤا اِلَیْهِمْ اَمْوَالَهُمْ.

اور بے عقلوں کو ان کے مال نہ دو جو تمہارے پاس ہیں جن کو اللہ نے تمہاری بسر اوقات کیا ہے اور انھیں اسی میں سے کھلاؤ اور پہناؤ اور ان سے اچھی بات کہو اور یتیموں کو آزماتے رہو یہاں تک کہ جب وہ نکاح کے قابل ہوں تو اگر تم ان کی سمجھ ٹھیک دیکھو تو ان کے مال انھیں سپرد کردو۔

حدیث۱: امام احمد وابوداؤد وترمذی وابن ماجہ ودار قطنی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص خرید وفروخت میں دھوکا کھاجاتے تھے ان کے گھر والوں نے حضور کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی یارسول اللہ ان کو مجبور کردیجئے ان کو بلا کر حضور نے بیع سے منع فرمایا انھوں نے عرض کی یارسول اللہ میں بیع سے صبر نہیں کرسکتا حضور نے فرمایا اگر بیع کو تم نہیں چھوڑتے تو جب بیع کرو یہ کہہ دیا کرو کہ دھوکا نہیں ہے۔

حدیث۲: دوسری حدیث میں فرمایا تین شخصوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے سوتے سے یہاں تک کہ بیدار ہو اور بچہ سے یہاں تک کہ بالغ ہوجائے اور مجنون سے یہاں تک کہ ہوش میں آئے۔

مسئلہ۱:۔ کسی شخص کے تصرفات قولیہ روک دینے کو حجر کہتے ہیں۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے مختلف مراتب پر پیدا فرمایا ہے کسی کو سمجھ بوجھ اور دانائی وہوشیاری عطا فرمائی اور بعض کی عقلوں میں فتور اور کمزوری رکھی جیسے مجنون اور بچے کہ ان کی فہم و عقل میں جو کچھ قصور ہے وہ مخفی نہیں اگر ان کے تصرفات نافذ ہوجایا کریں اور بسا اوقات یہ اپنی کم فہمی سے ایسے

تصرفات کر جاتے ہیں جوخودان کے لئے مضر ہیں تو انھیں کونقصان اٹھانا پڑے گالہذا اس کی رحمت کاملہ نے ان کے تصرفات کوروک دیا کہ ان کوضرر نہ پہنچنے پائے۔ باندی غلام کی عقل میں فتورنہیں ہے مگر یہ خوداور جوان کے پاس ہےسب ملک مولیٰ ہے لہذا ان کو پرائی ملک میں تصرف کرنے کا کیا حق ہے۔

مسئلہ۲:۔ حجر کے اسباب تین ہیں۔ نابالغی، جنون، رقیت نتیجہ یہ ہوا کہ آزاد عاقل بالغ کو قاضی مجورنہیں کرسکتا ہاں اگر کسی شخص کے تصرفات کا ضرر عام لوگوں کو پہنچتا ہوتو اس کو روک دیا جائے گا مثلاً طبیب جاہل کہ فن طب میں مہارت نہیں رکھتااور علاج کرنے کو بیٹھ جاتا ہےلوگوں کودوائیں دے کر ہلاک کرتا ہے۔ آج کل بکثرت ایسا ہوتا ہے کہ کسی شخص سے یا مدرسہ میں طب پڑھ لیتے ہیں اور علاج و معالجہ سے سابقہ بھی نہیں پڑتا دوتین برس کے بعد سند طب حاصل کر کے مطب کھول لیتے ہیں اور ہر طرح کے مریض پر ہاتھ ڈال دیتے ہیں مرض سمجھ میں آیا ہو یا نہ آیا ہو نسخے پلانا شروع کر دیتے ہیں۔ وہ اس کہنے کوکسر شان سمجھتے ہیں کہ میری سمجھ میں مرض نہیں آیا ایسوں کوعلاج کرنا کب جائز و درست ہے۔ علاج کرنے کے لئے ضروری ہے کہ مدت دراز تک استاد کامل کے پاس بیٹھےاور ہر قسم کا علاج دیکھےاوراستاد کی موجودگی میں علاج کرےاورطریق علاج کواستاد پرپیش کرتار ہے جب استاد کی سمجھ میں آجائے کہ یہ شخص اب علاج میں ماہر ہوگیا تو علاج کی اجازت دے۔ آج کل تعلیم اور امتحان کی سندوں کوعلاج کے لئے کافی سمجھتے ہیں مگر یہ غلطی ہےاورسخت غلطی ہے، اسی کی دوسری مثال جاہل مفتی ہے کہ لوگوں کوغلط فتوے دےکرخود بھی گمراہ و گنہگار ہوتا ہےاور دوسروں کوبھی کرتا ہےطبیب ہی کی طرح آج کل مولوی بھی ہور ہے ہیں کہ جو کچھ اس زمانہ میں مدارس میں تعلیم ہے وہ ظاہر ہے اول تو درس نظامی جو ہندوستان کے مدارس میں عموماً جاری ہے اس کی تکمیل کرنے والے بھی بہت قلیل افراد ہوتے ہیں عموماً کچھ معمولی طور پر پڑھ کر سند حاصل کر لیتے ہیں اور اگر پورا درس بھی پڑھا تو اس پڑھنے کا مقصد صرف اتنا ہے کہ اب اتنی استعداد ہوگئی کہ کتابیں دیکھ کر محنت کر کے علم حاصل کرسکتا ہے ورنہ درس نظامی میں دینیات کی جتنی تعلیم ہے ظاہر کہ اس کے ذریعہ سے کتنے مسائل پر عبور ہوسکتا ہے مگران میں اکثر کو اتنا بیباک پایا گیا ہے کہ اگر کسی نے ان سے مسئلہ دریافت کیا تو یہ کہنا ہی نہیں جانتے کہ مجھے معلوم نہیں یا کتاب دیکھ کر بتاؤں گا کہ اس میں وہ اپنی توہین جانتے ہیں اٹکل پچو جی میں جو آیا کہہ دیا۔ صحابہ کبار وائمہ اعلام کی زندگی کی طرف اگر نظر کی جاتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ باوجود زبردست پایہ اجتہاد رکھنے کے بھی وہ کبھی ایسی جرات نہیں کرتے تھے جو بات نہ معلوم ہوتی اس کی نسبت صاف فرمادیا کرتے کہ مجھے معلوم نہیں۔ ان نوآموز مولویوں کو ہم خیر خواہانہ نصیحت کرتے ہیں کہ تکمیل درس نظامی کے بعد فقہ واصول وکلام وحدیث وتفسیر کا بکثرت مطالعہ کریں اور دین کے مسائل میں جسارت نہ کریں جو کچھ دین کی باتیں ان پر منکشف وواضح ہوجائیں ان کو بیان کریں اور

جہاں اشکال پیدا ہو اس میں کامل غور وفکر کریں خود واضح نہ ہو تو دوسروں کی طرف رجوع کریں کہ علم کی بات پوچھنے میں کبھی عار نہ کرنا چاہئے۔

مسئلہ۳:۔ جنون قوی ہو یا ضعیف حجر کے لئے سبب ہے۔معتوہ جس کو بوہرا کہتے ہیں وہ ہے جو کم سمجھ ہو اس کی باتوں میں اختلاط ہو اوٹ پٹانگ باتیں کرنا فاسدالتدبیر ہو مجنون کی طرح لوگوں کو مارتا گالی دیتا نہ ہو یہ معتوہ اس بچہ کے حکم میں ہے جس کو تمیز ہے(درمختار،ردالمحتار)

مسئلہ۴:۔ مجنون نہ طلاق دے سکتا ہے نہ اقرار کرسکتا ہے اسی طرح نابالغ کہ نہ اس کی طلاق صحیح نہ اقرار مجنون اگر ایسا ہے کہ کبھی کبھی اسے افاقہ ہوجاتا ہے اور افاقہ بھی پوری طور پر ہوتا ہے تو اس حالت میں اس پر جنون کا حکم نہیں ہے اور اگر ایسا افاقہ ہے کہ عقل ٹھکانے پر نہیں آئی ہو تو نابالغ عاقل کے حکم میں ہے(درمختار،ردالمحتار)

مسئلہ۵:۔ غلام طلاق بھی دے سکتا ہے اور اقرار بھی کرسکتا ہے مگر اس کا اقرار اس کی ذات تک محدود ہے لہذا اگر مال کا اقرار کرے گا تو آزاد ہونے کے بعد اس سے وصول کیا جاسکتا ہے اور حدود وقصاص کا اقرار کرے گا تو فی الحال قائم کردیں گے آزاد ہونے کا انتظار نہیں کیا جائے گا(درمختار وغیرہ)

مسئلہ۶:۔ نابالغ نے ایسا عقد کیا جس میں نفع وضرر دونوں ہوتے ہیں جیسے خرید وفروخت کہ نہ ہمیشہ اس میں نفع ہی ہوتا ہے نہ ہمیشہ ضرر اگر وہ خریدنے اور بیچنے کے معنی جانتا ہو کہ خریدنا یہ ہے کہ دوسرے کی چیز ہماری ہوجائے گی اور بیچنا یہ کہ اپنی چیز اپنی نہ رہے گی دوسرے کی ہوجائے گی تو اس کا عقد ولی کی اجازت پر موقوف ہوتا ہے جائز کردے گا جائز ہو جائے گا رد کردے گا باطل ہوجائے گا اور اگر اتنا بھی نہ جانتا ہو کہ بیچنا اور خریدنا اسے کہتے ہیں تو اس کا عقد باطل ہے ولی کے جائز کرنے سے بھی جائز نہیں ہوگا مجنون کا بھی یہی حکم ہے(ہدایہ،درمختار)

مسئلہ۷:۔ فعل میں حجر نہیں ہوتا یعنی ان کے افعال کو کالعدم نہیں سمجھا جائے گا بلکہ اس کا اعتبار کیا جائے گا لہذا نابالغ یا مجنون نے کسی کی کوئی چیز تلف کردی تو ضمان واجب ہے فی الحال تاوان وصول کیا جائے گا یہ نہیں کہ جب وہ بالغ ہو یا مجنوں ہوش میں آئے اس وقت تاوان وصول کریں یہاں تک کہ اگر ایک دن کے بچہ نے کروٹ لی اور کسی شخص کی شیشہ کی کوئی چیز تھی وہ ٹوٹ گئی اس کا بھی تاوان دینا ہوگا(درمختار،عالمگیری)

مسئلہ۸:۔ بچہ نے کسی سے قرض لیا یا اس کے پاس کوئی چیز امانت رکھی گئی یا اس کو کوئی چیز عاریت دی گئی یا اس کے ہاتھ کوئی چیز بیع کی گئی اور یہ سب کام ولی کی بغیر اجازت ہوئے اور بچہ نے وہ چیز تلف کردی تو ضمان واجب نہیں(درمختار)

مسئلہ۹:۔ آزاد عاقل بالغ پر حجر نہیں کیا جاسکتا کہ مثلاً وہ سفیہ ہے مال کو بیجا خرچ کرتا ہے عقل وشرع کے خلاف وہ اپنے مال کو

برباد کرتا ہے۔ گانے بجانے والوں کو دے دیتا ہے تماشہ کرنے والوں کو دیتا ہے کبوتر بازی میں مال اڑاتا ہے بیش قیمت کبوتروں کو خریدتا ہے پتنگ بازی میں آتش بازی میں اور طرح طرح کی بازیوں میں مال ضائع کرتا ہے۔ خرید و فروخت میں بے محل ٹوٹے میں پڑتا ہے کہ ایک روپیہ کی چیز ہے دس پانچ میں خرید لی دس کی چیز ہے بلاوجہ ایک روپیہ میں بیچ کر ڈالی۔ غرض اسی قسم کے بیوقوفی کے کام جو شخص کرتا ہے اس کو ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک حجر نہیں کیا جاسکتا اسی طرح فسق یا غفلت کی وجہ سے یا مدیون ہے اس وجہ سے اس پر حجر نہیں ہوسکتا مگر صاحبین کے نزدیک ان صورتوں میں بھی حجر کیا جاسکتا ہے اور صاحبین ہی کے قول پر یہاں فتویٰ دیا جاتا ہے (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰:۔ سفیہ یعنی جس آزاد عاقل بالغ پر حجر ہوا اس کے وہ متصرفات جو فسخ کا احتمال رکھتے ہیں اور ہزل سے باطل ہو جاتے ہیں انھیں میں حجر کا اثر ہوتا ہے کہ یہ شخص نابالغ عاقل کے حکم میں ہوتا ہے اور جو تصرفات ایسے ہیں کہ نہ فسخ ہوسکیں اور نہ ہزل سے باطل ہوں ان میں حجر کا اثر نہیں ہوتا لہذا نکاح، طلاق، عتاق، استیلاد، تدبیر، وجوب زکوۃ وفطرہ، حج و دیگر عبادات بدنیہ، باپ دادا کی ولایت کا زائل ہونا، نفقہ میں خرچ کرنا یعنی اپنے اور اہل وعیال پر اور ان لوگوں پر خرچ کرنا جن کا نفقہ اس کے ذمہ واجب ہے۔ نیک کاموں میں ایک تہائی تک وصیت کرنا۔ عقوبات کا اقرار کرنا یہ چیزیں وہ ہیں کہ باوجود حجر بھی صحیح ہیں اور ان کے علاوہ جن میں ہزل کا اعتبار ہے وہ قاضی کی اجازت سے کرسکتا ہے یعنی قاضی اگر نافذ کردے گا تو نافذ ہوجائیں گے (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱:۔ نابالغ جس کا مال ولی یا وصی کے قبضہ میں تھا وہ بالغ ہوا اور اس کی حالت اچھی معلوم ہوتی ہے اور چال چلن ٹھیک ہیں (یہاں نیک چلنی کے صرف یہ معنی ہیں کہ مال کو موقع سے خرچ کرتا ہو اور بے موقع خرچ کرنے سے رکتا ہو جس کو رشد کہتے ہیں) تو اس کے اموال اسے دے دیئے جائیں اور اگر چال چلن اچھے نہ ہوں تو اموال نہ دیئے جائیں جب تک اس کی عمر پچیس سال کی نہ ہوجائے اور اس کے تصرفات پچیس سال سے قبل بھی نافذ ہوں گے اور اس عمر تک پہنچنے کے بعد بھی اس میں رشد ظاہر نہ ہوا تو امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اب مال دے دیا جائے وہ جو چاہے کرے مگر صاحبین فرماتے ہیں کہ اب بھی نہ دیا جائے جب تک رشد ظاہر نہ ہو مال سپرد نہ کیا جائے اگرچہ اس کی عمر ستر سال کی ہوجائے (ہدایہ وغیرہا)

مسئلہ ۱۲:۔ بالغ ہونے کے بعد نیک چلن تھا اور اموال دے دیئے گئے اب اس کی حالت خراب ہوگئی تو امام اعظم کے نزدیک حجر نہیں ہوسکتا مگر صاحبین کے نزدیک مجور کردیا جائے گا جیسا اوپر مذکور ہوا (ہدایہ)

مسئلہ ۱۳:۔ کسی شخص پر کثرت سے دین ہوگئے قرض خواہوں کو اندیشہ ہے کہ اگر اس نے اپنے اموال کو ہبہ کردیا یا صدقہ کردیا یا

اور کسی طرح خرچ کر ڈالا تو ہم اپنے دین کیوں کر وصول کریں گے انھوں نے قاضی سے مجور کرنے کی درخواست کی تو ایسے شخص کو قاضی مجور کر دے گا اب اس کے تصرفات ہبہ وغیرہ نافذ نہیں ہوں گے اور قاضی اس کے اموال کو بیع کر کے دین ادا کر دے گا (درمختار)

مسئلہ ۱۴:۔ ایک شخص مفلس (دیوالیا) ہو گیا اور اس کے پاس کچھ وہ چیزیں ہیں جن کو اس نے خریدا ہے اور ثمن بائع کو نہیں دیا ہے تو یہ چیز تنہا بائع کو نہیں ملے گی بلکہ اس میں دیگر قرض خواہ بھی شریک ہیں جتنی بائع کے حصہ میں آئے اتنی ہی لے سکتا ہے اور اگر اس نے اب تک اس چیز پر قبضہ ہی نہیں کیا ہو یا بغیر اجازت بائع قبضہ کر لیا ہے تو تنہا بائع اس کا حقدار ہے (درمختار)

مسئلہ ۱۵:۔ مدیون کا دین نقود سے ادا کیا جائے گا ان سے نہ ادا ہو تو دیگر سامان سے اور ان سے بھی نہ ہو تو جائیداد غیر منقولہ سے اور صرف ایک جوڑا کپڑے کا اس کے لئے چھوڑ دیا جائے باقی سب اموال ادائے دین میں صرف کر دیئے جائیں۔ (عالمگیری)

بلوغ کا بیان

مسئلہ ۱:۔ لڑکے کو جب انزال ہو گیا وہ بالغ ہے وہ کسی طرح ہو سوتے میں ہو جس کو احتلام کہتے ہیں یا بیداری کی حالت میں ہو۔ اور انزال نہ ہو تو جب تک اس کی عمر پندرہ سال کی نہ ہو بالغ نہیں جب پورے پندرہ سال کا ہو گیا تو اب بالغ ہے علامات بلوغ پائے جائیں یا نہ پائے جائیں لڑکے کے بلوغ کے لئے کم سے کم جو مدت ہے وہ بارہ سال کی ہے یعنی اگر اس مدت سے قبل وہ اپنے کو بالغ بتائے اس کا قول معتبر نہ ہوگا (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲:۔ لڑکی کا بلوغ احتلام سے ہوتا ہے یا حمل سے یا حیض سے ان تینوں میں سے جو بات بھی پائی جائے تو وہ بالغ قرار پائے گی اور ان میں سے کوئی بات نہ پائی جائے تو جب تک پندرہ سال کی عمر نہ ہو جائے بالغ نہیں اور کم سے کم اس کا بلوغ نو سال میں ہوگا اس سے کم عمر ہے اور اپنے کو بالغہ کہتی ہو تو معتبر نہیں (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۳:۔ لڑکے کی عمر بارہ سال یا لڑکی کی نو سال کی ہو اور وہ اپنے کو بالغ بتاتے ہیں اگر ظاہر حال ان کی تکذیب نہ کرتا ہو کہ ان کے ہم عمر بالغ ہوں تو ان کی بات مان لی جائے گی (درمختار)

مسئلہ ۴:۔ جب ان کا بالغ ہونا تسلیم کر لیا گیا تو بالغ کے جتنے احکام ہیں ان پر جاری ہوں گے اور اس کے بعد وہ اپنے بالغ ہونے سے انکار کرے بھی تو معتبر نہ ہوگا اگرچہ یہ احتمال ہے کہ وہ نابالغ ہو اس کی بیع و تقسیم نہیں توڑی جائیں گی (درمختار)

مسئلہ۵:۔ جس لڑکے کی عمر بارہ سال کی ہواور اس کے ہم عمر بالغ ہوں اس نے اپنی عورت سے جماع کیا اور عورت کے بچہ پیدا ہوا تو اس کے بلوغ کا حکم دیا جائے گا اور بچہ ثابت النسب ہوگا (عالمگیری)

ماذون کا بیان

حجر سے تصرفات نہیں کرسکتا تھا جس کا بیان گزرا اس حجر کے دور کرنے کو اذن کہتے ہیں یہاں صرف ان مسائل کو بیان کرنا ہے جن کا تعلق نابالغ یا معتوہ سے ہے غلام ماذون کے مسائل ذکر کرنے کی حاجت نہیں۔

مسئلہ ا:۔ نابالغ کے تصرفات تین قسم کے ہیں (ا) نافع محض یعنی وہ تصرف جس میں صرف نفع ہی نفع ہے جیسے اسلام قبول کرنا۔ کسی نے کوئی چیز ہبہ کی اس کو قبول کرنا اس میں ولی کی اجازت درکار نہیں۔ (۲) ضار محض جس میں خالص نقصان ہو یعنی دنیوی مضرت ہوا گرچہ آخرت کے اعتبار سے مفید ہو جیسے صدقہ وقرض، غلام کو آزاد کرنا۔ زوجہ کو طلاق دینا۔ اس کا حکم یہ ہے کہ ولی اجازت دے تو بھی نہیں کرسکتا بلکہ خود بھی بالغ ہونے کے بعد اپنی نابالغی کے ان تصرفات کو نافذ کرنا چاہے نہیں کرسکتا۔ اس کا باپ یا قاضی ان تصرفات کو کرنا چاہیں تو یہ بھی نہیں کر سکتے۔ (۳) بعض وجہ سے نافع بعض وجہ سے ضار جیسے بیع، اجارہ، نکاح یہ اذن ولی پر موقوف ہیں (درمختار وغیرہ) نابالغ سے مراد وہ ہے جو خرید وفروخت کا مطلب سمجھتا ہو جس کا بیان اوپر گزر چکا اور جو اتنا بھی نہ سمجھتا ہو اس کے تصرفات نا قابل اعتبار ہیں۔ معتوہ کے بھی یہی احکام ہیں جو نابالغ سمجھ وار کے ہیں۔

مسئلہ۲:۔ جب ولی نے بیع کی اجازت دے دی تو اس نے جس قیمت پر بھی خرید وفروخت کی ہو جائز ہے اور اذن سے قبل جو عقد کیا ہے وہ اذن پر موقوف ہے ولی کے نافذ کرنے سے نافذ ہوگا اور اذن کے بعد وہ ان تصرفات میں آزاد بالغ کی مثل ہے (عالمگیری)

مسئلہ۳:۔ نابالغ غیر ماذون نے بیع کی تھی اور ولی نے اس کے متعلق کچھ نہیں کہا تھا یہاں تک کہ یہ خود بالغ ہوگیا تو اب اجازت ولی پر موقوف نہیں ہے یہ خود نافذ کرسکتا ہے (درمختار)

مسئلہ۴:۔ ولی باپ ہے باپ کے مرنے کے بعد اس کا وصی پھر وصی کا وصی پھر دادا پھر اس کا وصی پھر اس وصی کا وصی پھر بادشاہ یا قاضی یا وہ جس کو قاضی نے وصی مقرر کیا ہوان تینوں میں تقدیم وتاخیر نہیں ان تینوں میں سے جو تصرف کردے گا نافذ ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ۵:۔ چچا اور بھائی اور ماں یا اس کے وصی کو ولایت نہیں ہے تو بہن پھوپی خالہ کو کیا ہوتی (عالمگیری، درمختار) یہاں مال کی ولایت کا ذکر ہے نکاح کا ولی کون ہے اس کو ہم کتاب النکاح میں بیان کرچکے ہیں وہاں سے معلوم کریں

مسئلہ۶:۔ ولی نے نابالغ یا معتوہ کو بیع کرتے دیکھا اور منع نہ کیا خاموش رہا تو یہ سکوت بھی اذن ہے اور قاضی نے ان کو بیع وشراء کرتے دیکھا اور خاموش رہا تو اس کا سکوت اذن نہیں (درمختار)

مسئلہ۷:۔ نابالغ ومعتوہ کے لئے ولی نہ ہو یا ولی ہو مگر وہ بیع وغیرہ کی اجازت نہ دیتا ہو تو قاضی کو اختیار ہے کہ وہ اجازت دے دے (درمختار)

مسئلہ۸:۔ قاضی نے اجازت دے دی اس کے بعد وہ قاضی مرگیا یا معزول ہوگیا تو باپ وغیرہ اب بھی اسے نہیں روک سکتے اور وصی نے اجازت دی تھی پھر وہ مرگیا تو حجر ہوگیا یعنی اس کے بعد جو ولی ہے اس کی اجازت درکار ہے (عالمگیری)

مسئلہ۹:۔ ان دونوں یعنی نابالغ ومعتوہ کے پاس جو چیز ہے اس کے متعلق یہ اقرار کیا کہ یہ فلاں کی ہے خواہ یہ چیز ان کے کسب کی ہو یا میراث میں ملی ہو ان کا اقرار صحیح ہے اواگر باپ نے ہی ان کو اذن دیا اور اسی کے لئے اقرار کیا تو یہ اقرار صحیح نہیں (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۱۰:۔ باپ نے اپنے دو نابالغ لڑکوں کو اجازت دی ان میں سے ایک نے دوسرے سے کوئی چیز خریدی یہ بیع جائز ہے (عالمگیری)

مسئلہ۱۱:۔ لڑکا مسلمان ہے اور اس کا باپ کافر ہے تو یہ باپ ولی نہیں اور اس کو اذن دینے کا اختیار نہیں (عالمگیری)

مسئلہ۱۲:۔ نابالغ ماذون پر دعوی ہوا اور وہ انکار کرتا ہے تو اس پر حلف دیا جائے گا (عالمگیری)

غصب کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ ایک کا مال دوسرا شخص ناحق طور پر نہ کھائے۔

حدیث۱: صحیح بخاری وصحیح مسلم میں سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جس نے ایک بالشت زمین ظلم کے طور پر لے لی قیامت کے دن ساتوں زمینوں سے اتنا حصہ طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا۔

حدیث۲: صحیح بخاری شریف میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جس نے کسی کی زمین میں سے کچھ بھی ناحق لے لیا قیامت کے دن سات زمینوں تک دھنسا دیا جائے گا۔

حدیث۳،۴: امام احمد نے یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ناحق زمین لی قیامت کے دن اسے یہ تکلیف دی جائے گی کہ اس کی مٹی اٹھا کر میدان حشر میں لائے۔ دوسری روایت امام احمد کی انھیں سے یوں ہے کہ حضور نے فرمایا جس نے ایک بالشت زمین ظلم کے طور پر لی۔ اللہ عزوجل اسے یہ تکلیف دے گا کہ

اس حصہ زمین کو کھودتا ہوا سات زمین تک پہنچے پھر یہ سب اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا اور یہ طوق اس وقت تک اس کے گلے میں رہے گا کہ تمام لوگوں کے مابین فیصلہ ہوجائے۔

حدیث ۵: صحیح مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص دوسرے کا جانور بغیر اجازت نہ دوہے کیا تم میں کوئی شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے بالاخانہ پر کوئی آ کر خزانہ کی کوٹھری توڑ کر جو کچھ اس میں کھانے کی چیزیں ہیں اٹھالے جائے۔ان لوگوں یعنی اعراب اور بدیوں کے کھانے کے خزانے جانوروں کے تھن ہیں یعنی جانوروں کا دودھ ہی ان کی غذا ہے۔

حدیث ۶: صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں آفتاب میں گہن لگا اور اسی روز حضور کے صاحبزادہ حضرت ابراہیم کی وفات ہوئی تھی حضور نے گہن کی نماز پڑھائی اور اس کے بعد یہ فرمایا تمام دو چیزیں جن کی تمہیں خبر دی جاتی ہے سب کو میں نے اپنی اس نماز میں دیکھا میرے سامنے دوزخ پیش کی گئی اور یہ اس وقت کہ تم نے مجھے پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا کہ کہیں اس کی لپٹ نہ لگ جائے میں نے اس میں صاحب مِحجن کو دیکھا کہ وہ اپنی آنتیں جہنم میں گھسیٹ رہا ہے(مِحجن اس چھڑی کو کہتے ہیں جن کی مونٹھ ٹیڑھی ہوتی ہے جاہلیت میں ایک شخص عمرو بن لحی نامی تھا، جو اسی قسم کی چھڑی رکھتا اس کو صاحب مِحجن کہتے تھے) وہ حاجیوں کی چیز چھڑی کی مونٹھ سے کھینچ لیا کرتا تھا اگر حاجی کو پتا چل جاتا کہ میری چیز کسی نے کھینچ لی تو کہہ دیتا کہ تمہاری چیز میری چھڑی کی مونٹھ سے لگ گئی اور اسے پتا نہ چلتا تو یہ چیز اٹھالے جاتا۔اور میں نے جہنم میں بلی والی عورت کو دیکھا جس نے بلی پکڑ کر باندھ رکھی تھی نہ اسے کچھ کھلایا نہ چھوڑا کہ وہ کچھ کھالیتی وہ بلی اسی حالت میں بھوک سے مرگئی پھر اس کے بعد جنت میرے سامنے پیش کی گئی۔ یہ اس وقت کہ تم نے مجھے آگے بڑھتے دیکھا یہاں تک کہ اپنی جگہ پر جا کر کھڑا ہوگیا اور میں نے ہاتھ بڑھایا تھا اور میں نے ارادہ کیا تھا کہ جنت کے پھلوں میں سے کچھ لےلوں کہ تم بھی انھیں دیکھ لو پھر میری سمجھ میں آیا کہ ایسا نہ کروں۔

حدیث ۷: بیہقی نے شعب الایمان اور دارقطنی نے مجتبیٰ میں ابوحرہ رقاشی سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خبردار تم لوگ ظلم نہ کرنا سن لو کسی کا مال بغیر اس کی خوشی کے حلال نہیں۔

حدیث ۸: ترمذی و ابوداؤد نے سائب بن یزید سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص اپنے بھائی (مسلمان) کی چھڑی ہنسی مذاق میں واقعی طور پر نہ لے لے یعنی ظاہر تو یہ ہے کہ مذاق کر رہا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ لینا ہی چاہتا ہے اور جس نے اس طرح لی ہو وہ واپس کردے۔

حدیث۹: امام احمد وابوداؤد ونسائی عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور نے ارشاد فرمایا جوشخص اپنا بعینہ مال کسی کے پاس پائے تو وہی حقدار ہے اور وہ شخص جس کے پاس مال تھا اگر اس نے کسی سے خریدا ہے تو وہ اپنے بائع سے مطالبہ کرے۔

حدیث۱۰: ابوداؤد نے سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص جانوروں میں پہنچے (اور دودھ دوہنا چاہے) اگر مالک وہاں ہوتو اس سے اجازت لے لے اور وہاں نہ ہوتو تین مرتبہ مالک کو آواز دے اگر کوئی جواب دے تو اس سے اجازت لے کر دوہے اور جواب نہ آئے تو دوہ کر پی لے وہاں سے لے نہ جائے (یہ حکم اس وقت ہے کہ یہ شخص مضطر ہو)

حدیث۱۱: ترمذی وابن ماجہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جوشخص باغ میں جائے تو کھائے، جھولی میں رکھ کرلے نہ جائے (یہ بھی اضطرار کی صورت میں ہے یا وہاں کا ایسا عرف ہوگا)

حدیث۱۲: ابوداؤد وترمذی وابن ماجہ رافع بن عمروغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہتے ہیں میں لڑکا تھا انصار کے پیڑوں سے کھجوریں جھاڑ رہا تھا کہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا اے لڑکے پیڑوں پر کیوں ڈھیلے پھینکتا ہے میں نے عرض کی جھاڑ کر کھاتا ہوں فرمایا جھاڑو مت جو نیچے گری ہیں انھیں کھالو پھران کے سر پر ہاتھ پھیر کر دعا کی الٰہی تو اسے آسودہ کردے۔

حدیث۱۳: طبرانی نے اشعث بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا نبی ﷺ نے جوشخص پرایا مال لے لے گا وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے کوڑھی ہوکر ملے گا۔

مال متقوم محترم منقول سے جائز قبضہ کو ہٹا کر ناجائز قبضہ کرنا غصب ہے جب کہ یہ قبضہ خفیۃً نہ ہو اس ناجائز قبضہ کرنے والے کو غاصب اور مالک کو مغصوب منہ اور چیز کو مغصوب کہتے ہیں جس چیز پر ناجائز قبضہ ہوا مگر کسی جائز قبضہ کو ہٹا کر نہیں ہوا وہ غصب نہیں مثلاً جو چیز غصب کی تھی اس میں کچھ زائد چیزیں پیدا ہوگئیں، جیسے جانور غصب کیا تھا اس سے بچہ پیدا ہوا۔ گائے غصب کی تھی اس کا دودھ دوہا ان زوائد کو غضب کرنا نہیں کہا جائے گا۔ غیر متقوم چیز پر قبضہ کیا یہ بھی غصب نہیں مثلا مسلمان کے پاس شراب تھی اس نے چھین لی اور مال محترم نہ ہو جیسے حربی کافر کا مال چھین لیا یہ بھی غصب نہیں۔ غیرمنقول پر قبضہ ناجائز کیا یہ بھی غصب نہیں (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۱:۔ بعض ایسی صورتیں بھی ہیں کہ گرچہ وہ غصب نہیں ہیں مگر ان میں غصب کا حکم جاری ہوتا ہے یعنی ضمان کا حکم دیا جاتا ہے اس وجہ سے ان کو بھی غصب سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ مثلاً مودع نے ودیعت سے انکار کردیا یا ہلاک کردیا کہ

یہاں تاوان لازم ہے۔ پڑا یا مال اٹھایا اوراس پر گواہ نہیں بنایا، پرائی ملک میں کنواں کھودا اوراس میں کسی کی چیز گر کر ہلاک ہوگئی اوران کے علاوہ بہت سی ایسی صورتیں ہیں جن میں تاوان کا حکم ہے اور وہاں غصب نہیں کہ ان سب صورتوں میں تعدی کی وجہ سے ضمان لازم آتا ہے (ردالمحتار)

مسئلہ۲:۔ جانور کو غصب کر لایا اس کے ساتھ لگا ہوا بچہ چلا آیا یا غصب کے بعد بچہ پیدا ہوا بچہ کا تاوان غاصب پر نہیں یا بچہ کو غصب کر لایا اوراسے ہلاک کر دیا اس کے جدا ہونے سے گائے کا دودھ سوکھ گیا یہاں بچہ کا ضمان ہے اور گائے میں جو کچھ کمی ہوئی اس کا نقصان دینا ہوگا یہ نقصان تعدی کی وجہ سے ہے (ردالمحتار)

مسئلہ۳:۔ کسی شخص کا مٹی کا ڈھیلا یا ایک قطرہ پانی لے لیا اگرچہ بغیر اجازت ایسا کرنا جائز نہیں مگر یہ غصب نہیں کہ مال متقوم نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ۴:۔ چھپا کر کسی کی چیز لے لی جس کو چوری کہتے ہیں اگر دس درہم قیمت کی ہے جس میں ہاتھ کاٹا جاتا ہے یہ غصب نہیں کہ ہلاک ہونے سے یہاں تاوان لازم نہیں (ردالمحتار)

مسئلہ۵:۔ دوسرے کے جانور پر بغیر اجازت مالک بوجھ لادنا یا سوار ہونا بلکہ مشترک جانور پر بغیر اجازت شریک بوجھ لادنا یا سوار ہونا غصب ہے ہلاک ہونے سے تاوان دینا ہوگا دوسرے کے بچھونے پر بغیر اجازت بیٹھنا غصب نہیں اگر وہ ہلاک ہو جائے تو تاوان نہیں جب تک اس کے فعل سے ہلاک نہ ہو (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ۶:۔ غصب کا حکم یہ ہے کہ اگر معلوم ہو کہ دوسرے کا مال ہے تو غاصب گنہگار ہے اور چیز موجود ہو تو مالک کو واپس کر دے موجود نہ ہو تو تاوان دے اور معلوم نہ ہو کہ پرایا مال ہے تو اس کا حکم واپس کرنا یا چیز موجود نہ ہو تو تاوان دینا ہے اوراس صورت میں گنہگار نہیں ہوا (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ۷:۔ غاصب سے دوسرا شخص چھین لے گیا تو مغصوب منہ کو یعنی جس کی چیز غصب کی گئی اسے اختیار ہے کہ غاصب سے ضمان لے یا غاصب الغاصب سے (درمختار)

مسئلہ۸:۔ شے موقوف غصب کی جس کی قیمت ایک ہزار ہے پھر غاصب سے کسی نے غصب کر لی اوراس وقت اس کی قیمت دو ہزار ہے تو اگر غاصب دوم غاصب اول سے زیادہ مالدار ہے اسی غاصب دوم سے تاوان لے ورنہ متولی کو اختیار ہے جس سے چاہے لے اور جس ایک سے لے گا دوسرا بری ہو جائے گا (ردالمحتار)

مسئلہ۹:۔ پرائی دیوار گرا دی تو مالک کا جو کچھ نقصان ہوا لے لے۔ اس میں دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ دیوار کی قیمت اس سے وصول کرے اور گرا ہوا ملبہ اسے دے دے یا ملبہ خود لے لے اور دیوار کی قیمت سے ملبہ کی قیمت کم کر کے باقی اس

سے وصول کرے اس کو یہ حق نہیں کہ اس سے دیوار بنوانے کا مطالبہ کرے۔ ہاں اگر مسجد یا کسی عمارت موقوفہ کی دیوار کسی نے گرائی ہے تو اسسے دیوار بنوانی ہوگی (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰:۔ دیوار گرانے والے نے اگر ویسی ہی دیوار بنوادی تو ضمان سے بری ہوجائے گا اور اگر دیوار میں نقش و نگار پھول پتے ہیں تو ان کا بھی تاوان دینا ہوگا اور اگر تصویریں بنی ہیں تو رنگ کا ضمان ہے تصاویر کا ضامن نہیں (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱:۔ جس چیز کو جہاں سے غصب کیا وہیں واپس کرنا ہوگا غاصب اگر دوسرے شہر میں دینا چاہتا ہے مالک اس سے کہہ سکتا ہے کہ جہاں سے لائے ہو وہیں چل کر دینا (درمختار)

مسئلہ ۱۲:۔ غاصب کے واپس کرنے کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ اس طرح واپس کرے کہ مالک کو علم ہوجائے اگر اس کی لاعلمی میں چیز واپس کردی بری ہوگیا مثلاً اس کے صندوق یا تھیلی میں سے روپے نکال لے گیا تھا پھر اس میں رکھ آیا اور مالک کو پتا نہ چلا یہ واپسی بھی صحیح ہے۔ یونہی اگر کسی دوسرے نام سے مالک کو دے دی جب بھی بری ہوجائے گا مثلاً مالک کو ہبہ کیا یا ودیعت کے نام سے اسے دے آیا بلکہ اگر وہ چیز کھانے کی تھی مالک کو کھلا دی اس صورت میں بھی بری ہوجائے گا مگر اس چیز میں اگر تغیر کردی ہے اور مالک کو دے آیا تو بری نہیں مثلاً کپڑے کو قطع کرکے اس کو سی کر مالک کو دیا یا گیہوں کو پسوا کر اس کی روٹی مالک کو کھلا دی یا شکر کا شربت بنا کر پلادیا (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳:۔ گیہوں غصب کئے تھے مالک کو یہ گیہوں پیسنے کو دے آیا پیسنے کے بعد اسے معلوم ہوا کہ یہ تو میرے ہی گیہوں ہیں آٹے کو روک سکتا ہے۔ یونہی سوت غصب کیا تھا اور مالک کو کپڑا بننے کے لئے دے آیا کپڑا بننے کے بعد مالک کو معلوم ہوا کہ یہ سوت میرا ہی تھا کپڑا رکھ سکتا ہے (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴:۔ سوتے میں انگوٹھی یا جوتے یا ٹوپی اتار لی اگر وہاں سے لے نہیں گیا اور پہنا دی تو ضامن نہیں اور وہاں سے لے گیا تو اب بیداری میں دینے سے ضمان سے بری ہوگا اور سوتے میں پہنا دے گا تو بری نہ ہوگا (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵:۔ غاصب نے مغصوب کو مالک کی گود میں رکھ دیا اس کو یہ نہیں معلوم ہوا کہ میری چیز ہے اس کی گود میں سے کوئی دوسرا اٹھالے گیا غاصب بری ہوگیا (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶:۔ جو چیز غصب کی اور وہ ہلاک ہوگئی اس کی دو صورتیں ہیں اگر وہ چیز قیمی ہے تو قیمت تاوان دے اور مثلی ہے تو اس کی مثل تاوان میں دے اور مثلی ہے مگر اس وقت موجود نہیں ہے یعنی بازار میں نہیں ملتی اگرچہ گھروں میں اس کا وجود ہے تو اس صورت میں بھی قیمت تاوان میں دے سکتا ہے (ہدایہ وغیرہا)

مسئلہ ۱۷:۔ مثلی چیز اگر دوسری جنس کے ساتھ مخلوط ہوجائے اور تمیز دشوار ہو جیسے گیہوں کو جو میں ملا دیا یا تمیز نہ ہوسکے جیسے تل

کا تیل کہ اس کو روغن زیتون میں ملا دیا یا پاک تیل کو ناپاک تیل یں ملا دیا اب یہ مثلی نہیں ہے بلکہ قیمی ہے۔ یونہی اگر اس میں صنعت کی وجہ سے اختلاف پیدا ہو جائے مثلاً تانبے وغیرہ کے برتن کو یہ بھی قیمی ہیں اگرچہ تانبا مثلی تھا (درمختار)

مسئلہ ۱۸:۔ بعض ذوات القیم اور ذوات الامثال کی تفصیل۔ پنیر ضمان کے بارے میں قیمی ہے اور دیگر امور میں مثلاً سلم کے باب میں مثلی ہے کہ اس میں سلم صحیح ہے۔ کوئلا، گوشت اگرچہ کچا ہو، اینٹ، صابون، گوبر، درخت کے پتے، سوئی، چمڑا کچا ہو یا پکایا ہوا، نجس تیل، نصف صاع سے کم غلہ، روٹی، پانی، کسم، تانبے، پیتل، مٹی کے برتن، انار، سیب، کھیرا، ککڑی، خربوزہ، تربوز، سکنجبین، سوختنی لکڑی، لکری کے تختے، چٹائی، کپڑے، تازہ پھول، ترکاریاں، دہی، چربی، دنبے کی چکی ان سب کی نسبت قیمی ہونا مصرح ہے۔ تانبا، پیتل، لوہا، سیسہ، کھجور کی سب قسمیں ایک ہی جنس ہیں، سرکہ، آٹا، روئی، اون، کاتی ہوئی اون، ریشم، چونا، روپیہ، اشرفی، پیسہ، بھوسہ، مہندی، دسمہ، خشک پھول، کاغذ، دودھ ان چیزوں کے مثلی ہونے کی تصریح ہے (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۹:۔ مثلی اور قیمی کے متعلق قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جس چیز کی مثل بازار میں پائی جاتی ہو اور اس کی قیمتوں میں معتد بہ فرق نہ ہو وہ مثلی ہے جیسے انڈے اخروٹ اور جن کی قیمتوں میں بہت کچھ تفاوت ہوتا ہے جیسے گائے، بھینس، آم، امرود وغیرہا یہ سب قیمی ہیں (درمختار)

مسئلہ ۲۰:۔ کپڑے جو گزوں سے بکتے ہیں جیسے ململ، لٹھا وغیرہ کہ اس کی سب تہیں ایک سی ہوتی ہیں یہ مثلی ہیں اور جو کپڑے ایسے ہوتے ہیں کہ گزوں سے نہ بکیں وہ قیمی ہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱:۔ غاصب یہ کہتا ہے کہ شے مغصوب ہلاک ہوگئی تو اسے حاکم قید کرے جب اتنا زمانہ گزر جائے کہ یہ معلوم ہو جائے کہ اگر اس کے پاس چیز ہوتی تو ضرور ظاہر کر دیتا قید خانہ میں پڑا نہ رہتا تو اب اس کے متعلق تاوان کا حکم ہوگا خواہ مثل تاوان دلائی جائے یا قیمت (ہدایہ وغیرہا)

مسئلہ ۲۲:۔ غاصب کہتا ہے کہ میں نے چیز مالک کو واپس کر دی تھی اس کے یہاں ہلاک ہوئی اور مالک کہتا ہے غاصب کے پاس ہلاک ہوئی اور دونوں نے ثبوت کے گواہ پیش کیے غاصب کے گواہوں کو ترجیح دی جائے گی اور قیمت میں اختلاف ہو تو مالک کے گواہ معتبر ہیں اور اگر خود مغصوب میں اختلاف ہو غاصب کہتا ہے میں نے یہ چیز غصب کی اور مالک کہتا ہے وہ چیز غصب کی تو قسم کے ساتھ غاصب کا قول معتبر ہے (درمختار)

مسئلہ ۲۲:۔ کسی کی جائداد غیر منقولہ چھین لی (یہ حقیقۃً غصب نہیں ہے جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا) اگر یہ چیز موجود ہے تو

مالک کو دلادی جائے گی اور اگر ہلاک ہوگئی مثلاً مکان تھا گر گیا اور ہلاک ہونا آفت سماویہ سے ہو مثلاً زمین دریا برد ہوگئی مکان بارش کی کثرت یا زلزلہ یا آندھی سے گر گیا تو ضمان واجب نہیں اور اگر ہلاک ہونا کسی کے فعل سے ہو تو اس پر ضمان واجب ہے۔ غاصب نے ہلاک کیا ہو تو غاصب تاوان دے کسی اور نے کیا ہو تو وہ دے اور اگر وہ چیز مثلاً مکان موجود ہے مگر غاصب کے رہنے استعمال کرنے کی وجہ سے اس میں نقصان پیدا ہوگیا ہے یا کھیت میں زراعت کرنے کی وجہ سے زمین کمزور ہوگئی تو اس نقصان کا تاوان دینا ہوگا۔ اور نقصان کا اندازہ یوں کیا جائے گا کہ اس زمین کا اس حالت میں کیا لگان ہوتا اور اب کیا ہے مکان کی اس حالت میں کیا قیمت ہوتی اور اس حالت میں کیا ہے (ہدایہ، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ ۲۳:۔ زمین غصب کی اور کاشت کی جس کی وجہ سے اسے زمین کا نقصان دینا پڑا تو بیج اور یہ نقصان کی مقدار پیداوار میں سے لے لے باقی جو کچھ غلہ ہے اسے تصدق کردے مثلاً من بھر بیج ڈالے تھے اور ایک من کی قیمت کی قدر ضمان دینا پڑا اور کھیت میں چار من غلہ پیدا ہوا تو دو من خود لے لے اور دو من صدقہ کردے (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴:۔ جائداد موقوفہ مکان یا زمین کو غصب کیا اس کا تاوان دینا ہوگا اگرچہ اس نے خود ہلاک نہ کی ہو بلکہ اس سے جو کچھ منفعت حاصل کی ہے اس کا بھی تاوان دینا ہوگا مکان میں سکونت کی تو واجبی کرایہ لیا جائے گا زمین میں زراعت کی تو لگان وصول کیا جائے گا۔ اسی طرح نابالغ کی جائداد غیر منقولہ پر قبضہ کیا تو اس کا ضمان لیا جائے گا اور منافع حاصل کئے تو اجرت مثل بھی لی جائے گی (درمختار)

مسئلہ ۲۵:۔ چیز میں نقصان کی چار صورتیں ہیں (۱) نرخ کا کم ہوجانا (۲) اس کے اجزا کا جاتا رہنا مثلاً غلام کی آنکھ جاتی رہی (۳) وصف مرغوب فیہ کا فوت ہوجانا مثلاً بہرا ہوگیا، آنکھ کی روشنی جاتی رہی، گیہوں خشک ہوگیا، سونے چاندی کے زیور تھے ٹوٹ کر سونا چاندی رہ گئے (۴) معنی مرغوب فیہ جاتے رہے مثلاً غلام کوئی کام کرنا جانتا تھا غاصب کے پاس جاکر وہ کام بھول گیا۔ پہلی صورت میں اگر مغصوب چیز دے دی تو ضمان واجب نہیں اور دوسری صورت میں مطلقاً ضمان واجب ہے۔ اور تیسری صورت میں اگر مغصوب اموال ربا میں سے نہ ہو تو ضمان واجب ہے اور وہ مغصوب اموال ربا میں سے ہو تو ضمان نہیں مثلاً گیہوں غصب کئے تھے وہ خراب ہوگئے یا چاندی کا برتن یا زیور غصب کئے تھے اور غاصب نے توڑ ڈالے اس میں مالک کو اختیار ہے کہ وہی خراب لے لے یا اس کا مثل لے لے یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ چیز بھی لے اور نقصان کا معاوضہ بھی لے۔ اور چوتھی صورت میں اگر معمولی نقصان ہے تو نقصان کا ضمان لے سکتا ہے اور زیادہ نقصان ہے تو مالک کو اختیار ہے کہ وہ چیز لے لے اور جو کچھ نقصان ہوا وہ لے یا چیز کو نہ لے بلکہ اس کی پوری قیمت وصول کرے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ۲۶:۔ مغصوب شے کو اجرت پر دیا اور اس سے اجرت حاصل کی اور فرض کرو اجرت پر دینے سے اس چیز میں نقصان پیدا ہو گیا تو جو کچھ نقصان کا معاوضہ دینے کے بعد اس اجرت میں سے بچے اس کو صدقہ کر دے یونہی اگر مغصوب ہلاک ہو گیا تو اس اجرت سے تاوان دے سکتا ہے اور اس کے بعد کچھ بچے تو تصدق کر دے اور اگر غاصب غنی ہو تو کل آمدنی تصدق کر دے (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۲۷:۔ مغصوب یا ودیعت اگر معین چیز ہو اسے بیچ کر نفع حاصل کیا تو اس نفع کو صدقہ کر دینا واجب ہے مثلاً ایک چیز کی قیمت سو روپے تھی اور غاصب نے اسے سوا میں بیچا سو روپے تاوان کے دینے ہوں گے اور پچیس روپے کو صدقہ کر دینا ہوگا اور اگر وہ چیز غیر متعین یعنی از قبیل نقود ہو تو اس میں چار صورتیں ہیں (۱) عقد و نقد دونوں اسی حرام مال پر مجتمع ہوں مثلاً یوں کہا کہ اس روپیہ کی فلاں چیز دو پھر وہی روپیہ اسے دے دیا تو یہ چیز جو خریدی ہے یہ بھی حرام ہے یا بائع کو پہلے سے وہ حرام روپیہ دے دیا تھا پھر اس سے چیز خریدی یہ چیز حرام ہے (۲) عقد ہو نقد نہ ہو یعنی حرام روپیہ کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اس کی فلاں چیز دو مگر بائع کو یہ روپیہ نہیں دیا بلکہ دوسرا دیا (۳) عقد نہ ہو نقد ہو بائع سے حرام کی طرف اشارہ کر کے نہیں کہا کہ اس روپیہ کی چیز دو بلکہ مطلقاً کہا کہ ایک روپیہ کی چیز دو مگر ثمن میں یہی حرام روپیہ دیا (۴) حلال روپیہ کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اس کی چیز دو مگر ثمن میں حرام روپیہ ادا کیا ان تین صورتوں میں تصدق واجب نہیں ہے اور بعض فقہا ان صورتوں میں بھی تصدق کو واجب کہتے ہیں اور یہ قول بھی باقوت ہے مگر زمانہ کی حالت دیکھتے ہوئے کہ حرام سے بچنا بہت دشوار ہو گیا قول اول پر بعض علماء نے فتوی دیا ہے (درمختار، ردالمحتار)

مغصوب چیز میں تغیر

مسئلہ۱:۔ مغصوب میں ایسی تبدیلی کر دی کہ وہ دوسری چیز ہو گئی یعنی پہلا نام بھی باقی نہ رہا اس کے اکثر مقاصد بھی جاتے رہے یا اس کو اپنی چیز یا دوسرے کی چیز میں اس طرح ملا دیا کہ تمیز نہ ہو سکے مثلاً گیہوں کو گیہوں میں ملا دیا یا دشواری سے جدا ہو سکے مثلاً جو میں گیہوں ملا دیئے تو غاصب تاوان دے گا اور اس چیز کا مالک ہو جائے گا مگر غاصب اس چیز سے نفع حاصل نہیں کر سکتا جب تک تاوان نہ دے دے یا مالک اسے معاف نہ کر دے یا قاضی اس کے تاوان کا حکم نہ کر دے یعنی مالک کی رضامندی درکار ہے اور وہ ان تینوں صورتوں سے ہوتی ہے (ہدایہ درمختار)

مسئلہ۲:۔ روپیہ غصب کر کے گلا دیا تو اگرچہ اب وہ نام باقی نہ رہا اسے روپیہ نہیں کہا جائے گا مگر اس کے اکثر مقاصد اب بھی باقی ہیں کہ اب بھی وہ ثمن ہے اس کا زیور وغیرہ بن سکتا ہے لہذا مالک کو واپس لینے کا حق باقی ہے (درمختار)

مسئلہ۳:۔ مالک موجود نہیں ہے پردیس چلا گیا ہے غاصب چاہتا ہے کہ اس کی چیز واپس کر دے مگر مالک کے انتظار میں چیز

خراب ہونے کا اندیشہ ہے تو لوگوں کو گواہ بنالے کہ میں اسے ضمان دے دوں گا اب اس سے نفع حاصل کرسکتا ہے (ردالمحتار)

مسئلہ۴:۔ کھانے کی چیز غصب کی اور اس کو چبایا کہ چیز اس قابل نہ رہی کہ مالک کو واپس دی جائے مگر چونکہ ضمان دیا نہیں لہذا حلق سے اتارنا لقمہ حرام نگلنا ہے (درمختار)

مسئلہ۵:۔ بکری غصب کرکے ذبح کرڈالی اس کا گوشت بھونا یا پکایا یا گیہوں غصب کرکے آٹا پسوایا یا کھیت میں بودیئے یا لوہا غصب کرکے اس کی تلوار چھری وغیرہ بنوالی یا تانبا، پیتل غصب کرکے ان کے برتن بنالئے ان سب صورتوں میں غاصب کے ذمہ ضمان لازم ہوگا اور چیز غاصب کی ملک ہوجائے گی مگر بے رضامندی مالک انتفاع حلال نہیں (ہدایہ درمختار)

مسئلہ۶:۔ بکری ذبح کرڈالی بلکہ بوٹی بھی بنالی تو اب بھی مالک ہی کی ملک ہے مالک کو اختیار ہے کہ بکری کی قیمت لے کر بکری غاصب کو دے دے یا بکری خود لے لے اور غاصب سے نقصان کا معاوضہ لے اگر بکری کا آگے کا پاؤں کاٹ لیا جب بھی یہی حکم ہے (عالمگیری)

مسئلہ۷:۔ جو جانور حلال نہیں ہیں ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے تو کاٹنے والے پر قیمت واجب ہے۔ جانور کے کان یا دم کاٹ ڈالی نقصان کا تاوان دینا ہوگا۔ گھوڑا خچر گدھا اور وہ جانور جس سے کام لیا جاتا ہے جیسے بیل، بھینسا ان کی آنکھ پھوڑ دی تو چوتھائی قیمت تاوان دے اور جن سے کام نہیں لیا جاتا جیسے گائے، بکری ان کی آنکھ پھوڑ دی تو جو کچھ نقصان ہوا وہ تاوان دے۔ گدھے کو ذبح کرڈالا تو پوری قیمت واجب ہے (عالمگیری)

مسئلہ۸:۔ مغصوب چیز موجود ہے مگر اس کے لینے میں غاصب کا نقصان ہوگا مثلاً شہتیر غصب کرکے مکان میں لگالی کہ اب اس کے نکالنے میں غاصب کا مکان توڑنا ہوگا اس صورت میں غاصب سے اس کی قیمت دلوائی جائے گی یا اینٹیں غصب کر کے عمارت چنوائی تو غاصب کو قیمت دینی ہوگی (عالمگیری)

مسئلہ۹:۔ بلاقصد ایک شخص کی چیز دوسرے کی چیز میں اس طرح چلی گئی کہ بغیر نقصان اس چیز کو حاصل نہ کیا جاسکے تو جس کی چیز زیادہ قیمت کی ہو وہ کم قیمت والے کو نقصان دے مثلاً ایک شخص کی اشرفی دوسرے کی دوات میں چلی گئی اور جب تک دوات نہ توڑی جائے اشرفی نہ نکل سکے تو دوات توڑی جائے گی اور اس کی قیمت اشرفی والا دے گا یا مرغی نے موتی نگل لیا یا گائے نے دیگ میں سر ڈال دیا اور کسی طرح باہر نہیں نکلتا اور اگر آدمی نے موتی نگل لیا تو موتی کی قیمت تاوان دے اور آدمی نگل کر مرگیا تو پیٹ چاک کرکے موتی نکالا جاسکتا ہے (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۱۰:۔ سونا یا چاندی غصب کرکے روپیہ اشرفی یا برتن بنالیا تو مالک کی ملک بدستور قائم ہے مالک ان چیزوں کو لے گا اور

بنانے کا کوئی معاوضہ نہ دے گا (ہدایہ)

مسئلہ ۱۱:۔ غاصب نے کپڑا غصب کیا تھا اور اسے پھاڑ ڈالا اس میں تین صورتیں ہیں۔(۱) اگر اس طرح پھاڑا کہ کام کا نہ رہا تو پوری قیمت تاوان دے (۲) اور اگر زیادہ پھاڑا کہ اس کے بعض منافع فوت ہوگئے مگر کام کا ہے تو مالک کو اختیار ہے کہ کپڑا غاصب کو دے دے اور پوری قیمت وصول کرلے یا کپڑا خود ہی رکھ لے اور جو کمی ہوگئی اس کا تاوان لے (۳) اور اگر تھوڑا پھاڑا ہے کہ اس کے منافع بدستور باقی ہیں مگر اس میں عیب پیدا ہوگیا تو مالک کو کپڑا رکھ لینا ہوگا اور نقصان کا تاوان لے سکتا ہے۔ اور اگر پھاڑ کر اس نے کچھ صنعت کی مثلاً اس کا کرتا وغیرہ بنالیا تو مالک کی ملک جاتی رہی صرف قیمت تاوان میں لے سکتا ہے (ہدایہ وغیرہا)

مسئلہ ۱۲:۔ کپڑا غصب کر کے رنگ دیا مالک کو اختیار ہے کہ کپڑا لے لے اور رنگ کی قیمت دے دے یعنی رنگ کی وجہ سے کپڑے کی قیمت میں جو کچھ زیادتی ہوئی وہ دے دے اور چاہے تو سفید کپڑے کی قیمت تاوان لے اور کپڑا غاصب ہی کو دے دے یا چاہے تو کپڑا بیع کر کے کپڑے کی قیمت کے مقابل میں ثمن کا جو حصہ ہے خود لے اور رنگ کی زیادتی کے مقابل میں ثمن کا جو حصہ ہے وہ غاصب کو دے دے (ہدایہ، عالمگیری)

مسئلہ ۱۳:۔ اگر کپڑا دوسرے کے رنگ میں گر گیا اور اس پر رنگ آگیا تو مالک کو اختیار ہے کہ کپڑا لے کر رنگ کی قیمت دے دے یا کپڑا بیچ کر ثمن کو قیمت پر تقسیم کر دے (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴:۔ رنگ غصب کر کے اپنا کپڑا رنگ لیا تو رنگ کا تاوان دینا ہوگا (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵:۔ ایک شخص کا کپڑا غصب کیا دوسرے کا رنگ غصب کیا اور کپڑا رنگ لیا تو کپڑے کا مالک کپڑا لے لے اور رنگ والے کو رنگ یا اس کی قیمت دے دے یا چاہے تو کپڑا بیچ کر ثمن دونوں پر تقسیم کر دیا جائے اور اگر ایک ہی شخص کے کپڑے اور رنگ دونوں کو غصب کیا اور رنگ دیا تو مالک کو اختیار ہے کہ رنگا ہوا کپڑا لے لے اور اس صورت میں غاصب کو کچھ نہیں دیا جائے گا اور چاہے تو غاصب کو ہی وہ کپڑا دے دے اور کپڑے اور رنگ دونوں کا تاوان لے (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶:۔ کپڑا غصب کر کے دھویا یا اس میں پھندنے بنائے جس طرح رمال تولیا میں بناتے ہیں تو مالک اپنا کپڑا لے لے اور غاصب کو دھونے یا پھندنے بٹنے کا کوئی معاوضہ نہیں دیا جائے گا ہاں اگر جھالر لگائی تو اس کا حکم وہی ہے جو رنگ کا ہے (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷:۔ ستو غصب کر کے اس میں گھی مل دیا تو مالک کو اختیار ہے کہ ستو کا تاوان لے اور یہ ستو غاصب کو دے دے یا یہ ستو خود لے لے اور اتنا ہی گھی غاصب کو دے دے (درمختار)

مسئلہ ۱۸:۔ چاندی یا سونے کے زیور یا برتن غصب کر کے توڑ پھوڑ ڈالے تو مالک کو اختیار ہے کہ وہی ٹوٹا پھوٹا لے لے اور توڑنے

سے جونقصان ہوا ہے اس کا معاوضہ کچھ نہیں مل سکتا کہ سود ہوگا اور چاہے تو یہ کرسکتا ہے کہ چاندی کے زیور یا برتن کی قیمت سونے سے لگا کر اتنا سونا لے لے اور سونے کے برتن یا زیور کی قیمت چاندی سے لگا کر اتنی چاندی لے لے کہ جنس بدل جانے کی صورت میں سود نہ ہوگا (عالمگیری)

مسئلہ۱۹:۔ چاندی کی چیز پر سونے کا ملمع تھا غاصب نے ملمع دور کر دیا مالک کو اختیار ہے کہ اپنی یہی چیز لے لے اور نقصان کا معاوضہ کچھ نہیں لے سکتا اور چاہے تو غیر جنس سے اس ملمع شدہ چیز کی قیمت کا تاوان لے اور اگر بیع میں یہی صورت ہوتی کہ ملمع شدہ چیز خرید کر مشتری نے اس کے ملمع کو دور کر دیا پھر اس کے بعد اس چیز کے کسی عیب سابق پر مطلع ہوا تو نہ چیز کو واپس کرسکتا کہ اس نے اس میں ایک جدید عیب پیدا کر دیا اور نہ نقصان لے سکتا کہ سود ہوگا (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۲۰:۔ تانبے لوہے پیتل کی چیزیں اگر اپنی صنعت کی وجہ سے حد وزن سے خارج نہ ہوئی ہوں یعنی اب بھی وہ وزن سے بکتی ہوں اور ان کو غاصب نے خراب کر ڈالا تو مالک کو اختیار ہے کہ اسی جنس کو تاوان میں لے اور اس صورت میں کچھ زیادہ نہیں لے سکتا اور چاہے تو روپے پیسے سے اس کی قیمت لے لے خرابی تھوڑی ہو یا زیادہ سب کا ایک حکم ہے۔اور اگر حد وزن سے خاج ہو کر گنتی سے بکتی ہوں تو اگر تھوڑا نقصان ہے مالک یہی کرسکتا ہے کہ چیز اپنے پاس رکھ لے اور نقصان کا معاوضہ لے چیز غاصب کو دے کر قیمت نہیں لے سکتا اور اگر زیادہ عیب پیدا ہو گیا ہے تو اختیار ہے کہ چیز دے دے اور قیمت لے لے یا چیز رکھ لے اور نقصان وصول کرے (عالمگیری)

مسئلہ۲۱:۔ جانور غصب کیا غاصب کے یہاں وہ مدت تک رہا بڑھ گیا اور اس کی قیمت زیادہ ہوگئی مالک اپنا جانور لے لے گا اور غاصب کو کوئی معاوضہ نہیں ملے گا۔کھیت یا باغ کو چھین کر اس کو پانی دیا زراعت بڑھ گئی درخت میں پھل آ گئے مالک اپنا کھیت اور باغ لے لے گا اور کوئی معاوضہ نہیں دے گا (عالمگیری)

مسئلہ۲۲:۔ روئی غصب کر کے کتوالی یا سوت غصب کر کے کپڑا بنوالیا مالک کپڑے یا سوت کو نہیں لے سکتا بلکہ روئی یا سوت کا تاوان لے (عالمگیری)

مسئلہ۲۳:۔ زمین غصب کر کے اس میں عمارت بنالی یا درخت لگائے غاصب کو حکم دیا جائے گا کہ اپنی عمارت اٹھالے جا اور درخت کاٹ لے اور اگر عمارت و درخت کے نکالنے میں زمین خراب ہونے کا اندیشہ ہو تو مالک زمین درخت یا عمارت کی قیمت دے دے اور یہ اس کے ہو جائیں گے۔ قیمت اس طرح دلائی جائے گی کہ دیکھا جائے تنہا زمین کی کیا قیمت ہے اور زمین کی مع عمارت یا درخت کے کیا قیمت ہے جو کچھ زیادتی ہو وہ غاصب کو دلادی جائے (ہدایہ)

مسئلہ۲۴:۔ زمین غصب کر کے اسی زمین کی مٹی سے دیوار بنوائی تو یہ دیوار بھی مالک زمین کی ہے اس کا معاوضہ غاصب کونہیں ملے گا (عالمگیری)

مسئلہ۲۵:۔ لکڑی غصب کر کے چیر ڈالی وہ اب تک مالک ہی کی ملک ہے (درمختار)

مسئلہ۲۶:۔ لکڑی چیرنے کے لئے آرہ عاریت لیا وہ ٹوٹ گیا اور اس نے بلا اجازت مالک اسے جوڑوایا ٹوٹے ہوئے آرہ کی قیمت مالک کو دے اور یہ آرہ اسی کا ہو گیا (درمختار)

مسئلہ۲۷:۔ مردار کا چمڑا غصب کر کے اسے پکا لیا اگر ایسی چیز سے پکایا جس کی کوئی قیمت نہیں جب تو مالک چمڑے کو مفت لے لے گا اور اگر ایسی چیز سے پکایا جس کی کوئی قیمت ہے تو جو کچھ پکانے سے چمڑے کی قیمت میں زیادتی ہوئی غاصب کو مالک دے گا یعنی اگر یہ چمڑا مذبوح کا ہوتا تو کیا قیمت ہوتی اور اب پکنے پر کیا قیمت ہے جو کچھ قیمت میں اضافہ ہو غاصب کو دے اور اگر غاصب کے پاس وہ چمڑا بغیر کسی کے فعل کے ضائع ہو گیا تو غاصب سے تاوان نہیں لیا جائے گا (عالمگیری)

مسئلہ۲۸:۔ دروازے کا ایک بازو تلف کر دیا یا موزے یا جوتے میں سے ایک کو تلف کر دیا تو مالک کو اختیار ہے کہ دوسرا بھی اسی کو دے کر دونوں بازو یا دونوں موزے یا دونوں جوتے کی قیمت اس سے وصول کرے اگر انگوٹھی کا حلقہ خراب کر ڈالا نگینہ باقی ہے تو صرف حلقہ ہی کا تاوان لے سکتا ہے (عالمگیری)

اتلاف سے کہاں ضمان واجب ہے کہاں نہیں

مسئلہ۱:۔ انڈا توڑ دیا اندر سے گندہ نکلا یا اخروٹ توڑ دیا اندر سے خالی نکلا ضمان واجب نہیں کہ یہ مال نہیں ہے (عالمگیری)

مسئلہ۲:۔ چٹائی کی بناوٹ کھول ڈالی یا دروازہ کی چوکھٹ الگ کر دی یا اسی طرح کسی اور شے کی ترکیب اور بناوٹ خراب کر دی اگر اس کو پہلی حالت پر لایا جا سکتا ہے تو اس کو حکم دیا جائے گا کہ اسی طرح ٹھیک کر دے اور ٹھیک نہ کیا جا سکتا ہو تو اس سے قیمت وصول کی جائے اور یہ ٹوٹی ہوئی چیز اسے دے دی جائے (عالمگیری)

مسئلہ۳:۔ دیوار گرا دی اور ویسی ہی بنا دی تو ضمان سے بری ہو گیا اور لکڑی کی دیوار تھی اسی لکڑی کی بنائی بری ہو گیا اور دوسری لکڑی کی بنائی تو بری نہ ہوا ہاں اگر یہ اس سے بہتر ہے تو بری ہو جائے گا (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ۴:۔ دوسرے کی زمین سے مٹی اٹھائی اگر وہاں مٹی کی کوئی قیمت نہیں ہے اور مٹی لے لینے سے زمین میں کوئی نقصان بھی پیدا نہیں ہوا تو کچھ نہیں اور زمین میں نقصان ہو گیا تو نقصان کا ضمان دے اور اگر مٹی کی وہاں قیمت ہے تو تاوان

بہرحال ہے (عالمگیری)

مسئلہ۵:۔ دوسرے کا گوشت بغیر اس کے حکم کے پکا ڈالا ضمان دینا ہوگا اور اگر مالک نے گوشت کو دیگچی میں رکھ کر چولہے پر چڑھا دیا اور چولہے میں لکڑیاں بھی رکھ دی تھیں اس نے اس کے بغیر کہے لکڑیوں میں آگ دے دی اور گوشت پک گیا اس پر تاوان نہیں اسی کی مثل چار صورتیں اور ہیں۔ اول یہ کہ کسی شخص کے گیہوں بغیر اس کے حکم کے پیس دئے تاوان دینا ہوگا اور اگر گیہوں والے نے گیہوں پیسنے کے لئے چکی میں ڈالے تھے اور چکی میں بیل جوڑ دیا تھا اس نے بیل کو چلا دیا اور گیہوں پس گئے تاوان نہیں۔ دوم یہ کہ دوسرے کا گھڑا اٹھایا اور ٹوٹ گیا تاوان دینا ہوگا اور گھڑے والے نے گھڑا جھکایا اور اٹھانا چاہتا تھا اس نے ہاتھ لگا دیا اور گھڑا دونوں سے چھوٹ کر گرا تاوان نہیں۔ سوم کسی کے جانور پر بوجھ لاد دیا اور جانور ہلاک ہوگیا تاوان ہے اور اگر مالک نے بوجھ لادا تھا اور وہ بوجھ راستہ میں گر پڑا اس نے اٹھا کر لاد دیا اور جانور ہلاک ہوگیا تاوان نہیں۔ چہارم کسی کے قربانی کا جانور ایام قربانی کے سوا دوسرے دنوں میں ذبح کیا تاوان ہے اور قربانی کے دنوں میں ذبح کر ڈالا جائز ہے اور تاوان نہیں۔ جن صورتوں میں تاوان نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ اگرچہ صراحۃً اجازت نہیں ہے مگر دلالۃً اجازت ہے اور دلالت بھی اعتبار کی جاتی ہے جب کہ صراحت کے خلاف نہ ہو (عالمگیری)

مسئلہ۶:۔ ایک شخص نے دیوار گرانے کے لئے مزدور اکٹھے کیئے تھے اس کی دیوار بلا اجازت گرادی تاوان نہیں کہ یہاں بھی دلالۃً اجازت ہے۔ اس کا قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جو کام ایسا ہے کہ اس میں جس سے بھی مدد لے لیں فرق نہیں ہوتا اس میں دلالت کافی ہے اور اگر ہر شخص یکساں نہ کرسکتا ہو تو ہر شخص کے لئے اجازت نہیں ہے مثلاً بکری ذبح کر کے کھال کھینچنے کے لئے لٹکا دی تھی کوئی آیا اور اس نے بغیر اجازت کھال کھینچی ضامن ہے (عالمگیری)

مسئلہ۷:۔ قصاب نے بکری خریدی تھی اور بغیر اجازت کسی نے ذبح کر ڈالی ضمان دینا ہوگا اور اگر قصاب نے بکری کو گرا کر اس کے ہاتھ پاؤں ذبح کرنے کے لئے باندھ رکھے تھے اور اس نے ذبح کر دی تاوان نہیں (عالمگیری)

مسئلہ۸:۔ دوسرے کے مال کو بغیر اجازت خرچ کرنا چند موقعوں پر جائز ہے۔ مریض کے مال یعنی نقود کو اس کا باپ یا بیٹا اس کی ضروریات میں بغیر اجازت صرف کرسکتا ہے۔ سفر میں کوئی شخص بیمار ہو گیا یا وہ بیہوش ہو گیا اس کے ساتھ والے اس کی ضروریات میں اس کا مال صرف کر سکتے ہیں۔ مودَع مودِع کے مال کو اس کے والدین پر خرچ کرسکتا ہے جب کہ ایسی جگہ ہو کہ قاضی سے اجازت حاصل نہ کر سکے۔ سفر میں کوئی شخص مر گیا اس کے سامان کو بیچ کر تجہیز و تکفین میں صرف کر سکتے ہیں اور باقی جو رہ جائے وہ ورثہ کو دے دیں۔ مسجد کا کوئی متولی نہیں ہے اہل محلّہ مسجد کی آمدنی کو لوٹے چٹائی وغیرہ ضروریات مسجد میں صرف کر سکتے ہیں۔ میت نے کسی کو وصی نہیں کیا ہے بڑے ورثہ چھوٹوں پر

خرچ کر سکتے ہیں (ردالمحتار)

مسئلہ۹:۔ جانور چھوٹ گیا اور اس نے کسی کا کھیت چر لیا تاوان واجب نہیں۔ بلی نے کسی کا کبوتر کھالیا تو تاوان نہیں اور اگر کبوتر یا مرغی پر بلی چھوڑی اور اس نے اسی وقت پکڑ لیا تاوان ہے اور کچھ دیر بعد پکڑا تو تاوان نہیں (عالمگیری)

مسئلہ۱۰:۔ مسلمان کے پاس شراب تھی اسے کسی نے تلف کر دیا اس پر تاوان نہیں تلف کرنے والا مسلم ہو یا کافر اور ذمی کی شراب کسی نے تلف کی تو اس پر تاوان ہے۔ مسلم نے تلف کی ہے تو قیمت دے اور ذمی نے تلف کی تو اس کی مثل شراب دے۔ (درمختار)

مسئلہ۱۱:۔ مسلمان نے کافر سے شراب خرید کر پی لی تو نہ ضمان واجب ہے نہ ثمن۔ (درمختار)

مسئلہ۱۲:۔ مسلمان کی شراب غصب کر کے سرکہ بنالیا اگر ایسی چیز ڈال کر بنایا جس کی کچھ قیمت نہیں ہے مثلاً تھوڑا سا نمک یا تھوڑے سے گیہوں تو یہ سرکہ اسی کا ہے جس کی شراب تھی اور اگر زیادہ نمک وغیرہ ڈالا جس کی کچھ قیمت ہے تو سرکہ غاصب کا ہے اور غاصب پر تاوان بھی نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ۱۳:۔ کسی نے دوسرے کی چیز تلف کر دی مالک نے اس کو جائز رکھا کہہ دیا کہ میں نے جائز کر دیا یا میں اس پر راضی ہوں وہ ضمان سے بری نہیں ہوگا یعنی مالک چاہے تو اس کہنے کے بعد بھی ضمان لے سکتا ہے (تنویر)

مسئلہ۱۴:۔ غاصب کے پاس سے کوئی دوسرا غصب کر لے گیا مالک کو اختیار ہے غاصب اول سے تاوان لے یا غاصب دوم سے اگر غاب اول سے ضمان لیا تو وہ غاصب دوم سے رجوع کرے گا اور غاصب دوم سے لیا تو وہ اول سے رجوع نہیں کر سکتا۔ یونہی اگر غاصب نے مغصوب کو کسی کے پاس ودیعت رکھا تو مالک اس مودع سے تاوان لے سکتا ہے ایک سے ضمان لے گا تو دوسرا بری ہو جائے گا (عالمگیری)

مسئلہ۱۵:۔ غاصب الغاصب نے مغصوب چیز غاصب اول کے پاس واپس کر دی تاوان سے بری ہو گیا اور مغصوب چیز غاصب دوم نے ہلاک کر دی اور اس کی قیمت غاصب اول کو دے دی اب بھی بری ہو گیا اب مالک اس سے تاوان کا مطالبہ نہیں کر سکتا مگر یہ ضرور ہے کہ مغصوب کا واپس کرنا یا اس کی قیمت ادا کرنا معروف ہو قاضی نے اس کے متعلق فیصلہ کیا ہو یا گواہوں سے ثابت ہو یا خود مالک نے تصدیق کی ہو۔ اور اگر یہ باتیں نہ ہوں بلکہ غاصب اول نے اقرار کیا ہو کہ اس نے چیز یا اس کی قیمت مجھ کو دے دی ہے تو یہ اقرار محض غاصب اول کے حق میں معتبر ہے یعنی اس کو لینے والا قرار دیا جائے گا اصل مالک کے حق میں وہ اقرار بے کار ہے یعنی وہ اب بھی غاصب دوم سے مطالبہ کر کے ضمان وصول کر سکتا ہے مگر چونکہ غاصب اول اقرار کر چکا ہے لہذا غاصب دوم اس سے رجوع کرے گا اور اگر غاصب اول سے مالک نے

ضمان لیا تو وہ دوم سے نہیں لے سکتا کہ مغصوب یا اس کی قیمت پانے کا اقرار کر چکا ہے (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۱۶:۔ غاصب نے مغصوب کو بطور عاریت دے دیا ہے تو مالک معیر و مستعیر جس سے چاہے ضمان لے سکتا ہے جس سے لے گا وہ دوسرے سے نہیں لے سکتا ہاں اگر مستعیر نے اس چیز کو تلف کر دیا ہے اور مالک نے معیر سے ضمان لیا تو وہ مستعیر سے رجوع کر سکتا ہے۔ اور غاصب نے ہبہ کر دیا ہے اور موہوب لہ کے پاس ہلاک ہوگئی اور مالک نے اس سے ضمان لیا تو یہ واہب سے رجوع نہیں کر سکتا (عالمگیری)

مسئلہ۱۷:۔ غاصب نے مغصوب کو بیچ ڈالا اور مشتری کو تسلیم کر دیا اور مالک نے غاصب سے ضمان لے لیا تو بیع صحیح ہوگئی اور ثمن غاصب کا ہو گیا اور مشتری سے ضمان لیا تو بیع باطل ہوگئی مشتری غاصب سے ثمن واپس لے اور اگر مبیع مشتری کو نہیں دی ہے تو مشتری سے ضمان نہیں لے سکتا (عالمگیری)

مسئلہ۱۸:۔ غاصب نے مغصوب کو رہن رکھ دیا ہے یا اجرت پر دے دیا ہے اور مالک نے مرتہن یا مستاجر سے تاوان لیا تو یہ غاصب پر رجوع کریں گے یونہی مودع سے تاوان لیا تو وہ غاصب سے وصول کرے گا (ردالمحتار)

مسئلہ۱۹:۔ مالک کو اختیار ہے کہ کچھ حصہ ضمان کا غاصب سے لے اور باقی غاصب الغاصب سے اور ایک سے ضمان کو اختیار کر لیا تو اب دوسرے سے نہیں لے سکتا (درمختار)

مسئلہ۲۰:۔ غاصب سے مغصوب کو کسی نے اس لئے لیا ہے کہ مالک کو دے دے گا مالک کے یہاں گیا وہ نہیں ملا تو یہ شخص غاصب الغاصب کے حکم میں ہے جب تک مالک کو دے نہ دے بری الذمہ نہ ہوگا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ۲۱:۔ ایک شخص نے گھوڑا غصب کیا اس سے دوسرے نے غصب کیا دوسرے کے یہاں سے مالک چرا لے گیا پھر غاصب دوم اس مالک سے زبردستی چھین لے گیا اور مالک کو اس سے مقابلہ کی طاقت نہیں ہے مالک یہ چاہتا ہے کہ غاصب اول سے مطالبہ کرے اب یہ نہیں ہوسکتا کیوں کہ جب اس کی چیز اس کو مل گئی کسی طرح سے بھی ملی غاصب بری ہوگیا (عالمگیری)

مسئلہ۲۲:۔ غاصب نے مغصوب کو بیع کر دیا اور مالک نے اس بیع کو جائز کر دیا بیع صحیح ہو جائے گی بشرط یہ کہ وقت اجازت بائع یعنی غاصب اور مشتری و مغصوب سب موجود ہوں ہلاک نہ ہوئے ہوں اور یہ اجازت مقدمہ دائر کرنے سے قبل ہو (عالمگیری)

مسئلہ۲۳:۔ غاصب نے مغصوب کو بیع کر دیا پھر خود غاصب اس چیز مغصوب کا مالک ہو گیا کہ مالک سے خرید لی یا اس نے اسے ہبہ کر دی یا میراث میں یہ چیز اسے ملی تو وہ پہلی بیع جو اس نے کی تھی باطل ہوگئی (ہدایہ)

مسئلہ۲۴:۔ شہر یا گاؤں میں آگ لگ گئی بجھانے کے لئے کسی کی دیوار یا مکان پر چڑھا اور اس کے چڑھنے سے عمارت کو نقصان پہنچا کوئی چیز ٹوٹ گئی یا دیوار گر گئی اس کا تاوان واجب نہیں (درمختار)

مسئلہ۲۵:۔ کسی کے مکان میں بغیر اجازت مالک داخل ہونا جائز نہیں مگر بضرورت مثلاً اس کا کپڑا اڑ کر اس مکان میں چلا گیا اور معلوم ہے کہ اگر مالک مکان سے کہہ دے گا تو وہ لے لے گا اسے نہیں دے گا مگر اچھے لوگوں سے یہ کہہ دے کہ محض اس غرض سے مکان میں گھسنا چاہتا ہے اور اگر مالک سے اندیشہ نہیں ہے تو جانے کی ضرورت نہیں مالک سے کہہ دے کہ کپڑا لاکر دے دے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ کوئی اچکا اس کی چیز لے کر کسی کے مکان میں گھس گیا یہ اس سے لینے کے لئے اس کے پیچھے جاسکتا ہے (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۲۶:۔ ایک شخص نے قبر کھودوائی تھی دوسرے نے اپنی میت اس میں دفن کر دی اگر یہ زمین پہلے شخص کی مملوک ہے تو وہ قبر کھود کر میت نکلوا سکتا ہے یا زمین کو برابر کر کے اس کو کام میں لاسکتا ہے اور میت کی توہین کرنے والا یہ نہیں ہے۔ بلکہ حقیقۃً میت کی توہین اس نے کی کہ بغیر اجازت پرائی زمین میں دفن کر دی۔ اور اگر وہ زمین مباح یا وقف ہے تو نہ میت کو نکال سکتا ہے نہ زمین کو برابر کر سکتا ہے قبر کھودنے کی اجرت لے سکتا ہے (درمختار)

مسئلہ۲۷:۔ غاصب نے مغصوب چیز کو غائب کر دیا پتا نہیں چلتا کہ کہاں ہے مالک کو اختیار ہے کہ صبر کرے اور چیز ملنے کا انتظار کرے اور چاہے تو غاصب سے ضمان لے اگر غاصب سے ضمان لے لیا تو چیز غاصب کی ہوگئی اور غاصب کی یہ ملک ملک مستند ہے یعنی اگرچہ ملک کا حکم اس وقت دیا جائے گا مگر یہ ملک وقت غصب سے شمار ہوگی اور اس چیز میں جو زوائد متصلہ ہوئے غاصب ان کا بھی مالک ہے اور زوائد منفصلہ کا مالک نہیں جیسے درخت میں پھل اور جانوروں میں بچے (ہدایہ، عنایہ)

مسئلہ۲۸:۔ اس چیز کی قیمت کیا ہے اگر اس میں اختلاف ہے تو گواہ مالک کے معتبر ہیں اور گواہ نہ ہوں تو غاصب جو کہتا ہے قسم کے ساتھ اس کا قول معتبر ہے (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ۲۹:۔ غاصب اگر یہ کہتا ہے کہ اس کی قیمت کیا ہے میں نہیں جانتا تو اسے مجبور کیا جائے گا کہ بتائے اور نہیں بتاتا تو جو کچھ مالک کہتا ہے اس پر غاصب کو قسم دی جائے یعنی قسم کھائے کہ یہ قیمت نہیں ہے جو مالک کہتا ہے اگر قسم کھانے سے انکار کرتا ہے تو مالک جو کچھ کہتا ہے دینا ہوگا اور قسم کھا گیا تو مالک کو قسم کھانی ہوگی کہ جو کچھ میں نے قیمت بیان کی وہی ہے (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۳۰:۔ شے مغصوب ضمان لینے کے بعد ظاہر ہوگئی تو مالک کو اختیار ہے کہ ضمان جو لے چکا ہے واپس کر دے اور اپنی چیز لے

لے اور چاہے تو ضمان کو نافذ کردے یہ اس صورت میں ہے کہ قیمت وہ لی گئی جو غاصب نے بتائی ہے اور غاصب کو اختیار نہیں ہے اور اگر قیمت وہ دلائی گئی ہے جو مالک نے بتائی یا مالک نے گواہوں سے ثابت کی ہے یا غاصب پر قسم دی گئی اس نے قسم کھانے سے انکار کردیا ہے تو ان صورتوں میں مالک اس چیز کو نہیں لے سکتا (ہدایہ عنایہ)

مسئلہ ۳۱:۔ مغصوب میں جو زیادت منفصلہ پیدا ہوئی مثلاً جانور کا دودھ درخت کے پھل یہ غاصب کے پاس بمنزلہ امانت ہے اگر غاصب نے اس میں تعدی کی ہلاک کرڈالی خرچ کرڈالی یا مالک نے طلب کی اور غاصب نے نہیں دی جب تو ضمان واجب ہوگا ورنہ ان کا ضمان واجب نہیں (درمختار)

مسئلہ ۳۲:۔ طبلہ، سارنگی، ستار، یکتارا، دوتارا، ڈھول اور ان کے علاوہ دوسری قسم کے باجے کسی نے توڑ ڈالے توڑنے والے کو تاوان دینا ہوگا مگر تاوان میں باجے کی قیمت نہیں دی جائے گی بلکہ اس قسم کی لکڑی کھدی ہوئی باجے کے سوا اگر کسی جائز کام میں آئے اس کی جو قیمت ہو وہ دی جائے یہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے مگر صاحبین کے قول پر فتویٰ ہے وہ یہ کہ توڑنے والے پر کچھ بھی تاوان واجب نہیں بلکہ ان کی بیع بھی جائز نہیں اور یہ اختلاف اسی صورت میں ہے جب وہ لکڑی کسی کام میں آسکتی ہو ورنہ بالاتفاق تاوان نہیں اور اگر امام کے حکم سے توڑے ہوں تو بالاتفاق تاوان واجب نہیں اور یہ اختلاف اس میں ہے کہ وہ باجے ایسے شخص کے نہ ہوں جو گاتا بجاتا ہو اور گویے کے ہوں تو بھی بالاتفاق تاوان واجب نہیں (ہدایہ، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۳:۔ شطرنج، گنجفہ، چوسر، تاش وغیرہ ناجائز کھیل کی چیزیں تلف کردیں ان کا بھی تاوان واجب نہیں (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴:۔ طبل غازی کو توڑ ڈالا یا وہ دف جس کو شادیوں میں بجانا جائز ہے اسے توڑا یا چھوٹے بچوں کے تاشے باجے توڑ ڈالے تو ان کا تاوان ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۳۵:۔ بولنے والے کبوتر یا فاختہ کو تلف کیا تو تاوان میں وہ قیمت لی جائے گی جو بولنے والے کی ہے اسی طرح بعض کبوتر خوبصورت ہوتے ہیں اس کی وجہ سے ان کی قیمت زیادہ ہوتی ہے تو تاوان میں یہی قیمت لی جائے گی اور اڑنے والے کبوتروں میں وہ قیمت لگائی جائے گی جو نہ اڑنے والے کی ہے (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶:۔ سینگ والا میں مینڈھا جو لڑایا جاتا ہے یا اصیل مرغ جس کو لڑاتے ہیں ان میں وہ قیمت لگائی جائے گی جو نہ لڑنے والوں کی ہے کیوں کہ ان کا لڑانا حرام ہے قیمت میں اس کا اعتبار نہیں کیا جائے گا (عالمگیری) یونہی تیتر بٹیر وغیرہ لڑاتے ہیں اور اس کی وجہ سے انھیں بہت داموں میں خریدتے بیچتے ہیں ان کے اتلاف میں وہی قیمت لی جائے گی، جو گوشت کھانے کے تیتر بٹیر کی ہو۔

مسئلہ۳۷:۔ درخت میں چھوٹے چھوٹے پھل ہیں جو اس وقت کسی کام کے نہیں جیسے امرود کے ابتدائی پھل وہ تلف کرڈالے تو یہ نہیں خیال کیا جائے گا کہ ان کی کچھ قیمت نہیں ہے بلکہ تاوان لیا جائے گا اور دیکھا جائے گا کہ تنہا درخت کی کیا قیمت ہے اور درخت مع پھل کی کیا قیمت ہے جو زیادتی قیمت میں ہو وہ نقصان کرنے والے سے لی جائے۔ یونہی اگر درخت میں کلیاں نکلی ہیں اور کسی نے ان کو جھاڑ کر گرادیا تو یہاں بھی اسی صورت سے تاوان لیا جائے گا (عالمگیری)

مسئلہ۳۸:۔ کسی شخص نے خاص کنوئیں میں نجاست ڈالی تو اس سے تاوان لیا جائے گا۔ اور عام کنوئیں میں ڈالی تو اسے حکم ہوگا کہ کنوئیں کو پاک کرے (عالمگیری)

مسئلہ۳۹:۔ علی بن عاصم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں میں نے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا کہ ایک شخص کا ایک روپیہ دوسرے کے دوروپے میں مل گیا اس کے پاس سے دوروپے جاتے رہے ایک باقی ہے اور معلوم نہیں یہ کس کا روپیہ ہے اس کا کیا حکم ہے امام نے فرمایا وہ جو باقی ہے اس میں سے ایک تہائی ایک روپیہ والے کی ہے اور دو تہائیاں دوروپے والے کی۔ علی بن عاصم کہتے ہیں اس کے بعد میں ابن شبرمہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے ملا اور ان سے بھی یہی سوال کیا انھوں نے کہا تم نے اس کو کسی اور سے بھی پوچھا ہے میں نے کہا ہاں ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے پوچھا ہے ابن شبرمہ نے کہا انھوں نے یہ جواب دیا ہوگا میں نے کہا ہاں۔ ابن شبرمہ نے کہا انھوں نے غلط جواب دیا اس لئے کہ دوروپے جو گم ہوگئے ان میں ایک تو یقیناً اس کا ہے جس کے دوروپے تھے اور ایک میں احتمال ہے کہ اس کا ہو یا ایک روپیہ والے کا ہو اور جو باقی ہے اس میں بھی احتمال ہے کہ دو والے کا ہو یا ایک والے کا دونوں برابر کا احتمال رکھتے ہیں لہذا نصف نصف دونوں بانٹ لیں۔ کہتے ہیں مجھے ابن شبرمہ کا جواب بہت پسند آیا پھر میں امام اعظم سے ملا اور ان سے کہا کہ اس مسئلہ میں آپ کے خلاف جواب ملا ہے امام نے فرمایا کیا تم ابن شبرمہ کے پاس گئے تھے میں نے کہا ہاں۔ فرمایا انھوں نے تم سے یہ کہا ہے وہ سب باتیں بیان کردیں میں نے کہا ہاں۔ فرمایا کہ جب تینوں روپے مل گئے اور امتیاز باقی نہ رہا تو اس صورت میں ہر روپیہ میں دونوں شریک ہوگئے ایک والے کی ایک تہائی اور دو والے کی دو تہائیاں پھر جب دو گم ہوگئے تو دونوں کی شرکت کے دوروپے گم ہوئے اور جو باقی ہے یہ بھی دونوں کی شرکت کا ہے کہ ایک تہائی ایک کی اور دو تہائیاں دوسرے کی (جوہرہ)

مسئلہ۴۰:۔ ایک شخص نے دوسرے سے کہا اس بکری کو ذبح کردو اس نے ذبح کردی اور بکری اس کی نہ تھی جس نے ذبح کرنے کو کہا تھا تو ذبح کرنے والے کو تاوان دینا ہوگا اسے یہ بات کہ بکری دوسرے کی ہے معلوم ہو یا نہ ہو دونوں کا ایک حکم ہے ہاں یہ فرق ہے کہ اگر معلوم نہیں ہے تو کہنے والے سے رجوع کرسکتا ہے اور معلوم ہو تو رجوع بھی نہیں کرسکتا (عالمگیری)

مسئلہ۴۱:۔ کسی نے کہا میرے اس کپڑے کو پھاڑ کر پانی میں ڈال آؤ اس نے ایسا ہی کیا تو اس پر تاوان نہیں مگر گنہگار ہے (عالمگیری)

مسئلہ۴۲:۔ زمین غصب کر کے اس میں کوئی چیز بوئی مالک نے کھیت جوت کر کوئی اور چیز بودی مالک کو تاوان نہیں دینا ہوگا (عالمگیری)

مسئلہ۴۳:۔ دوسرے کی زمین میں بغیر اجازت کاشت کی مالک نے کہا تم نے ایسا کیوں کیا میرا کھیت واپس دو بونے والے نے کہا اتنے ہی بیج مجھے دے دو اور میں اجرت کے طور پر کام کروں گا یا یہ کہ جو کچھ کھیت میں ہو نصف میرا اور نصف تمہارا مالک زمین نے بیج دے دیئے پیداوار مالک زمین لے گا اور اس کو اجرت مثل دے گا (عالمگیری)

مسئلہ۴۴:۔ درخت کی شاخ دوسرے کی دیوار پر آ گئی اس کو اپنی دیوار کے نقصان پہنچ جانے کا اندیشہ ہے مالک درخت سے کہہ دے کہ شاخ کاٹ ڈالو ورنہ میں خود کاٹ ڈالوں گا اگر مالک نے کاٹ دی فبہا ورنہ یہ کاٹ ڈالے اس پر تاوان واجب نہیں کہ مالک کا خاموش رہنا رضامندی کی دلیل ہے اور اگر مالک درخت سے بغیر کہے کاٹ ڈالی تو تاوان واجب ہوگا (عالمگیری)

مسئلہ۴۵:۔ دو انڈے غصب کئے ایک کو مرغی کے نیچے رکھ دیا اور دوسرے کو اس نے نہیں رکھا بلکہ مرغی آپ سیتی رہی اور دونوں سے بچے ہوئے تو دونوں غاصب کے ہیں اور غاصب سے دو انڈے تاوان میں لئے جائیں گے اور اگر غصب نہ کئے ہوتے بلکہ اس کے پاس ودیعت ہوتے تو جس انڈے کو مرغی نے خود سی کر بچہ نکالا وہ مودِع کا ہوتا اور جس کو مرغی کے نیچے رکھتا وہ مودَع کا ہوتا اور اس انڈے کا تاوان دینا ہوتا (عالمگیری)

مسئلہ۴۶:۔ تنور میں اتنی لکڑیاں ڈال دیں کہ تنور ان کا متحمل نہ تھا شعلہ اٹھا اور وہ مکان جلا اور پڑوس کا مکان بھی جل گیا اس مکان کا تاوان دینا ہوگا (عالمگیری)

مسئلہ۴۷:۔ ایک شخص کا دامن دوسرے شخص کے نیچے دبا ہوا تھا دامن والے کو خبر نہ تھی وہ اٹھا اور دامن پھٹ گیا آدھا تاوان اس پر واجب ہے جس نے دبا رکھا تھا (خانیہ)

مسئلہ۴۸:۔ دلال کو بیچنے کے لئے چیز دی تھی دلال کو معلوم ہوا کہ یہ چیز چوری کی ہے، جس نے دی اسے واپس کر دی مالک نے دلال سے اپنی چیز مانگی اس نے کہا جس نے مجھے دی تھی اس کو دے دی دلال بری ہو گیا (عالمگیری)

مسئلہ۴۹:۔ دائن نے مدیون کے سر سے پگڑی اتار لی اور یہ کہا کہ جب میرا روپیہ لاؤ گے تمہاری پگڑی دے دوں گا وہ جب روپیہ لایا تو پگڑی ضائع ہو گئی تھی تو اس کے لئے غصب کا حکم نہیں ہے بلکہ رہن کا حکم ہے کہ مرہون چیز ہلاک ہونے پر

جو کیا جاتا ہے یہاں بھی کیا جائے گا (عالمگیری)

مسئلہ۵۰:۔ ایک کا جانور دوسرے کے گھر میں گھس گیا گھر میں سے نکالنا جانور کے مالک کا کام ہے۔اور پرند کسی کے کنویں میں گر کر مر گیا تو کنویں سے اس کو نکالنا پرند کے مالک کا کام ہے کنواں صاف کرانا اس کے ذمہ نہیں (عالمگیری)

مسئلہ۵۱:۔ تربوز غصب کیا اور اس میں سے ایک کھانپ کاٹ لی تو تربوز مالک ہی کا ہے اور سب کھانپیں کاٹ ڈالیں تو مالک کی ملک جاتی رہی (عالمگیری)

مسئلہ۵۲:۔ ایک مکان میں بہت لوگ جمع تھے صاحب خانہ کا آئینہ اٹھا کر ایک نے دیکھا اس نے دوسرے کو دے دیا یکے بعد دیگرے سب دیکھتے رہے اور آئینہ ٹوٹ گیا کسی سے تاوان نہیں لیا جائے گا کہ ایسی چیزوں کے استعمال کی عادۃ اجازت ہوا کرتی ہے (عالمگیری)

مسئلہ۵۳:۔ ایک نے کسی کی ٹوپی اتار کر دوسرے کے سر پر رکھ دی اس نے اپنے سر سے اتار کر ڈال دی پھر وہ ٹوپی ضائع ہوگئی اگر اس نے ٹوپی والے کے سامنے پھینکی ہے کہ اگر وہ لینا چاہے تو لے سکتا ہے تو کسی پر تاوان نہیں ورنہ تاوان ہے دونوں میں سے جس سے چاہے تاوان وصول کر سکتا ہے۔یونہی ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا اس کے سر سے ٹوپی گر گئی اس کو کسی نے وہاں سے ہٹا دیا اور وہاں سے چور لے گیا اگر ایسی جگہ ہٹا کر رکھی کہ مصلی لینا چاہے تو ہاتھ بڑھا کر لے سکتا ہے تو ہٹانے والے پر تاوان نہیں اور اگر دور رکھی تو تاوان ہے (عالمگیری)

شفعہ کا بیان

حدیث۱:۔ صحیح بخاری میں ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پڑوسی کو شفعہ کرنے کا حق ہے۔

حدیث۲:۔ امام احمد و ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ و دارمی جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پڑوسی کو شفعہ کرنے کا حق ہے اس کا انتظار کیا جائے گا۔اگرچہ وہ غائب ہو جب کہ دونوں کا راستہ ایک ہو۔

حدیث۳:۔ ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا شریک شفیع ہے اور شفعہ ہر شے میں ہے۔

حدیث۴:۔ صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرما دیا کہ شفعہ ہر شرکت کی چیز میں ہے جو تقسیم نہ کی گئی ہو مکان ہو یا باغ ہو۔اسے یہ حلال نہیں کہ شریک کو بغیر خبر کئے بیچ ڈالے خبر کرنے پر وہ چاہے تو لے لے اور چاہے چھوڑ دے اور اگر بغیر خبر کیئے اس نے بیچ ڈالا تو وہ حقدار ہے۔

حدیث۵:۔ صحیح بخاری میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا کہ شفعہ ہر غیر منقسم چیز میں ہے اور جب حدود واقع ہوگئے اور راستے پھیر دئے گئے یعنی تقسیم کر کے ہر ایک کا راستہ جدا کر دیا گیا تو اب شفعہ نہیں یعنی شرکت کی وجہ سے جو شفعہ تھا وہ اب نہیں۔

حدیث۶:۔ صحیح بخاری میں عمرو بن شرید سے مروی ہے کہتے ہیں میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کھڑا تھا اتنے میں ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور یہ کہا کہ سعد تمہارے دار میں جو میرے دو مکان ہیں انھیں خرید لو انھوں نے کہا میں نہیں خریدوں گا مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا واللہ تم کو خریدنا ہوگا سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا واللہ میں چار ہزار درہم سے زیادہ نہیں دوں گا اور وہ بھی باقساط ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔ مجھے پانچ سو اشرفیاں مل رہی ہیں اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا نہ ہوتا کہ پڑوسی کو قرب کی وجہ سے حق ہوتا ہے تو چار ہزار میں نہیں دیتا جب کہ پانچ سو دینار مجھے مل رہے ہیں یہ کہہ کر ان کو چار ہزار میں دے دیا۔

مسائل فقہیہ :۔ غیر منقول جائداد کو کسی شخص نے جتنے میں خریدا اتنے ہی میں اس جائداد کے مالک ہونے کا حق جو دوسرے شخص کو حاصل ہو جاتا ہے اس کو شفعہ کہتے ہیں یہاں اس کی ضرورت نہیں کہ مشتری اس پر راضی ہو جب ہی شفعہ کیا جائے وہ راضی ہو یا ناراض بہر صورت جو حق دار ہے لے سکتا ہے۔ جس شخص کو یہ حق حاصل ہے اس کو شفیع کہتے ہیں۔ مشتری نے مثلی چیز کے عوض میں جائداد خریدی ہے مثلاً روپے اشرفی پیسے کے عوض میں ہے تو اس کی مثل دے کر شفیع لے لے گا اور اگر قیمی چیز ثمن ہے تو اس کی جو کچھ قیمت ہے وہ دے گا۔

مسئلہ۱:۔ شفعہ وہ شخص کرسکتا ہے جس کی ملک جائداد مبیعہ سے متصل ہے خواہ اس جائداد میں شفیع کی شرکت ہو یا اس کا جوار (پڑوس) ہو۔ (درمختار)

مسئلہ۲:۔ شفعہ کے شرائط حسب ذیل ہیں (۱) جائداد کا انتقال عقد معاوضہ کے ذریعہ سے ہو یعنی بیع یا معنی بیع میں ہو۔ معنی بیع مثلا جائداد کو بدل صلح قرار دیا یعنی اس کو دے کر صلح کی ہو اور اگر انتقال میں یہ دونوں باتیں نہ ہوں تو شفعہ نہیں ہوسکتا مثلا ہبہ، صدقہ، میراث، وصیت کی رو سے جائداد حاصل ہوئی تو اس پر شفعہ نہیں ہوسکتا۔ ہبہ بشرط العوض میں اگر دونوں جانب سے تقابض بدلین ہوگیا تو شفعہ ہوسکتا ہے۔ اور اگر ہبہ میں عوض کی شرط نہ تھی مگر موہوب لہ نے عوض دے دیا مثلا زید نے عمرو کو ایک مکان ہبہ کر دیا اور عمرو نے زید کو اس کے عوض میں مکان ہبہ کیا تو دونوں میں سے کسی پر شفعہ نہیں ہوسکتا (عالمگیری) (۲) مبیع عقار یعنی جائداد غیر منقولہ ہو منقولات میں شفعہ نہیں ہوسکتا (۳) بائع کی ملک زائل ہوگئی ہو لہذا اگر بائع کو خیار شرط ہو تو شفعہ نہیں ہوسکتا جب وہ اپنا خیار شرط ساقط کر دے گا تب ہوسکے گا۔ اور مشتری کو خیار ہو تو شفعہ ہوسکتا ہے (۴) بائع کا حق بھی زائل ہوگیا ہو یعنی مبیع کے واپس لینے کا

اسے حق نہ ہولہذا مشتری نے بیع فاسد کے ذریعہ سے جائداد بیچی تو شفعہ نہیں ہوسکتا۔ ہاں اگر مشتری نے اس جائداد کو بیع صحیح کے ذریعہ فروخت کرڈالا تو اب شفعہ ہوسکتا ہے اور اس شفعہ کو اگر بیع ثانی پر بنا کرے تو بیع ثانی کا جو کچھ ثمن ہے اس کے ساتھ لے گا اور اگر بیع اول پر بنا کرے تو مشتری کے قبضہ کرنے کے دن جو اس کی قیمت تھی وہ دینی ہوگی۔ (۵) جس جائداد کے ذریعہ سے اس جائداد پر شفعہ کرنے کا حق حاصل ہوا ہے وہ اس وقت شفیع کی ملک میں ہو یعنی جب کہ مشتری نے اس شفعہ والی جائداد کو خریدا لہذا اگر وہ مکان شفیع کے کرایہ میں ہو یا عاریت کے طور پر اس میں رہتا ہے تو شفعہ نہیں کرسکتا یا اس مکان کو اس نے پہلے ہی بیع کر دیا ہے تو اب شفعہ نہیں کرسکتا (۷) شفیع نے اس بیع سے نہ صراحۃً رضامندی ظاہر کی ہو نہ دلالۃً۔

مسئلہ۳:۔ دومنزلہ مکان ہے اس کی دونوں منزل میں شفعہ ہوسکتا ہے مثلاً اگر صرف بالاخانہ فروخت ہوا تو شفعہ ہوسکتا ہے اگرچہ اس کا راستہ نیچے کی منزل میں نہ ہو (درمختار)

مسئلہ۴:۔ نابالغ اور مجنون کے لئے بھی حق شفعہ ثابت ہوتا ہے ان کا وصی یا ولی اس کا مطالبہ کرے گا (عالمگیری)

مسئلہ۵:۔ شفعہ کے ذریعہ سے جو جائداد حاصل کی گئی وہ اسی کی مثل ہے جس کو خریدا ہے یعنی اس جائداد میں شفیع کو خیار رویت خیار عیب حاصل ہوگا جس طرح مشتری کو ہوتا ہے (درمختار)

مسئلہ۶:۔ شفعہ کا حکم یہ ہے کہ جب اس کا سبب پایا جائے یعنی جائداد بیچی گئی تو طلب کرنا جائز ہے اور بعد طلب واشہاد یہ مؤکد ہو جاتا ہے اور قاضی کے فیصلہ یا مشتری کی رضامندی سے شفیع اس چیز کا مالک ہوجاتا ہے (درمختار)

مسئلہ۷:۔ مکان موقوف کے متصل کوئی مکان فروخت ہوا تو نہ واقف شفعہ کرسکتا ہے نہ متولی نہ وہ شخص جس پر یہ مکان وقف ہے کہ شفعہ کے لئے یہ ضرورت تھی کہ جس کے ذریعہ سے شفعہ کیا جائے وہ مملوک ہو اور مکان موقوف مملوک نہیں (عالمگیری)

مسئلہ۸:۔ زمین موقوف میں کسی نے مکان بنایا ہے اور اس کے جوار میں کوئی مکان فروخت ہوا تو یہ شفعہ نہیں کرسکتا اور اپنی عمارت بیع کرے تو اس پر بھی شفعہ نہیں ہوسکتا (عالمگیری)

مسئلہ۹:۔ جس جائداد موقوفہ کی بیع نہیں ہوسکتی اگر کسی نے ایسی جائداد بیع کردی تو اس پر شفعہ نہیں ہوسکتا کہ شفعہ کے لئے بیع ہونا ضرور ہے۔ (درمختار)

مسئلہ۱۰:۔ اگر وقف ایسا ہو جس کی بیع جائز ہو اور وہ فروخت ہوا تو اس پر شفعہ ہوسکتا ہے اور اگر اس کے جوار میں کوئی جائداد فروخت ہوتی تو وقف کی جانب سے شفعہ نہیں ہوسکتا کہ اس کا کوئی مالک نہیں جو شفعہ کرسکے۔ یونہی اگر جائداد کا

ایک جز وقف ہے اور ایک جز ملک اور جو حصہ ملک ہے وہ فروخت ہوا تو وقف کی جانب سے اس پر شفعہ نہیں ہوسکتا (درمختار)

مسئلہ۱۱:۔ مکان کو نکاح کا مہر قرار دیا یا اس کو اجرت مقرر کیا تو اس پر شفعہ نہیں ہوسکتا اور اگر مہر کوئی دوسری چیز ہے مکان کو اس کے بدلے میں بیع کیا یا نکاح میں مہر کا ذکر نہ ہوا اور مہر مثل واجب ہوا اس کے بدلے میں عورت کے ہاتھ مکان بیچ دیا تو شفعہ ہوسکتا ہے (عالمگیری)

شفعہ کے مراتب

مسئلہ۱:۔ شفعہ کے چند اسباب مجتمع ہو جائیں تو ان میں ترتیب کا لحاظ رکھا جائے گا جو سبب قوی ہو اس کو مقدم کیا جائے۔شفعہ کے تین سبب ہیں (۱) شفعہ کرنے والا شریک ہے یا (۲) خلیط ہے یا (۳) جار ملاصق۔شریک وہ ہے کہ خود مبیع میں اس کی شرکت ہو مثلاً ایک مکان دو شخصوں میں مشترک ہے ایک شریک نے بیع کی تو دوسرے شریک کو شفعہ پہنچتا ہے۔خلیط کا یہ مطلب ہے کہ خود مبیع میں شرکت نہیں ہے اس کا حصہ بائع کے حصہ سے ممتاز ہے مگر حق مبیع میں شرکت ہے مثلاً دونوں مکانوں کا ایک ہی راستہ ہے اور راستہ بھی خاص ہے یا دونوں کے کھیت میں ایک نالی سے پانی آتا ہو۔جار ملاصق یہ ہے کہ اس کے مکان کی پچھیت دوسرے کے مکان میں ہو۔ان سب میں مقدم شریک ہے پھر خلیط اور جار ملاصق کا مرتبہ سب سے آخر میں ہے (ہدایہ،درمختار)

مسئلہ۲:۔ شریک نے مشتری کو تسلیم کردی یعنی شفعہ کرنا نہیں چاہتا ہے تو خلیط کو شفعہ کا حق حاصل ہوگیا کہ اس کے بعد اسی کا مرتبہ ہے یا اس جائداد میں کسی کی شرکت ہی نہیں ہے تو خلیط کو شفعہ کا حق ہے اور خلیط نے بھی مشتری سے نہیں لینا چاہا تسلیم کردی یا کوئی خلیط ہی نہیں ہے تو جار کو حق ہے (عالمگیری)

مسئلہ۳:۔ نہر عظیم اور راستہ عام میں شرکت سبب شفعہ نہیں ہے بلکہ اس صورت میں جار ملاصق کو شفعہ کا حق ملے گا (درمختار)

مسئلہ۴:۔ نہر عظیم وہ ہے جس میں کشتی چل سکتی ہو اور اگر کشتی نہ چل سکے تو نہر صغیر ہے (درمختار)

مسئلہ۵:۔ کوچہ سربستہ میں جن لوگوں کے مکانات ہیں وہ سب خلیط ہیں کہ خاص راستہ میں شرکت ہوگئی۔کوچہ سربستہ سے دوسرا راستہ نکلا کہ آگے چل کر یہ بھی بند ہوگیا اس میں بھی کچھ مکانات ہیں اگر اس میں کوئی مکان فروخت ہوا تو اس کوچہ والے حقدار ہیں پہلے کوچہ والے نہیں اور پہلے کوچہ میں مکان فروخت ہوا تو دونوں کوچہ والے برابر کے حقدار ہیں (ہدایہ)

مسئلہ٦:۔ کوچہ سربستہ میں ایک مکان ہے جس میں ایک حصہ ایک شخص کا ہے اور ایک حصہ میں دو شخص شریک ہیں اور جس کوچہ میں یہ مکان ہے اس میں دوسروں کے بھی مکانات ہیں ایک شریک نے اپنا حصہ بیع کیا تو اس کا شریک شفعہ کر سکتا ہے وہ نہ کرے تو دوسرا شخص کرے جو شریک نہ تھا مگر اسی مکان میں اس کا مکان بھی ہے اور یہ بھی نہ کرے تو اس کوچہ کے دوسرے لوگ کریں (عالمگیری)

مسئلہ٧:۔ مبیع میں شرکت کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ پوری مبیع میں شرکت ہے مثلاً پورا مکان دو شخصوں میں مشترک ہو۔ دوم یہ کہ بعض مبیع میں شرکت ہو یعنی مکان کا ایک جز مشترک ہے اور باقی میں شرکت نہیں مثلا پردہ کی دیوار دونوں کی ہو اور ایک نے اپنا مکان بیع کر دیا تو پردہ کی دیوار جو مشترک ہے اس کی بھی بیع ہوگئی یہ شخص شریک کی حیثیت سے شفعہ کرے گا لہذا دوسرے شفیعوں پر مقدم ہوگا مگر جو شخص پورے مکان میں شریک ہے وہ اس شریک پر مقدم ہوگا۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ٨:۔ دیوار میں شرکت سے یہ مراد ہے کہ دیوار کی زمین میں شرکت ہو اور اگر زمین میں شرکت نہ ہو صرف دیوار میں شرکت ہو تو اس کو شریک نہیں شمار کیا جائے گا۔ دونوں کی صورتیں یہ ہیں ایک مکان کے بیچ میں ایک دیوار قائم کر دی گئی پھر تقسیم یوں ہوئی کہ ایک شخص نے دیوار سے ادھر کا حصہ لیا اور دوسرے نے ادھر کا اور دیوار تقسیم میں نہیں آئی لہذا دونوں کی ہوئی۔ اور اگر مکان کو تقسیم کر کے ایک خط کھینچ دیا پھر بیچ میں دیوار بنانے کے لئے ہر ایک نے ایک ایک بالشت زمین دے دی اور دونوں کے پیسوں سے دیوار بنی تو یہاں زمین میں بالکل شرکت نہیں ہے اگر شرکت ہے تو دیوار میں ہے اور دیوار و عمارت میں شرکت موجب شفعہ نہیں لہذا اس شرکت کا اعتبار نہیں بلکہ یہ شخص جار ملاصق ہے اور اسی حیثیت سے شفعہ کر سکتا ہے (عالمگیری)

مسئلہ٩:۔ بیچ کی دیوار پر دونوں کی کڑیاں ہیں اور یہ معلوم نہیں کہ یہ دیوار دونوں میں مشترک ہے صرف اتنی بات سے کہ دونوں کی کڑیاں ہیں دیوار کا مشترک ہونا معلوم ہوتا ہے ان میں سے ایک کا مکان فروخت ہوا اگر دوسرے نے گواہوں سے دیوار کا مشترک ہونا ثابت کر دیا تو اس کو شریک قرار دیا جائے گا اور شفعہ میں اس کا مرتبہ جار سے مقدم ہوگا (عالمگیری)

مسئلہ١٠:۔ یہ جو کہا گیا کہ شریک کے بعد جار ملاصق کا مرتبہ ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ بیع کی خبر سن کر اس نے شفعہ طلب کیا ہو اور اگر اس وقت اس نے شفعہ طلب نہ کیا اور شریک نے شفعہ تسلیم کر دیا یعنی بذریعہ شفعہ لینا نہیں چاہتا تو اب اس جار کو شفعہ کرنے کا حق نہ رہا (عالمگیری)

مسئلہ۱۱:۔ دومنزلہ مکان ہے نیچے کی منزل زید وعمرو کی شرکت میں ہے اوراوپر کی منزل میں زید وبکر شریک ہیں اگر زید نے نیچے کی منزل بیع کی تو عمرو شفعہ کرسکتا ہے۔ بکر نہیں اوراوپر کی منزل بیچی تو بکر شفعہ کرسکتا ہے عمرو نہیں (بدائع)

مسئلہ۱۲:۔ ایک مکان کی چھت پر بالا خانہ ہے مگر اس بالا خانہ کا راستہ دوسرے مکان میں ہے اس مکان میں نہیں ہے جس کی چھت پر بالا خانہ ہے۔ یہ بالا خانہ فروخت ہوا تو وہ شخص شفعہ کرے گا جس کے مکان میں اس کا راستہ ہے وہ نہیں کرسکتا جس کے مکان کی چھت پر بالا خانہ ہے۔ اوراگر پہلے شخص نے تسلیم کردیا نہ لینا چاہا تو دوسرا شخص شفعہ کرسکتا ہے مگر بالا خانہ کا کوئی جار ملاصق ہے تو شفعہ میں یہ بھی شریک ہے اوراگر نیچے کی منزل فروخت ہوئی تو بالا خانہ والا شفعہ کرسکتا ہے اور وہ مکان جس میں بالا خانہ کا راستہ ہے فروخت ہوا تو اس میں بھی بالا خانہ والا شفعہ کرسکتا ہے۔ (بدائع)

مسئلہ۱۳:۔ کوچہ سربستہ میں چند اشخاص کے مکانات ہیں ان میں سے کسی نے اپنا مکان یا کوئی کمرہ بیع کردیا اور راستہ مشتری کے ہاتھ نہیں بیچا بلکہ مشتری سے یہ طے پایا کہ اس مکان کا دروازہ شارع عام میں کھول لے اس صورت میں بھی اس کوچے کے رہنے والے شفعہ کرسکتے ہیں کیوں کہ بوقت بیع یہ لوگ راستہ میں شریک ہیں اوراگر اس وقت ان لوگوں نے شفعہ نہ کیا اور مشتری نے دروازہ کھولنے کے بعد اس کو بیع کرڈالا تو اب شفعہ نہیں کرسکتے کہ راستہ کی شرکت دوسری بیع کے وقت نہیں ہے بلکہ اب وہ شخص شفعہ کرسکتا ہے جو جار ملاصق ہو (عالمگیری)

مسئلہ۱۴:۔ مکان کے دو دروازے ہیں ایک دروازہ ایک گلی میں ہے دوسرا دوسری گلی میں ہے اس کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ پہلے دو مکان تھے ایک کا دروازہ ایک گلی میں تھا دوسرے کا دوسری گلی میں تھا ایک شخص نے دونوں کو خرید کر ایک مکان کردیا اس صورت میں ہر گلی والے اپنی جانب کا مکان شفعہ کرکے لے سکتے ہیں ایک گلی والوں کو دوسری جانب کے حصہ کا حق نہیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ جب وہ مکان بنا تھا اسی وقت اس میں دو دروازے رکھے گئے تھے تو دونوں گلی والے پورے مکان میں شفعہ کا برابر حق رکھتے ہیں۔ یونہی اگر دو گلیاں تھیں دونوں کے بیچ کی دیوار نکال کر ایک گلی کردی گئی تو ہر ایک کوچہ والے اپنی جانب میں شفعہ کا حق رکھتے ہیں۔ دوسری جانب میں انھیں حق نہیں۔ اسی طرح کوچہ سربستہ تھا اس کی دیوار نکال دی گئی کہ سربستہ نہ رہا بلکہ کوچہ نافذہ ہوگیا تو اب بھی اس کے رہنے والے شفعہ کا حق رکھیں گے (عالمگیری)

مسئلہ۱۵:۔ باپ کا مکان تھا اس کے مرنے کے بعد بیٹوں کو ملا اوران میں سے کوئی لڑکا مرگیا اوراس نے اپنے بیٹے وارث چھوڑے ان میں سے کسی نے اپنا حصہ بیع کیا تو اس کے بھائی اور چچا سب شفعہ کرسکتے ہیں بھائیوں کو چچا پر ترجیح نہیں ہے

(عالمگیری)

مسئلہ ۱۶:۔ مکان کے دو پڑوسی ہیں ایک موجود ہے دوسرا غائب ہے موجود نے شفعہ کا دعوی کیا مگر قاضی ایسے شفعہ کا قائل نہ تھا اس نے دعوی کو خارج کر دیا کہ شفعہ کا تجھے حق نہیں ہے پھر وہ غائب آیا اور اس نے دوسرے قاضی کے پاس دعوی کیا جس کے مذہب میں پڑوسی کے لئے بھی شفعہ ہے یہ قاضی پورا مکان اسی شفعہ کرنے والے کو دلائے گا (بدائع)

مسئلہ ۱۷:۔ کسی کے مکان کا پرنالہ دوسرے کے مکان میں گرتا ہے یا اس مکان کی نالی اس مکان میں ہے تو اس کو اس مکان میں جوار کی وجہ سے شفعہ کا حق ہے شرکت کی وجہ سے نہیں (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸:۔ شفعہ کا دعوی کیا اور قاضی نے اس کا حکم دے دیا اس کے بعد شفیع نے جائداد لینے سے انکار کر دیا تو دوسرے لوگ جو اس کے بعد شفعہ کر سکتے تھے ان کا حق باطل ہو گیا یعنی وہ لوگ اب شفعہ نہیں کر سکتے کہ بعد قضائے قاضی اس کی ملک متقرر ہو گئی اور اگر قاضی کے حکم سے قبل ہی یہ اپنے حق سے دست بردار ہو گیا تو دوسرے لوگ کر سکتے ہیں (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۹:۔ بعض حقدار موجود ہیں بعض غائب ہیں جو موجود ہیں انھوں نے دعوی کیا تو ان کے لئے فیصلہ کر دیا جائے گا اس کا انتظار نہ کیا جائے گا کہ وہ غائب بھی آ جائے کیوں کہ آ جانے کے بعد وہ مطالبہ کرے یا نہ کرے کیا معلوم لہذا اس کے آنے تک فیصلہ کو مؤخر نہ کیا جائے۔ پھر اس غائب نے آنے کے بعد اگر مطالبہ کیا تو اس کی تین صورتیں ہیں۔ اگر اس کا مرتبہ اس سے کم ہے جس کے لئے فیصلہ ہوا تو اس کا مطالبہ ساقط۔ اور برابر کا ہے یعنی اگر وہ شریک ہے تو یہ بھی شریک ہے یا دونوں خلیط ہیں یا دونوں پروسی ہیں تو اس صورت میں دونوں کو برابر برابر جائداد ملے گی اور اگر اس کا مرتبہ اس سے اونچا ہے یعنی مثلاً وہ خلیط یا پڑوسی تھا اور یہ شریک ہے تو کل جائداد اسی کو ملے گی (درمختار)

مسئلہ ۲۰:۔ شفیع چاہتا ہے کہ جائداد مبیعہ میں سے ایک حصہ لے لے اور باقی مشتری کے لئے چھوڑ دے اس کا حق شفیع کو نہیں یعنی مشتری کو اس کے قبول کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا کیوں کہ ہو سکتا ہے کہ جائداد کا یہ جز لینے میں مشتری اپنا ضرر تصور کرتا ہو (درمختار)

مسئلہ ۲۱:۔ ایک شفیع نے اپنا حق شفعہ دوسرے کو دے دیا مثلاً تین شخص شفیع تھے ان میں سے ایک نے دوسرے کو اپنا حق دے دیا یہ دینا صحیح نہیں بلکہ اس کا حق ساقط ہو گیا اور اس کے سوا جتنے شفیع ہیں وہ سب برابر کے حقدار ہیں بلکہ اگر دو شخص حقدار ہیں ان میں سے ایک نے یہ سمجھ کر کہ مجھے نصف ہی جائداد ملے گی نصف ہی کو طلب کیا تو اس کا شفعہ ہی باطل ہو جائے گا یعنی ضروری ہے کہ ہر ایک پورے کا مطالبہ کرے (درمختار)

مسئلہ۲۲:۔ دوشخصوں نے اپنا مشترک مکان بیع کیا شفیع یہ چاہتا ہے کہ فقط ایک کے حصہ میں شفعہ کرے یہ نہیں ہوسکتا اور اگر دو شخصوں نے ایک مکان خریدا اور شفیع فقط ایک مشتری کے حصہ میں شفعہ کرنا چاہتا ہے یہ ہوسکتا ہے (عالمگیری)

مسئلہ۲۳:۔ ایک شخص نے ایک عقد میں دو مکان خریدے اور شفیع دونوں میں شفعہ کرسکتا ہو تو دونوں میں شفع کرے یا دونوں کو چھوڑے یہ نہیں ہوسکتا کہ ایک میں کرے اور ایک کو چھوڑے اور اگر ایک ہی میں وہ شفیع ہے تو ایک میں شفعہ کرسکتا ہے (عالمگیری)

مسئلہ۲۴:۔ مشتری کے وکیل نے جائداد خریدی اور وہ ابھی اسی وکیل کے ہاتھ میں ہے تو شفعہ کی طلب وکیل سے ہوسکتی ہے اور وکیل نے موکل کو دے دی تو وکیل سے طلب نہیں کرسکتا بلکہ اس سے طلب کرنے پر شفعہ ہی ساقط ہوجائے گا کہ جس سے طلب کرنا چاہئے تھا باوجود قدرت شفیع نے اس سے طلب کرنے میں دیر کی (درمختار، ردالمحتار)

طلب شفعہ کا بیان

طلب کی تین قسمیں ہیں (۱) طلب مواثبہ (۲) طلب تقریر اس کو طلب اشہاد بھی کہتے ہیں۔ (۳) طلب تملیک طلب مواثبہ یہ ہے کہ جیسے ہی اس کو اس جائداد کے فروخت ہونے کا علم ہو فوراً اسی وقت یہ ظاہر کردے کہ میں طالب شفعہ ہوں اگر علم ہونے کے بعد اس نے طلب نہ کی تو شفعہ کا حق جاتا رہا اور بہتر یہ ہے کہ اپنے اس طلب کرنے پر لوگوں کو گواہ بھی بنالے تاکہ یہ نہ کہا جاسکے کہ اس نے طلب مواثبت نہیں کی ہے (ہدایہ)

مسئلہ۱:۔ جائداد کی بیع کا علم کبھی تو خود مشتری ہی سے ہوتا ہے کہ اس نے خواسے خبر دی اور کبھی مشتری کے قاصد کے ذریعہ سے ہوتا ہے کہ اس نے کسی کی معرفت اس کے پاس کہا بھیجا اور کبھی کسی اجنبی کے ذریعہ سے ہوتا ہے اس صورت میں یہ ضرور ہے کہ وہ مخبر عادل ہو یا خبر دہندہ میں عدد شہادت پایا جائے یعنی دو مرد ہوں یا ایک مرد اور دو عورتیں۔ خبر دینے والا ایک ہی شخص ہے اور وہ بھی فاسق ہے مگر شفیع نے اس خبر میں اس کی تصدیق کرلی تو بیع کا علم ہوگیا یعنی اگر طلب مواثبہ نہ کرے گا شفعہ باطل ہوجائے گا اور اگر اس کی تکذیب کی تو شفیع کے نزدیک بیع کا ثبوت نہ ہوا یعنی طلب نہ کرنے پر حق شفعہ باطل نہ ہوگا اگرچہ واقع میں اس کی خبر صحیح ہو (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۲:۔ طلب مواثبہ میں ادنی تاخیر بھی شفعہ کو باطل کردیتی ہے مثلاً کسی خط کے ذریعہ سے اسے بیع کی خبر دی گئی اور اس خط میں بیع کا ذکر مقدم ہے اور اس کے بعد دوسرے مضامین ہیں یا بیع کا ذکر درمیان میں ہے اس نے پورا خط پڑھ کر طلب مواثبت کی شفعہ باطل ہوگیا کہ اتنی تاخیر بھی یہاں نہ ہونی چاہئے۔ (ہدایہ)

مسئلہ۳:۔ خطبہ ہورہا ہے اور اس کو بیع کی خبر دی گئی اور نماز کے بعد اس نے طلب مواثبت کی اگر ایسی جگہ ہے کہ خطبہ سن رہا

ہے تو شفعہ باطل نہیں ہوا اور اگر خطبہ کی آواز اس کو نہیں پہنچتی تو شفعہ باطل ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے۔نفل نماز پڑھنے میں اسے خبر ملی اسے چاہیئے کہ دو رکعت پر سلام پھیر دے اور طلب مواثبت کرے اور چار پوری کر لی یعنی دو رکعتیں اور ملائیں تو باطل ہوگیا اور قبل ظہر یا بعد ظہر کی سنتیں پڑھ رہا تھا اور چار پوری کر کے طلب کیا تو باطل ہوگیا (ردالمحتار)

مسئلہ۴:۔ بیع کی خبر سن کر سبحان اللہ یا الحمد للہ یا اللہ اکبر یا لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہا تو شفعہ باطل نہ ہوا کہ ان الفاظ کا کہنا اعراض کی دلیل نہیں بلکہ خدا کا شکر کرتا ہے کہ اس کے پڑوس سے نجات ملی یا تعجب کرتا ہے کہ اس نے ضرر پہنچانے کا ارادہ کیا تھا اور نتیجہ یہ ہوا۔ یونہی اگر اس کے پاس کے کسی شخص کو چھینک آئی اور الحمد للہ کہا اس نے اس کا جواب دیا شفعہ باطل نہ ہوا (عالمگیری، ہدایہ)

مسئلہ۵:۔ بیع کی خبر ملنے پر اس نے دریافت کیا کہ کس نے خریدا یا کتنے میں خریدا یہ پوچھنا تاخیر میں شمار نہیں کیوں کہ ہوسکتا ہے کہ ثمن اتنا ہو جو اس کے نزدیک مناسب ہے تو شفعہ کرے اور زیادہ ثمن ہے تو اسے اتنے داموں میں لینا منظور نہیں۔ یونہی اگر مشتری کوئی نیک شخص ہے اس کا پڑوس ناگوار نہیں ہے تو شفعہ کی کیا ضرورت اور ایسا شخص مشتری ہے جس کا قرب منظور نہیں ہے تو شفعہ کرنے کی ضرورت ہے لہذا یہ پوچھنا شفعہ سے اعراض کی دلیل نہیں (ہدایہ)

مسئلہ۶:۔ شفیع نے مشتری کو سلام کیا شفعہ باطل نہیں ہوا اور کسی دوسرے کو سلام کیا تو باطل ہوگیا مثلاً مشتری کا بیٹا بھی وہیں کھڑا تھا اس لڑکے کو سلام کیا باطل ہوگیا (عالمگیری)

مسئلہ۷:۔ طلب مواثبہ کے لئے کوئی لفظ مخصوص نہیں جس لفظ سے بھی اس کا طالب شفعہ ہونا سمجھ میں آتا ہو وہ کافی ہے (درمختار)

مسئلہ۸:۔ جو جائداد فروخت ہوئی ایک شخص اس میں شریک ہے اور ایک اس کا پڑوسی ہے دونوں کو ایک ساتھ خبر ملی شریک نے طلب مواثبہ کی پڑوسی نے نہیں کی پھر شریک نے شفعہ چھوڑ دیا اب پڑوسی کو شفعہ کا حق نہیں رہا یہ بھی اگر اسی وقت طلب کرتا تو اب شفعہ کرسکتا ہے۔(عالمگیری)

مسئلہ۹:۔ طلب مواثبہ کے بعد طلب اشہاد کا مرتبہ ہے جس کو طلب تقریر بھی کہتے ہیں اس کی صورت یہ ہے کہ بائع یا مشتری یا اس جائداد مبیعہ کے پاس جا کر گواہوں کے سامنے یہ کہے کہ فلاں شخص نے یہ جائداد خریدی ہے اور میں اس کا شفیع ہوں اور اس سے پہلے میں طلب شفعہ کر چکا ہوں اور اب پھر طلب کرتا ہوں تم لوگ اس کے گواہ رہو (ہدایہ) یہ اس وقت ہے کہ جائداد مبیعہ کے پاس طلب اشہاد کرے اور اگر مشتری کے پاس کرے تو یہ کہے کہ اس نے فلاں جائداد

خریدی ہے اور میں فلاں جائداد کے ذریعہ سے اس کا شفیع ہوں اور بائع کے پاس یوں کہے کہ اس نے فلاں جائداد فروخت کی ہے اور میں فلاں جائداد کی وجہ سے اس کا شفیع ہوں (نتائج)

مسئلہ ۱۰:۔ بائع کے پاس طلب اشہاد کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ جائداد بائع کے قبضہ میں ہو یعنی اب تک بائع نے مشتری کے قبضہ میں نہ دی ہو۔ اور مشتری کا قبضہ ہو چکا ہو تو بائع کے پاس طلب اشہاد نہیں ہو سکتی اور مشتری کے پاس بہر صورت طلب اشہاد ہو سکتی ہے چاہے وہ جائداد بائع کے قبضہ میں ہو یا مشتری کے قبضہ میں ہو اسی طرح جائداد مبیعہ کے سامنے بھی مطلقاً طلب اشہاد ہو سکتی ہے (ہدایہ، درمختار) طلب اشہاد میں جائداد کے حدود اربعہ بھی ذکر کر دے تو بہتر ہے تا کہ اختلاف سے بچ جائے۔

مسئلہ ۱۱:۔ جو شخص باوجود قدرت طلب اشہاد نہ کرے تو شفعہ باطل ہو جائے گا مثلاً بغیر طلب اشہاد قاضی کے پاس دعوی کر دیا شفعہ باطل ہو گیا۔ طلب اشہاد نہ کرے تو شفعہ باطل ہو جائے گا مثلا بغیر طلب اشہاد قاضی کے پاس دعوی کر دیا شفعہ باطل ہو گیا۔ طلب اشہاد قاصد اور خط کے ذریعہ سے بھی ہو سکتی ہے (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲:۔ جو شخص دور ہے اور اسے بیع کی خبر ملی تو خبر ملنے کے بعد اس کو اتنا موقع ہے کہ وہاں سے آ کر یا قاصد یا وکیل کو بھیج کر طلب اشہاد کرے اس کی وجہ سے جتنی تاخیر ہوئی اس سے شفعہ باطل نہیں ہوگا (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳:۔ شفیع کو رات میں خبر ملی اور وہ وقت باہر نکلنے کا نہیں ہے اس وجہ سے صبح تک طلب اشہاد کو موخر کیا اس سے شفعہ باطل نہیں ہوگا (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴:۔ بائع و مشتری و جائداد مبیعہ ایک ہی شہر میں ہوں تو قرب و بعد کا اعتبار نہیں یعنی یہ ضروری نہیں کہ قریب ہی کے پاس طلب کرے بلکہ اسے اختیار ہے کہ دور والے کے پاس کرے یا قریب والے کے پاس کرے ہاں اگر قریب کے پاس سے گزرا اور یہاں طلب اشہاد نہ کی دور والے کے پاس جا کر کی تو شفعہ باطل ہے اور اگر ان میں سے ایک اسی شہر میں ہے اور دوسرا دوسرے شہر میں یا گاؤں میں ہے اور اس شہر والے کے سامنے طلب نہ کی دوسرے شہر یا گاؤں میں اشہاد کے لئے گیا تو شفعہ باطل ہو گیا (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۵:۔ طلب اشہاد کا طلب مواثبہ کے بعد ہونا اس وقت ہے کہ بیع کا جس مجلس میں علم ہوا وہاں نہ بائع ہے نہ مشتری ہے نہ جائداد مبیعہ۔ اور اگر شفیع ان تینوں میں سے کسی کے پاس موجود تھا اور بیع کی خبر ملی اور اسی وقت اپنا شفیع ہونا ظاہر کر دیا تو یہ ایک ہی طلب دونوں کے قائم مقام ہے یعنی یہی طلب مواثبہ بھی ہے اور طلب اشہاد بھی (درمختار)

مسئلہ ۱۶:۔ ان دونوں طلبوں کے بعد طلب تملیک ہے یعنی اب قاضی کے پاس جا کر کہے کہ فلاں شخص نے فلاں جائداد خریدی

ہے اور فلاں جائداد کے ذریعہ سے میں اس کا شفیع ہوں وہ جائداد مجھے دلا دی جائے۔ طلب تملیک میں تاخیر ہونے سے شفعہ باطل ہوتا ہے یا نہیں ظاہر الروایہ یہ ہے کہ باطل نہیں ہوتا اور ہدایہ وغیرہا میں تصریح ہے کہ اسی پر فتوی ہے اور امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ بلا عذر ایک ماہ کی تاخیر سے باطل ہو جاتا ہے بعض کتابوں میں اس پر فتویٰ ہونے کی تصریح ہے اور نظر بحال زمانہ اس قول کو اختیار کرنا قرین مصلحت ہے کیوں کہ اگر اس کے لئے کوئی میعاد نہ ہوگی تو خوف شفعہ کی وجہ سے مشتری نہ اس زمین میں کوئی تعمیر کر سکے گا نہ درخت نصب کر سکے گا اور یہ مشتری کا ضرر ہے (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷:۔ جوار کی وجہ سے شفعہ کا حق ہے اور قاضی کا مذہب یہ ہے کہ جوار کی وجہ سے شفعہ نہیں ہے شفیع نے دعویٰ اس وجہ سے نہیں کیا کہ قاضی میرے خلاف فیصلہ کر دے گا اس انتظار میں ہے کہ دوسرا قاضی آئے تو دعوے کروں اس صورت میں بالاتفاق اس کا حق باطل نہیں ہوگا (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸:۔ شفیع کے دعویٰ کرنے پر قاضی اس سے چند سوالات کرے گا۔ وہ جائداد کہاں ہے اور اس کے حدود اربعہ کیا ہیں اور مشتری نے اس پر قبضہ کیا ہے یا نہیں اس پر شفعہ کس جائداد کی وجہ سے کرتا ہے اور اس کے حدود کیا ہیں۔ اس جائداد کے فروخت ہونے کا اس شفیع کو کب علم ہوا اور اس نے اس کے متعلق کیا کیا۔ پھر طلب تقریر کی یا نہیں۔ اور کن لوگوں کے سامنے طلب تقریر کی اور کس کے پاس طلب تقریر کی، وہ قریب تھا یا دور تھا۔ جب تمام سوالوں کے جوابات شفیع نے ایسے دے دیئے جن سے دعویٰ پر برا اثر نہ پڑتا ہو تو اس کا دعویٰ مکمل ہو گیا اب مدعی علیہ سے دریافت کرے گا کہ شفیع جس جائداد کے ذریعہ سے شفعہ کرتا ہے اس کا مالک ہے یا نہیں اگر اس نے انکار کر دیا تو شفیع کو گواہوں کے ذریعہ سے اس جائداد کا مالک ہونا ثابت کرنا ہوگا یا گواہ نہ ہونے کی صورت میں مدعی علیہ پر حلف دیا جائے گا گواہ سے یا مدعی علیہ کے حلف سے انکار کرنے سے جب شفیع کی ملک ثابت ہوگئی تو مدعی علیہ سے دریافت کرے گا کہ وہ جائداد جس پر شفعہ کا دعوی ہے اس نے خریدی ہے یا نہیں اگر اس نے خریدنے سے انکار کر دیا تو شفیع کو گواہوں سے اس کا خریدنا ثابت کرنا ہوگا اور اگر گواہ نہ ہوں تو مدعی علیہ پر پھر حلف پیش کیا جائے گا اگر حلف سے نکول کیا یا گواہوں سے خریدنا ثابت ہو گیا تو قاضی شفعہ کا فیصلہ کر دے گا (ہدایہ، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۹:۔ شفعہ کا دعوی کرنے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ شفیع ثمن کو قاضی کے پاس حاضر کر دے جب ہی اس کا دعوی سنا جائے اور یہ بھی ضروری نہیں کہ فیصلہ کے وقت ثمن قاضی کے پاس پیش کر دے جب ہی وہ فیصلہ کرے (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰:۔ فیصلہ کے بعد اسے ثمن لا کر دینا ہوگا اور اگر ثمن ادا کرنے کو کہا گیا اور اس نے ادا کرنے میں تاخیر کی یہ کہہ دیا کہ اس

وقت میرے پاس نہیں ہے یا یہ کہ کل حاضر کردوں گا یا اسی قسم کی کچھ اور بات کہی تو شفعہ باطل نہ ہوگا (ہدایہ)

مسئلہ۲۱:۔ فیصلہ کے بعد ثمن وصول کرنے کے لئے مشتری اس جائداد کو روک سکتا ہے کہہ سکتا ہے کہ جب تک ثمن ادا نہ کرو گے یہ جائداد میں تم کو نہیں دوں گا (ہدایہ)

مسئلہ۲۲:۔ شفعہ کا دعوی مشتری پر مطلقاً ہوسکتا ہے اس نے جائداد پر قبضہ کیا ہو یا نہ کیا ہو اس کو مدعی علیہ بنایا جاسکتا ہے اور بائع کو بھی مدعی علیہ بنایا جاسکتا ہے جب کہ جائداد اب تک بائع کے قبضہ میں ہو مگر بائع کے مقابل میں گواہ نہیں سنے جائیں گے جب تک مشتری حاضر نہ ہو۔ یونہی اگر بائع پر دعوی ہوا تو جب تک مشتری حاضر نہ ہو حق مشتری میں وہ بیع فسخ نہیں کی جائے گی اور اگر مشتری کا قبضہ ہو چکا ہو تو بائع کے حاضر ہونے کی ضرورت نہیں (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ۲۳:۔ بائع کے قبضہ میں جائداد ہو تو بائع پر قاضی شفعہ کا فیصلہ کرے گا اور اس کی تمام تر ذمہ داری بائع پر ہوگی یعنی جائداد مشفوعہ میں اگر کسی دوسرے کا حق ثابت ہوا اور اس نے لے لی تو ثمن کی واپسی بائع کے ذمہ ہے اور اگر جائداد پر مشتری کا قبضہ ہو چکا ہے تو ذمہ داری مشتری پر ہوگی یعنی جب کہ مشتری نے بائع کو ثمن ادا کر دیا ہے اور شفیع نے مشتری کو ثمن دیا اور اگر ابھی مشتری نے ثمن ادا نہیں کیا ہے شفیع نے بائع کو ثمن دیا تو بائع ذمہ دار ہے (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۲۴:۔ شفیع کو خیار رویت اور خیار عیب حاصل ہے یعنی اگر اس نے جائداد مشفوعہ نہیں دیکھی ہے تو دیکھنے کے بعد لینے سے انکار کرسکتا ہے۔ یونہی اگر اس میں کوئی عیب ہے تو عیب کی وجہ سے واپس کرسکتا ہے کیوں کہ شفعہ کے ذریعہ سے جائداد کا ملنا بیع کا حکم رکھتا ہے لہذا بیع میں جس طرح یہ دونوں خیار حاصل ہوتے ہیں یہاں بھی ہوں گے اور اگر مشتری نے عیب سے براءت کرلی ہے کہہ دیا ہے کہ اس میں کوئی عیب نکلے تو اس کی ذمہ داری نہیں اس صورت میں بھی عیب کی وجہ سے واپس کرسکتا ہے۔ مشتری کا براءت قبول کرنا کوئی چیز نہیں (ہدایہ)

مسئلہ۲۵:۔ شفعہ میں خیار شرط نہیں ہوسکتا نہ اس میں ثمن ادا کرنے کے لئے کوئی میعاد مقرر کی جاسکتی نہ اس میں غرر یعنی دھوکے کی وجہ سے ضمان لازم ہوسکتا ہے یعنی مثلاً شفیع نے اس جائداد میں کوئی جدید تعمیر کی اس کے بعد مستحق نے دعوی کیا کہ یہ جائداد میری ہے اور وہ جائداد مستحق کو مل گئی تو تعمیر کی وجہ سے شفیع کا جو کچھ نقصان ہوا وہ نہ بائع سے لے سکتا ہے نہ مشتری سے کہ اس نے یہ جائداد جبراً وصول کی ہے انھوں نے اپنے قصد و اختیار سے اسے نہیں دی ہے کہ وہ اس کے نقصان کا ضمان دیں (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۲۶:۔ مشتری یہ کہتا ہے کہ شفیع کو جس وقت بیع کا علم ہوا اس نے طلب نہیں کی اور شفیع کہتا ہے میں نے اسی وقت طلب کی

توشفیع کوگواہوں سے ثابت کرنا ہوگا اور گواہ نہ ہوں توقسم کے ساتھ مشتری کا قول معتبر ہے(عالمگیری)

مسئلہ۲۷:۔ شفیع ومشتری میں ثمن کا اختلاف ہے اور گواہ کسی کے پاس نہ ہوں توقسم کے ساتھ مشتری کا قول معتبر ہے اور اگر دونوں گواہ پیش کریں تو گواہ شفیع کے معتبر ہوں گے(ہدایہ)

مسئلہ۲۸:۔ مشتری نے دعوی کیا کہ ثمن اتنا ہے اور بائع نے اس سے کم ثمن کا دعوی کیا اس کی دوصورتیں ہیں بائع نے ثمن پر قبضہ کیا ہے یا نہیں۔ اگر قبضہ نہیں کیا ہے تو بائع کا قول معتبر ہے یعنی اس نے جو کچھ بتایا شفیع اتنے ہی میں لے گا۔ اور اگر بائع ثمن پر قبضہ کر چکا ہے تو مشتری کا قول معتبر ہے یعنی اگر شفیع لینا چاہے تو وہ ثمن ادا کرے جس کو مشتری بتاتا ہے اور بائع کی بات نامعتبر ہے کہ جب وہ ثمن لے چکا ہے تو اس معاملہ میں اس کا تعلق ہی کیا ہے۔ اور اگر بائع ثمن زیادہ بتاتا ہے اور مشتری کم بتاتا ہے اور یہ اختلاف بائع کے ثمن وصول کر لینے کے بعد ہے تو مشتری کی بات معتبر ہے اور ثمن پر قبضہ کرنے سے پہلے یہ اختلاف ہے تو بائع ومشتری دونوں پر حلف ہے جو حلف سے انکار کردے اس کے مقابل کی معتبر ہے اور اگر دونوں نے حلف کرلیا تو دونوں یعنی بائع ومشتری کے مابین بیع فسخ کردی جائے گی مگر شفیع کے حق میں یہ بیع فسخ نہیں ہوگی وہ چاہے تو اتنے ثمن کے عوض میں لے سکتا ہے جس کو بائع نے بتایا(ہدایہ)

مسئلہ۲۹:۔ بائع کا ثمن پر قبضہ کرنا ظاہر نہ ہو اور مقدار ثمن میں اختلاف ہو اس کی دوصورتیں ہیں۔ بائع نے ثمن پر قبضہ کرنے کا اقرار کیا ہے یا نہیں اگر اقرار نہیں کیا ہے تو اس کا حکم وہی ہے جو قبضہ نہ کرنے کی صورت میں ہے۔ اور اگر اقرار کرلیا ہے اور مشتری زیادہ کا دعوی کرتا ہے اور جائداد اس کے قبضہ میں ہے تو اس کی پھر دوصورتیں ہیں پہلے مقدار ثمن کا اقرار کیا پھر قبضہ کا یا اس کا عکس ہے یعنی پہلے قبضہ کا اقرار کیا پھر مقدار کا اگر پہلی صورت ہے مثلاً یوں کہا کہ اس مکان کو میں نے ہزار روپے میں بیچا اور ثمن پر قبضہ پالیا شفیع ایک ہزار میں لے گا اور مشتری جو ایک ہزار سے زیادہ ثمن بتاتا ہے اس کا اعتبار نہیں اور اگر دوسری صورت ہے یعنی پہلے قبضہ کا اقرار ہے پھر مقدار ثمن کا مثلاً یوں کہا کہ مکان میں نے بیچ دیا اور ثمن پر قبضہ کرلیا اور ثمن ایک ہزار ہے تو اس صورت میں مشتری کی بات معتبر ہے(ہدایہ، عنایہ)

مسئلہ۳۰:۔ مشتری یہ کہتا ہے کہ میں نے ثمن معجّل کے عوض میں خریدا ہے یعنی ثمن ابھی واجب الادا ہے اور شفیع کہتا ہے کہ ثمن موجل کے عوض میں خریدا ہے یعنی فوراً واجب الادا نہیں ہے اس کے لئے کوئی میعاد مقرر ہے تو مشتری کا قول معتبر ہے(عالمگیری)

مسئلہ۳۱:۔ مشتری یہ کہتا ہے کہ یہ پورا مکان میں نے دوعقد کے ذریعہ سے خریدا ہے یعنی پہلے یہ حصہ اتنے میں خریدا اس کے بعد یہ حصہ اتنے میں خریدا اور شفیع کہتا ہے کہ تم نے پورا مکان ایک عقد سے خریدا ہے تو شفیع کا قول معتبر ہے اور اگر

کسی کے پاس گواہ ہوں تو گواہ مقبول ہیں اور اگر دونوں گواہ پیش کریں اور گواہوں نے وقت نہیں بیان کیا تو مشتری کے گواہ معتبر ہیں (عالمگیری)

مسئلہ۳۲:۔ ایک شخص نے مکان خریدا شفیع نے شفعہ کا دعویٰ کیا اور مشتری نے اس کا ثمن ایک ہزار بتایا تھا شفیع نے ایک ہزار دے کر لے لیا پھر شفیع کو گواہ ملے جو کہتے ہیں اس نے پانچ سو میں خریدا تھا یہ گواہ سنے جائیں گے اور اگر مشتری کے کہنے کی شفیع نے تصدیق کر لی تھی تو اب یہ گواہ نہیں سنے جائیں گے (عالمگیری)

مسئلہ۳۳:۔ بائع و مشتری اس پر متفق ہیں کہ اس بیع میں بائع کو خیار شرط ہے اور شفیع اس سے انکار کرتا ہے تو انھیں دونوں کی بات معتبر ہے اور شفیع کو شفعہ کا حق حاصل نہیں اور اگر بائع شرط خیار کا مدعی ہے اور مشتری و شفیع دونوں اس سے انکار کرتے ہیں تو مشتری کا قول معتبر ہے اور شفیع کو حق شفعہ حاصل ہے اور اگر مشتری شرط خیار کا مدعی ہے اور بائع و شفیع دونوں انکار کرتے ہیں تو بائع کا قول معتبر ہے اور شفعہ ہوسکتا ہے (عالمگیری)

مسئلہ۳۴:۔ ایک شخص نے اپنی جائداد بیع کی شفیع نے بائع و مشتری دونوں کے سامنے شفعہ طلب کیا بائع نے کہا یہ بیع معاملہ یعنی فرضی بیع ہوئی ہے اور مشتری نے بھی بائع کی تصدیق کی ان دونوں کا یہ قول شفیع کے مقابل میں نامعتبر ہے بلکہ اگر وہ یہ کہتا ہے کہ جائز بیع ہوئی ہے تو شفعہ کرسکتا ہے مگر جب کہ ظاہر حال سے یہی سمجھا جاتا ہو کہ فرضی بیع ہے مثلاً اس چیز کی قیمت بہت زیادہ ہو اور تھوڑے داموں میں بیع ہوئی کہ ایسی چیز ان داموں میں نہ بکتی ہو تو انھیں دونوں کی بات معتبر ہے اور شفعہ نہیں ہوسکتا (عالمگیری)

مسئلہ۳۵:۔ جائداد تین شخصوں کی شرکت میں ہے ان میں سے دو شخصوں نے یہ شہادت دی کہ ہم تینوں نے یہ جائداد فلاں شخص کے ہاتھ بیع کر دی ہے اور وہ شخص بھی کہتا ہے کہ میں نے خرید لی ہے مگر وہ تیسرا شریک بیع سے انکار کرتا ہے ان کی گواہی شریک کے خلاف نامعتبر ہے مگر شفیع ان دونوں کے حصوں کو شفعہ کے ذریعہ سے لے سکتا ہے اور اگر مشتری خریدنے سے انکار کرتا ہے اور یہ تینوں شرکا بیع کی شہادت دیتے ہیں تو ان کی یہ گواہی بھی باطل ہے مگر شفیع پوری جائداد کو بذریعہ شفعہ لے سکتا ہے (عالمگیری)

مسئلہ۳۶:۔ ایک ہزار میں مکان خریدا اس پر شفعہ کا دعوی ہوا مشتری یہ کہتا ہے کہ اس مکان میں میں نے یہ جدید تعمیر کی ہے اور شفیع منکر ہے اس میں مشتری کا قول معتبر ہے اور دونوں نے گواہ پیش کئے تو گواہ شفیع ہی کے معتبر ہوں گے یونہی اگر زمین خریدی ہے اور مشتری یہ کہتا ہے کہ میں نے اس میں یہ درخت نصب کئے ہیں اور شفیع انکار کرتا ہے تو قول مشتری کا معتبر ہے اور گواہ شفیع کے مگر ان دونوں صورتوں میں یہ ضرور ہے کہ مشتری کا قول ظاہر کے خلاف نہ ہو

مثلاً درختوں کی نسبت کہتا ہے میں نے کل نصب کئے ہیں حالانکہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہت دنوں کے ہیں یا عمارت کو کہتا ہے کہ میں نے اب بنائی ہے اور وہ عمارت پرانی معلوم ہوتی ہے (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷:۔ مشتری کہتا ہے میں نے صرف زمین خریدی ہے اس کے بعد بائع نے یہ عمارت مجھے ہبہ کر دی ہے یا یہ کہ پہلے اس نے مجھے عمارت ہبہ کر دی تھی یہاں مشتری کا قول معتبر ہے شفیع اگر چاہے تو اس کو بذریعہ شفعہ لے لے جو مشتری نے خریدا ہے (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸:۔ دو مکان خریدے اور ایک شخص دونوں کا جار ملاصق ہے وہ شفعہ کرتا ہے مشتری یہ کہتا ہے کہ میں نے دونوں آگے پیچھے خریدے ہیں یعنی دو عقدوں میں خریدے ہیں لہذا دوسرے مکان میں تمہیں شفعہ کرنے کا حق نہیں شفیع یہ کہتا ہے کہ دونوں مکان تم نے ایک عقد کے ذریعہ سے خریدے ہیں اور مجھے دونوں میں شفعہ کا حق ہے اس صورت میں مشتری کو یہ ثابت کرنا ہوگا کہ دو عقدوں کے ذریعہ خریدا ہے ورنہ قول شفیع کا معتبر ہوگا۔ یونہی اگر مشتری یہ کہتا ہے کہ میں نے نصف مکان پہلے خریدا اس کے بعد نصف خریدا اور شفیع یہ کہتا ہے کہ پورا مکان ایک عقد سے خریدا ہے تو شفیع کا قول معتبر ہے اور اگر مشتری یہ کہتا ہے کہ پورا مکان میں نے ایک عقد سے خریدا ہے اور شفیع یہ کہتا ہے کہ آدھا آدھا کر کے دو مرتبہ میں لہذا میں صرف نصف مکان پر شفعہ کرتا ہوں تو اس میں مشتری کا قول معتبر ہے (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹:۔ شفیع یہ کہتا ہے کہ مشتری نے مکان کا ایک حصہ منہدم کر دیا اور مشتری اس سے انکار کرتا ہے تو مشتری کا قول معتبر ہے اور گواہ شفیع کے معتبر ہوں گے (عالمگیری)

جائداد کتنے داموں میں شفیع کو ملے گی

یہ بیان کیا جا چکا کہ مشتری نے جن داموں میں جائداد خریدی ہے شفیع کو اتنے ہی میں ملے گی مگر بعض مرتبہ عقد کے بعد ثمن میں کمی بیشی کر دی جاتی ہے اور بعض مرتبہ اس چیز میں کمی بیشی ہو جاتی ہے یہاں یہ بیان کرنا ہے کہ اس کمی بیشی کا اثر شفیع پر ہوگا یا نہیں۔

مسئلہ ا:۔ اگر بائع نے عقد کے بعد ثمن میں کچھ کمی کر دی تو چونکہ یہ کمی اصل عقد کے ساتھ ملحق ہوتی ہے جس کا بیان کتاب البیوع میں گزر چکا ہے لہذا شفیع کے حق میں بھی اس کمی کا اعتبار ہوگا یعنی اس کمی کے بعد جو کچھ باقی ہے اس کے بدلے میں شفیع اس جائداد کو لے گا اور اگر بائع نے پورا ثمن ساقط کر دیا تو اس کا اعتبار نہیں یعنی شفیع کو پورا ثمن دینا ہوگا (ہدایہ)

مسئلہ ۲:۔ بائع نے پہلے نصف ثمن کم کر دیا اس کے بعد بقیہ نصف بھی ساقط کر دیا تو شفیع سے نصف اول ساقط ہو گیا اور بعد میں جو

ساقط کیا ہے یہ دینا ہوگا (درمختار)

مسئلہ۳:۔ بائع نے مشتری کوثمن ہبہ کردیا اس کی دوصورتیں ہیں ثمن پر قبضہ کرنے کے بعد ہبہ کیا ہے تو اس کا اعتبار نہیں یعنی شفیع پورا ثمن دے اور قبضہ سے پہلے ثمن کا کچھ حصہ ہبہ کیا تو شفیع سے یہ رقم ساقط ہوجائے گی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۴:۔ بائع نے ایک شخص کو بیع کا وکیل کیا اس وکیل نے عقد کے بعد مشتری سے ثمن کا کچھ حصہ کم کردیا اگرچہ یہ کمی مشتری کے حق میں معتبر ہے کہ اس سے یہ حصہ کم ہوجائے گا مگر اس کمی کا وکیل ضامن ہے یعنی بائع کو پورا ثمن یہ دے گا لہذا شفیع کے حق میں اس کمی کا اعتبار نہیں (ردالمحتار)

مسئلہ۵:۔ شفیع کو معلوم تھا کہ ایک ہزار میں مشتری نے خریدا ہے اس نے ہزار دے دیئے اس کے بعد بائع نے سو روپے کی مشتری سے کمی کردی تو یہ رقم شفیع سے بھی کم ہوجائے گی یعنی شفعہ سے پہلے بائع نے کم کیا یا بعد میں دونوں کا ایک حکم ہے (درمختار)

مسئلہ۶:۔ مشتری نے عقد کے بعد ثمن میں اضافہ کیا یہ زیادتی بھی اصل عقد کے ساتھ لاحق ہوگی مگر شفیع کا حق پہلے ثمن کے ساتھ متعلق ہو چکا اور شفیع پر یہ زیادتی لازم کرنے میں اس کا ضرر ہے لہذا اس کا اعتبار نہیں شفیع کو وہ چیز پہلے ہی ثمن میں مل جائے گی (ہدایہ)

مسئلہ۷:۔ مشتری نے جائداد کو مثلی چیز کے عوض میں خریدا ہے تو شفیع اس کی مثل دے کر جائداد کو حاصل کرسکتا ہے اور قیمی چیز کے عوض میں خریدا ہے تو اس چیز کی بیع کے وقت جو قیمت تھی شفیع کو وہ دینی ہوگی اور اگر جائداد غیر منقولہ کو جائداد غیر منقولہ کے عوض میں خریدا ہے مثلاً اپنے مکان کے عوض میں دوسرا مکان خریدا اور فرض کرو دونوں مکان کے دو شفیع ہوں اور دونوں نے بذریعہ شفعہ لینا چاہا تو اس مکان کی قیمت کے بدلے میں اس مکان کو لے گا اور اس کی قیمت کے عوض میں اس کو لے گا (ہدایہ)

مسئلہ۸:۔ عقد بیع میں ثمن کی ادا کے لئے کوئی میعاد مقرر تھی تو شفیع کو اختیار ہے کہ ابھی ثمن دے کر مکان لے لے اور چاہے تو میعاد پوری ہونے کا انتظار کرے جب میعاد پوری ہو اس وقت ثمن ادا کر کے چیز لے اور یہ نہیں کرسکتا کہ چیز تو اب لے اور ثمن میعاد پوری ہونے پر ادا کرے۔ مگر دوسری صورت میں جو انتظار کرنے کے لئے کہا گیا اس کا یہ مطلب نہیں کہ شفعہ طلب کرنے میں انتظار کرے اگر طلب شفعہ میں دیر کرے گا تو شفعہ ہی باطل ہوجائے گا بلکہ شفعہ تو اسی وقت طلب کرے گا اور چیز اس وقت لے گا جب میعاد پوری ہوگی۔ اور پہلی صورت میں کہ اسی وقت ثمن ادا کر کے لے اگر اس نے وہ ثمن بائع کو دیا تو مشتری سے بائع کا مطالبہ ساقط ہوگیا اور اگر مشتری کو دیا تو مشتری کو

اختیار ہے کہ وہ بائع کو اس وقت دے جب میعاد پوری ہوجائے بائع اس سے ابھی مطالبہ نہیں کرسکتا (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ۹:۔ مشتری نے جدید تعمیر کی یا زمین میں درخت نصب کردیئے اور بذریعہ شفعہ یہ جائداد شفیع کو دلائی گئی تو وہ مشتری سے یہ کہے کہ اپنی عمارت توڑ کر اور درخت کاٹ کر لے جائے اور اگر عمارت توڑنے اور درخت کھودنے میں زمین خراب ہونے کا اندیشہ ہو تو اس عمارت کو توڑنے کے بعد اور درخت کاٹنے کے بعد جو قیمت ہو وہ قیمت مشتری کو دے دے اور ان چیزوں کو خود لے لے (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ۱۰:۔ مشتری نے اس زمین میں کاشت کی اور فصل تیار ہونے سے پہلے شفیع نے شفعہ کر کے لے لی تو مشتری کو اس پر مجبور نہیں کیا جائے گا کہ اپنی کچی کھیتی کاٹ لے بلکہ شفیع کو فصل تیار ہونے تک انتظار کرنا ہوگا اور اس زمانے کی اجرت بھی مشتری سے نہیں دلائی جائے گی۔ ہاں اگر زراعت سے زمین میں کچھ نقصان پیدا ہوگیا تو بقدر نقصان ثمن میں سے کم کر کے بقیہ ثمن شفیع ادا کرے گا (عالمگیری)

مسئلہ۱۱:۔ مشتری نے مکان میں روغن کرلیا یا رنگ کرایا یا سفیدی کرائی یا پلاستر کرایا تو ان چیزوں کی وجہ سے مکان کی قیمت میں جو کچھ اضافہ ہوا شفیع کو یہ بھی دینا ہوگا اور اگر نہ دینا چاہے تو شفعہ چھوڑ دے (درمختار)

مسئلہ۱۲:۔ ایک شخص نے مکان خریدا اور اسے خود اسی مشتری نے منہدم کردیا یا کسی دوسرے شخص نے منہدم کردیا تو ثمن کو زمین اور بنی ہوئی عمارت کی قیمت پر تقسیم کریں۔ زمین کے مقابل میں ثمن کا جتنا حصہ آئے وہ دے کر زمین لے لے اور اگر وہ عمارت خود منہدم ہوگئی کسی نے گرائی نہیں تو ثمن کو اس زمین اور اس ملبہ پر تقسیم کریں جو حصہ زمین کے مقابل میں پڑے اس کے عوض میں زمین کو لے لے۔ اور آگ سے وہ مکان جل گیا اور کوئی سامان باقی نہ رہا یا سیلاب ساری عمارت کو بہالے گیا تو پورے ثمن کے عوض میں شفیع اس زمین کو لے سکتا ہے (عالمگیری)

مسئلہ۱۳:۔ مشتری نے صرف عمارت بیچ دی اور زمین نہیں بیچی ہے مگر عمارت ابھی قائم ہے تو شفیع اس بیع کو توڑ سکتا ہے اور عمارت و زمین دونوں کو بذریعہ شفعہ لے سکتا ہے (عالمگیری)

مسئلہ۱۴:۔ مشتری یا کسی دوسرے نے عمارت منہدم کردی ہے یا وہ خود گرگئی اور ملبہ موجود ہے شفیع یہ چاہتا ہے کہ شفعہ میں اس سامان کو بھی لے لے وہ ایسا نہیں کرسکتا بلکہ صرف زمین کو لے سکتا ہے۔ یونہی اگر مشتری نے مکان میں سے دروازے نکلوا کر بیچ ڈالے تو شفیع ان دروازوں کو نہیں لے سکتا بلکہ دروازوں کی قیمت کی قدر زرِ ثمن سے کم کر کے مکان کو شفعہ میں لے سکتا ہے (عالمگیری)

مسئلہ۱۵:۔ مکان کا کچھ حصہ دریا برد ہوگیا کہ اس حصہ میں دریا کا پانی جاری ہے تو مابقی کو حصہ ثمن کے مقابل میں شفیع لے سکتا

ہے(عالمگیری)

مسئلہ۱۶:۔ زمین خریدی جس میں درخت ہیں اور درختوں میں پھل لگے ہوئے ہیں اور مشتری نے پھل بھی اپنے لئے شرط کر لئے ہیں اوراس میں شفعہ ہوا اگر پھل اب بھی موجود ہیں تو شفیع زمین و درخت اور پھل سب کو لے گا اور اگر پھل ٹوٹ چکے ہیں تو صرف زمین و درخت لے گا اور پھلوں کی قیمت ثمن سے کم کردی جائے گی۔اور اگر خریدنے کے بعد پھل آئے اس میں چندصورتیں ہیں ابھی تک درخت بائع ہی کے قبضہ میں تھے کہ پھل آگئے تو شفیع پھلوں کو بھی لے گا اور پھل توڑ لئے ہوں تو ان کی قیمت کی مقدار ثمن سے کم کی جائے گی۔اور اگر مشتری کے قبضہ کرنے کے بعد پھل آئے اور پھل موجود ہیں تو شفیع پھلوں کو بھی لے گا اور ثمن میں اضافہ نہیں کیا جائے گا اور اگر مشتری نے توڑ کر بیچ ڈالے یا کھالئے تو شفیع کو زمین و درخت ملیں گے اور ثمن میں کچھ کمی نہیں کی جائے گی۔(ہدایہ،درمختار،عالمگیری)

مسئلہ۱۷:۔ بیع میں پھل مشروط تھے اور آفت سماویہ سے پھل جاتے رہے تو ان کے مقابل میں ثمن کا حصہ ساقط ہوجائے گا۔اور اگر بعد میں پیدا ہوئے اور آفت سماویہ سے جاتے رہے تو ثمن میں کچھ کمی نہیں کی جائے گی۔(درمختار)

مسئلہ۱۸:۔ شفیع کے لینے سے پہلے مشتری نے جائداد میں تصرفات کئے شفیع اس کے تمام تصرفات کو رد کردے گا مثلاً مشتری نے بیع کردی یا ہبہ کردی اور قبضہ بھی دے دیا یا اس کو صدقہ کردیا بلکہ اس کو مسجد کردیا اور اس میں نماز بھی پڑھ لی گئی یا اس کو قبرستان بنایا اور مردہ بھی اس میں دفن کردیا گیا یا اور کسی قسم کا وقف کیا غرض کسی قسم کا تصرف کیا ہو شفیع ان تمام تصرفات کو باطل کر کے وہ جائداد لے لے گا(درمختار)

مسئلہ۱۹:۔ شفعہ سے پہلے مشتری نے جو کچھ تصرف کیا ہے وہ تصرف صحیح ہے مگر شفیع اس کو توڑ دے گا یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ تصرف ہی صحیح نہیں ہے لہذا اس جائداد کو اگر مشتری نے کرایہ پر دیا تو یہ کرایہ مشتری کے لئے حلال ہے بلکہ اگر اس نے بیع کرڈالی ہے تو ثمن بھی مشتری کے لئے حلال طیب ہے(عالمگیری)

مسئلہ۲۰:۔ ایک مکان کا نصف حصہ غیر معین خریدا خریدنے کے بعد بذریعہ تقسیم مشتری نے اپنا حصہ جدا کرلیا یہ تقسیم آپس کی رضامندی سے ہو یا حکم قاضی سے بہرحال شفیع اسی حصہ کو لے سکتا ہے جو مشتری کو ملا اس تقسیم کو توڑ کر جدید تقسیم نہیں کراسکتا اور اگر مکان میں دو شخص شریک تھے ایک نے اپنا حصہ بیع کردیا اور مشتری نے دوسرے شریک سے تقسیم کرائی اور اپنا حصہ جدا کرلیا اس صورت میں شفیع اس تقسیم کو توڑ سکتا ہے(عالمگیری)

کس میں شفعہ ہوتا ہے اور کس میں نہیں

مسئلہ۱:۔ شفعہ صرف جائداد غیر منقولہ میں ہوسکتا ہے جس کی ملک مال کے عوض میں حاصل ہوئی ہو اگرچہ وہ جائداد قابل

تقسیم نہ ہوجیسے چکی کا مکان اور حمام اور کنواں اور چھوٹی کوٹھری کہ یہ چیزیں اگر چہ قابل تقسیم نہیں ہیں ان میں بھی شفعہ ہوسکتا ہے۔ جائداد منقولہ میں شفعہ نہیں ہوسکتا لہذا کشتی اور صرف عمارت یا صرف درخت کسی نے خریدے ان میں شفعہ نہیں ہوسکتا اگر چہ یہ طے پایا ہو کہ عمارت اور درخت برقرار رہیں گے ہاں اگر عمارت یا درخت کو زمین کے ساتھ فروخت کیا تو تبعاً ان میں بھی شفعہ ہوگا (درمختار)

مسئلہ۲:۔ جائداد غیر منقولہ کو نکاح کا مہر قرار دیا یا عورت نے اس کے عوض میں خلع کرایا یا کسی چیز کی اجرت اس کو قرار دیا یا دم عمد کا اسے بدل صلح قرار دیا یا وراثت میں ملی یا کسی نے بطور صدقہ دے دی یا ہبہ کی بشرطیکہ ہبہ میں عوض کی شرط نہ ہو تو شفعہ نہیں ہوسکتا کہ ان سب صورتوں میں مال کے عوض میں ملک نہیں حاصل ہوئی (درمختار)

مسئلہ۳:۔ کسی شخص پر ایک چیز کا دعوی تھا اس نے اپنا مکان دے کر مدعی سے صلح کر لی اس پر شفعہ ہوسکتا ہے اگر چہ یہ صلح انکار یا سکوت کے بعد ہو کیوں کہ مدعی اس کو اپنے اس حق کے عوض میں لینا قرار دیتا ہے اور شفعہ کا تعلق اسی مدعی سے ہے لہذا مدعی علیہ کے انکار کا اعتبار نہیں۔ اور اگر اسی مکان کا دعوی تھا اور مدعی علیہ نے اقرار کے بعد کچھ دے کر مدعی سے صلح کر لی تو شفعہ ہوسکتا ہے کہ یہ صلح حقیقۃً ان داموں کے عوض اس مکان کو خریدنا ہے اور اگر مدعی علیہ نے انکار یا سکوت کے بعد صلح کی تو شفعہ نہیں ہوسکتا کہ یہ صلح بیع کے حکم میں نہیں ہے بلکہ کچھ دے کر جھگڑا کاٹنا ہے (ردالمحتار)

مسئلہ۴:۔ اگر بیع میں بائع نے اپنے لئے خیار شرط کیا ہو تو جب تک خیار ساقط نہ ہو شفعہ نہیں ہوسکتا کہ خیار ہوتے ہوئے مبیع ملک بائع سے خارج ہی نہ ہوئی شفعہ کیوں کر ہو اور صحیح یہ ہے کہ شفعہ کی طلب خیار ساقط ہونے پر کی جائے اور اگر مشتری نے اپنے لئے خیار شرط کیا تو شفعہ ہوسکتا ہے کیوں کہ مبیع ملک بائع سے خارج ہوگئی اور اندرون مدت خیار شفیع نے لے لیا تو بیع واجب ہوگئی اور شفیع کے لئے خیار شرط نہیں حاصل ہوگا (ہدایہ)

مسئلہ۵:۔ بیع فاسد میں اس وقت شفعہ ہوگا جب بائع کا حق منقطع ہو جائے یعنی اسے واپس لینے کا حق نہ رہے مثلاً اس جائداد میں مشتری نے کوئی تصرف کرلیا نئی عمارت بنائی اب شفعہ ہوسکتا ہے اور ہبہ بشرط العوض میں اس وقت شفعہ ہوسکتا ہے جب تقابض بدلیں ہو جائے یعنی اس نے اس کی چیز اور اس نے اس کی چیز پر قبضہ کرلیا اور فقط ایک نے قبصہ کیا ہو دوسرے نے قبضہ نہیں کیا ہو تو شفعہ نہیں ہوسکتا اور فرض کرو ایک نے ہی قبضہ کیا اور شفیع نے شفعہ کی تسلیم کر دی تو دوسرے کے قبضہ کے بعد شفعہ کرسکتا ہے کہ وہ پہلی تسلیم صحیح نہیں کہ قبل از وقت ہے (درمختار)

مسئلہ۶:۔ بیع فاسد کے ذریعہ سے ایک مکان خریدا اس کے بعد اس مکان کے پہلو میں دوسرا مکان فروخت ہوا اگر وہ مکان اول

ابھی تک بائع ہی کے قبضہ میں ہے تو بائع شفعہ کرسکتا ہے کیوں کہ بیع فاسد سے بائع کی ملک زائل نہیں ہوئی اور اگر مشتری کو قبضہ دے دیا ہے تو مشتری شفعہ کرسکتا ہے کہ اب یہ مالک ہے اور اگر بائع کا قبضہ تھا اور اس نے شفعہ کا دعویٰ کیا تھا اور قبل فیصلہ مشتری کو قبضہ دے دیا شفعہ باطل ہوگیا اور فیصلہ کے بعد مشتری کے قبضہ میں دیا تو جائداد مشفوعہ پر اس کا کچھ اثر نہیں اور اگر مشتری کا قبضہ تھا اور مشتری نے شفعہ کا دعویٰ بھی کیا تھا اور قبل فیصلہ بائع نے مشتری سے واپس لے لیا تو مشتری کا دعویٰ باطل ہوگیا اور بعد فیصلہ بائع نے واپس لیا تو اس کا کچھ اثر نہیں یعنی مشتری اس مکان کا مالک ہے جس کو بذریعہ شفعہ حاصل کیا (ہدایہ)

مسئلہ ۷:۔ جائداد فروخت ہوئی اور شفیع نے شفعہ سے انکار کردیا پھر مشتری نے خیار رویت یا خیار شرط کی وجہ سے واپس کردی یا اس میں عیب نکلا اور حکم قاضی سے واپس ہوئی تو اس واپسی کو بیع قرار دے کر شفیع شفعہ نہیں کرسکتا کہ یہ واپسی فسخ ہے بیع نہیں ہے اور اگر عیب کی صورت میں بغیر حکم قاضی بائع نے خود واپس لے لی تو شفعہ ہوسکتا ہے کہ حق ثالث میں یہ بیع جدید ہے۔ یونہی اگر بیع کا اقالہ ہوا تو شفعہ ہوسکتا ہے (درمختار)

شفعہ باطل ہونے کے وجوہ

مسئلہ ۱:۔ طلب مواثبت یا طلب اشہاد نہ کرنے سے شفعہ باطل ہوجاتا ہے۔ شفعہ کی تسلیم سے بھی باطل ہوجاتا ہے مثلاً یہ کہے کہ اس مکان کا شفعہ میں نے تسلیم کردیا۔ بائع کے لئے تسلیم کرے یا مشتری یا وکیل مشتری کے لئے قبضہ مشتری سے قبل تسلیم کرے یا بعد میں ہر صرت میں باطل ہوجاتا ہے البتہ یہ ضرور ہے کہ بیع کے بعد تسلیم ہو اور اگر بیع سے قبل تسلیم پائی گئی تو اس سے شفعہ باطل نہیں ہوگا۔ یونہی اگر یہ کہے کہ میں نے شفعہ باطل کردیا یا ساقط کردیا جب بھی شفعہ باطل ہوجائے گا۔ نابالغ کے لئے حق شفعہ تھا اس کے باپ یا وصی نے تسلیم کی شفعہ باطل ہوگیا (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۲:۔ طلب شفعہ کے لئے وکیل کیا تھا وکیل نے قاضی کے پاس شفعہ کی تسلیم کردی یا یہ اقرار کیا کہ میرے موکل نے تسلیم کردی ہے اس سے بھی شفعہ باطل ہوجائے گا اور اگر یہ تسلیم یا اقرار تسلیم قاضی کے پاس نہ ہو تو شفعہ باطل نہیں ہوگا مگر یہ وکیل وکالت سے خارج ہوجائے گا (درمختار)

مسئلہ ۳:۔ جس شخص کے لئے تسلیم کا حق ہے اس کا سکوت بھی شفعہ کو باطل کردیتا ہے مثلاً باپ یا وصی کا خاموش رہنا بھی مبطل ہے (درمختار)

مسئلہ ۴:۔ مشتری نے شفیع کو کچھ دے کر مصالحت کرلی کہ شفعہ نہ کرے یہ صلح بھی باطل ہے کہ جو کچھ دینا قرار پایا ہے رشوت ہے اور اس صلح کی وجہ سے شفعہ بھی باطل ہوگیا یوہیں اگر حق شفعہ کو مال کے بدلے میں بیع کیا یہ بیع بھی باطل ہے اور

شفعہ بھی باطل ہوگیا (ہدایہ)

مسئلہ۵:۔ شفیع نے مشتری سے یوں مصالحت کی نصف مکان مجھے اتنے میں دے دے یہ صلح صحیح ہے اور اگر یوں مصالحت کی کہ یہ کمرہ مجھے دے دے اس کے مقابل میں ثمن کا جو حصہ ہے وہ میں دوں گا تو صلح صحیح نہیں مگر شفعہ بھی ساقط نہ ہوگا (درمختار)

مسئلہ۶:۔ شفیع نے مشتری سے اس جائداد کا نرخ چکایا یا یہ کہا کہ میرے ہاتھ بیع تولیہ کرو یا اجارہ پر لیا یا مشتری سے کہا میرے پاس ودیعت رکھ دو میرے لئے ودیعت رکھ دو میرے لئے اس کی وصیت کرو یا مجھے صدقہ کے طور پر دے دو ان سب صورتوں میں شفعہ کی تسلیم ہے (عالمگیری)

مسئلہ۷:۔ ہبہ بشرط العوض میں بعد تقابض بدلیں شفیع نے شفعہ کی تسلیم کی اس کے بعد ان دونوں نے یہ اقرار کیا کہ ہم نے اس عوض کے مقابل میں بیع کی تھی اب شفیع کو شفعہ کا حق نہیں ہے اور اگر ہبہ بغیر عوض میں بعد تسلیم شفعہ ان دونوں نے ہبہ بشرط العوض یا بیع کا اقرار کیا تو شفعہ کر سکتا ہے (عالمگیری)

مسئلہ۸:۔ شفعہ کے فیصلہ سے پہلے شفیع مر گیا شفعہ باطل ہوگیا یعنی اس میں میراث نہیں ہوگی کہ وہ مرگیا تو اس کا وارث اس کے قائم مقام ہو کر شفعہ کرے اور فیصلہ کے بعد شفیع کا انتقال ہوا تو شفعہ باطل نہیں ہوا (درمختار)

مسئلہ۹:۔ مشتری یا بائع کی موت سے شفعہ باطل نہیں ہوتا بلکہ شفیع ان کے وارثوں سے مطالبہ کرے گا کہ یہ ان کے قائم مقام ہیں اور مشتری کے ذمہ اگر دین ہے تو اس کی ادا کے لئے یہ جائداد نہیں بیچی جائے گی۔قاضی یا وصی نے بیع کر دی ہو تو شفیع اس بیع کو باطل کر دے گا اور اگر مشتری نے یہ وصیت کی ہے کہ فلاں کو دی جائے تو یہ وصیت بھی شفیع باطل کر دے گا (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۱۰:۔ جس جائداد کے ذریعہ سے شفعہ کرتا ہے قبل فیصلہ شفیع نے وہ جائداد بیع کر دی حق شفعہ باطل ہوگیا اگرچہ اس جائداد کی بیع کا اسے علم نہ تھا جس پر شفعہ کرتا۔ یونہی اگر اس کو مسجد یا مقبرہ کر دیا یا کسی دوسری طرح وقف کر دیا اب شفعہ نہیں کر سکتا اور اگر اس جائداد کو بیع کر دیا مگر اپنے لئے خیار شرط رکھا ہے تو جب تک خیار ساقط نہ ہو شفعہ باطل نہیں ہوگا (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ۱۱:۔ شفیع نے اپنی پوری جائداد نہیں فروخت کی ہے بلکہ آدھی یا تہائی بیچی الغرض کچھ باقی ہے تو شفعہ کا حق بدستور قائم ہے (عالمگیری)

مسئلہ۱۲:۔ شفیع نے مشتری سے وہ جائداد خرید لی اس کا شفعہ باطل ہوگیا دوسرا شخص جو اس کی برابر کا ہے یعنی مثلاً یہ بھی شریک

ہے وہ بھی شریک ہے یا اس سے کم درجہ کا ہے یعنی یہ شریک ہے وہ پڑوسی ہے یہ شفعہ کرسکتا ہے اور اختیار ہے کہ پہلی بیع کے لحاظ سے شفعہ کرے یا دوسری بیع جو مشتری و شفیع کے مابین ہوئی ہے اس کے لحاظ سے شفعہ کرے (درمختار)

مسئلہ۱۳:۔ شفیع نے ضمان درک کیا یعنی مشتری کو اندیشہ تھا کہ اگر اس جائداد کا کوئی دوسرا مالک نکل آیا تو جائداد ہاتھ سے نکل جائے گی اور بائع سے ثمن کی وصولی کی کیا صورت ہوگی شفیع نے ضمانت کرلی شفعہ باطل ہوگیا (درمختار)

مسئلہ۱۴:۔ بائع نے شفیع کو بیع کا وکیل کیا اسی وکیل نے بیع کی اب شفعہ نہیں کرسکتا اور مشتری نے کسی کو مکان خریدنے کا وکیل کیا تھا اس نے خریدا تو اس خریدنے کی وجہ سے شفعہ نہیں باطل ہوگا۔ یونہی اگر بائع نے بیع میں شفیع کے لئے خیار شرط کیا کہ اسے اختیار ہے بیع کو نافذ کرے یا نہ کرے اس نے نافذ کردی حق شفعہ باطل ہوگیا۔ اور اگر مشتری نے ایسے شخص کے لئے خیار شرط کیا جو شفعہ کرے گا اس نے خیار ساقط کرکے بیع کو نافذ کردیا حق شفعہ نہیں باطل ہوگا (ہدایہ)

مسئلہ۱۵:۔ شفیع کو یہ خبر ملی تھی کہ مکان ایک ہزار کو فروخت ہوا ہے اس نے تسلیم شفعہ کردی بعد میں معلوم ہوا کہ ہزار سے کم میں فروخت ہوا ہے یا ہزار روپے میں نہیں فروخت ہوا ہے بلکہ اتنے من گیہوں یا جو کے بدلے میں فروخت ہوا ہے اگرچہ ان کی قیمت ایک ہزار بلکہ ایک ہزار سے زیادہ ہو تو تسلیم صحیح نہیں بلکہ شفعہ کرسکتا ہے اور اگر بعد میں یہ معلوم ہوا کہ ہزار روپے کی اشرفیوں کے عوض میں فروخت ہوا ہے یا عروض کے عوض میں فروخت ہوا جن کی قیمت ایک ہزار ہے تو شفعہ نہیں کرسکتا (ہدایہ)

مسئلہ۱۶:۔ شفیع کو یہ خبر ملی کہ ثمن از قبل مکیل وموزوں فلاں چیز ہے اور تسلیم شفعہ کردی بعد کو معلوم ہوا کہ مکیل وموزوں کی دوسری جنس ثمن ہے تو شفعہ کرسکتا ہے اگرچہ اس کی قیمت اس سے کم یا زیادہ ہو (عالمگیری)

مسئلہ۱۷:۔ یہ خبر ملی تھی کہ مشتری زید ہے اس نے تسلیم کردی بعد کو معلوم ہوا کہ دوسرا شخص ہے تو شفعہ کرسکتا ہے اور اگر بعد کو معلوم ہوا کہ زید وعمرو دونوں مشتری ہیں تو زید کے حصہ میں نہیں کرسکتا عمرو کے حصہ میں کرسکتا ہے (ہدایہ)

مسئلہ۱۸:۔ شفیع کو خبر ملی تھی کہ نصف مکان فروخت ہوا ہے اس نے تسلیم شفعہ کردی بعد میں معلوم ہوا کہ پورا مکان فروخت ہوا تو شفعہ کرسکتا ہے اور اگر پہلے یہ خبر تھی کہ کل فروخت ہوا اس نے تسلیم کردی بعد کو معلوم ہوا کہ نصف فروخت ہوا تو شفعہ نہیں کرسکتا (درمختار) یہ اس صورت میں ہے کہ کل کا جو ثمن تھا اتنے ہی میں نصف کا فروخت ہونا معلوم ہوا اور اگر یہ صورت نہ ہو بلکہ نصف کا ثمن کل کے ثمن کا نصف ہے تو شفعہ کرسکتا ہے مثلاً پہلے یہ خبر ملی تھی کہ پورا مکان ایک ہزار میں فروخت ہوا اور اب یہ معلوم ہوا کہ نصف مکان پانچ سو میں فروخت ہوا تو شفعہ

ہوسکتا ہے پہلے کی تسلیم مانع نہیں ہے(عالمگیری)

مسئلہ۱۹:۔ شفیع نے یہ دعویٰ کیا کہ یہ مکان جوفروخت ہوا ہے میرا ہی ہے بائع کا نہیں ہے شفعہ نہیں کرسکتا یعنی شفعہ باطل ہوگیا اور اگر پہلے شفعہ کا دعویٰ کیا اور اب کہتا ہے کہ میرا ہی مکان ہے یہ دعوے نامقبول ہے(خانیہ)اور اگر یوں کہا کہ یہ مکان میرا ہے اور میں اس کا شفیع ہوں اگر مالک ہونے کی حیثیت سے ملاتو ملا ورنہ شفعہ سے لوں گا اس طرح کہنے سے نہ شفعہ باطل ہوا نہ دعوائے ملک باطل(درمختار)

مسئلہ۲۰:۔ جس جانب شفیع کا مکان یا زمین ہے اس جانب ایک کنارہ سے دوسرے کنارہ تک ایک ہاتھ چھوڑ کر باقی مکان بیچ ڈالا یعنی جائداد مبیعہ اور جائداد شفیع میں فاصلہ ہوگیا اب شفعہ نہیں کرسکتا کہ دونوں میں اتصال ہی نہ رہا۔ یونہی اگر ایک ہاتھ کی قدر یہاں سے وہاں تک مشتری کو ہبہ کردیا اور قبضہ بھی دے دیا اس کے بعد باقی جائداد کو فروخت کیا تو شفعہ نہیں کرسکتا(ہدایہ)

مسئلہ۲۱:۔ مکان کے سو سہام میں سے ایک سہم پہلے خریدلیا باقی سہام کو بعد میں خریدا تو پڑوسی کا شفعہ صرف پہلے سہم میں ہوسکتا ہے کہ بعد میں جو کچھ خریدا ہے اس میں خود مشتری شریک ہے۔مشتری ان ترکیبوں سے شفعہ کا حق باطل کرسکتا ہے (ہدایہ وغیرہا)

مسئلہ۲۲:۔ شفعہ ثابت ہوجانے کے بعد اس کے اسقاط کا حیلہ کرنا بالاتفاق مکروہ ہے مثلاً مشتری شفیع سے یہ کہے کہ تم شفعہ کر کے کیا کروگے اگر تم اسے لینا ہی چاہتے ہو تو جتنے میں میں نے لیا ہے اتنے میں تمہارے ہاتھ فروخت کردوں گا شفیع نے کہہ دیا ہاں یا کہا میں خریدلوں گا شفعہ باطل ہوگیا یا اس سے کسی مال پر مشتری نے مصالحت کرلی شفعہ بھی باطل ہوگیا اور مال بھی نہیں دینا پڑا(نہایہ وغیرہا)

مسئلہ۲۳:۔ ایسی ترکیب کرنا کہ شفعہ کا حق ہی نہ پیدا ہونے پائے امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک مکروہ ہے اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس میں کراہت نہیں قول امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ پرفتوی دیا جاتا ہے (درمختار)

مسئلہ۲۴:۔ نابالغ بچہ کو بھی حق شفعہ حاصل ہوتا ہے بلکہ جو بچہ ابھی پیٹ میں ہے اس کو بھی یہ حق حاصل ہے جب کہ جائداد کی خریداری سے چھ ماہ کے اندر پیدا ہوگیا ہو اور اگر شکم میں بچہ ہے اور اس کا باپ مرگیا اور یہ جائداد کا وارث ہوا اور اس کے باپ کے مرنے کے بعد جائداد فروخت ہوئی تو اگرچہ وقت خریداری سے چھ ماہ کے بعد پیدا ہوا ہو شفعہ کا بھی اسے حق ملے گا(عالمگیری)

مسئلہ۲۵:۔ نابالغ کے لئے جب حق شفعہ ہے تو اس کا باپ یا باپ کا وصی یہ نہ ہو تو دادا پھر اس کے بعد اس کا وصی یہ بھی نہ ہو تو قاضی نے جس کو وصی مقرر کیا ہو وہ شفعہ کو طلب کرے گا اور ان میں سے کوئی نہ ہو تو یہ خود بالغ ہو کر مطالبہ کرے گا اور اگر ان میں سے کوئی ہو مگر اس نے قصداً طلب نہ کیا تو شفعہ کا حق جاتا رہا (عالمگیری)

مسئلہ۲۶:۔ باپ نے ایک مکان خریدا اور اس کا نابالغ لڑکا شفیع ہے اور باپ نے نابالغ کی طرف سے طلب شفعہ نہیں کی شفعہ باطل ہو گیا کہ خریدنا طلب شفعہ کے منافی نہ تھا اور اگر باپ نے مکان بیچا اور نابالغ لڑکا شفیع ہے اور باپ نے طلب نہ کی شفعہ باطل نہ ہوا کہ بیع کرنا طلب شفعہ کے منافی تھا اور اس صورت میں وہ لڑکا بعد بلوغ شفعہ طلب کر سکتا ہے (عالمگیری)

مسئلہ۲۷:۔ باپ نے مکان غبن فاحش کے ساتھ خریدا تھا اس وجہ سے نابالغ کے لئے شفعہ طلب نہیں کیا کہ اس کے مال سے نقصان کے ساتھ اسے لینے کا حق نہ تھا اس صورت میں حق شفعہ باطل نہیں ہے وہ لڑکا بالغ ہو کر شفعہ کر سکتا ہے (عالمگیری)

تقسیم کا بیان

تقسیم کا جواز قرآن وحدیث واجماع سے ثابت۔ قرآن مجید میں فرمایا وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَاءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ

اور انھیں خبر دے دو کہ پانی کی ان کے مابین تقسیم ہے۔

اور دوسرے مقام پر فرمایا وَاِذَا حَضَرَا لْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى

جب تقسیم کے وقت رشتہ والے آجائیں

اور احادیث اس بارے میں بہت ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے غنیمتوں اور میراثوں کی تقسیم فرمائی اور اس کے جواز پر اجماع بھی منعقد ہے۔

مسئلہ۱:۔ شرکت کی صورت میں ہر ایک شریک کی ملک دوسرے کی ملک سے ممتاز نہیں ہوتی اور ہر ایک کسی مخصوص حصہ سے نفع پر قادر نہیں ہوتا ان حصوں کو جدا کر دینے کا نام تقسیم ہے جب شرکا میں سے کوئی شخص تقسیم کی درخواست کرے تو قاضی پر لازم ہے کہ اس کی درخواست قبول کرے اور تقسیم کردے (عالمگیری، ردالمختار)

مسئلہ۲:۔ قاضی کو اس کی درخواست قبول کرنا اس وقت ضروری ہے کہ تقسیم سے اس چیز کی منفعت فوت نہ ہو یعنی وہ چیز جس کام کے لئے عرف میں ہے وہ کام تقسیم کے بعد بھی اس سے لیا جا سکے اور اگر تقسیم سے منفعت جاتی رہے مثلاً احمام کو اگر تقسیم کر دیا جائے تو حمام نہ رہے گا اگرچہ اس میں دوسرے کام ہو سکتے ہوں لہذا اس کی تقسیم سے منفعت فوت ہوتی ہے یہ تقسیم قاضی کے ذمہ لازم نہیں۔ جس چیز میں تقسیم سے منفعت فوت ہو اس کی تقسیم اس وقت کی جائے

گی جب تمام شرکا تقسیم پر راضی ہوں (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۳:۔ تقسیم میں اگرچہ ایک شریک کا حصہ دوسرے شرکا کے حصوں سے جدا کرنا ہے مگر اس میں مبادلہ کا پہلو بھی پایا جاتا ہے کیوں کہ شرکت کی صورت میں ہر جز میں ہر ایک شریک کی ملک ہے اور تقسیم سے یہ ہوا کہ اس کے حصہ میں جو اس کی ملک تھی اس کے عوض میں اس حصہ میں جو اس کی ملک تھی حاصل کر لی۔ مثلی چیزوں میں جدا کرنے کا پہلو غالب ہے اور قیمی میں مبادلہ کا پہلو غالب (درمختار)

مسئلہ۴:۔ مکیل و موزوں اور دیگر مثلی چیزوں میں تقسیم کے بعد ایک شریک اپنا حصہ دوسرے کی عدم موجودگی میں لے سکتا ہے اور قیمی چیزوں میں چونکہ مبادلہ کا پہلو غالب ہے تقسیم کے بعد ایک شریک دوسرے کی عدم موجودگی میں نہیں لے سکتا (ہدایہ)

مسئلہ۵:۔ دو شخصوں نے چیز خریدی پھر اس کو باہم تقسیم کرلیا اب ایک شخص اپنا حصہ مرابحہ کے طور پر بیع کرنا چاہتا ہے یہ نہیں کرسکتا (ہدایہ)

مسئلہ۶:۔ مکیل یا موزوں دو شخصوں میں مشترک ہے ان میں ایک موجود ہے دوسرا غائب ہے یا ایک بالغ ہے دوسرا نابالغ ہے تقسیم کے بعد اس موجود یا بالغ نے اپنا حصہ لے لیا یہ تقسیم اس وقت صحیح ہے کہ دوسرے شریک یعنی غائب یا نابالغ کو اس کا حصہ پہنچ جائے اور اگر ان کو حصہ نہ ملا فرض کرو کہ ہلاک ہوگیا تو تقسیم باقی نہیں رہے گی ٹوٹ جائے گی یعنی جو شخص حصہ لے چکا ہے اس حصہ کو ان دونوں کے مابین پھر تقسیم کیا جائے گا (درمختار)

مسئلہ۷:۔ غیر مثلی چیزیں اگر ایک ہی جنس کی ہوں اور ایک شریک نے تقسیم کا مطالبہ کیا تو دوسرا شریک تقسیم پر مجبور کیا جائے گا یہ نہیں خیال کیا جائے گا کہ یہ مبادلہ ہے اس میں رضامندی ضروری ہے البتہ شرکت کی لونڈی غلام میں جبریہ تقسیم نہیں ہے (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ۸:۔ بہتر یہ ہے کہ تقسیم کے لئے کوئی شخص حکومت کی جانب سے مقرر کردیا جائے جس کو بیت المال سے وظیفہ دیا جائے اور اگر بیت المال سے وظیفہ نہ دیا جائے بلکہ اس کی مناسب اجرت شرکا کے ذمہ ڈال دی جائے یہ بھی جائز ہے (ہدایہ)

مسئلہ۹:۔ بانٹنے والے کی اجرت تمام شرکا پر برابر برابر ڈالی جائے ان کے حصوں کے کم زیادہ ہونے کا اعتبار نہ ہوگا مثلاً ایک شخص کی ایک تہائی ہے دوسرے کی دو تہائیاں دونوں کے ذمہ اجرت تقسیم یکساں ہوگی کوئی فرق نہیں کیا جائے گا۔ دوسرے مواقع پر مشترک چیز میں کام کرنے والے کی اجرت ہر ایک شریک پر بقدر حصہ ہے مثلاً مشترک غلہ کے ناپنے یا کسی چیز کے تولنے کی اجرت یا مشترک دیوار بنانے یا اس میں کہگل کرنے کی اجرت یا مشترکہ نہر کھودنے یا اس

میں سے مٹی نکالنے کی اجرت سب شرکا کے ذمہ برابر نہیں بلکہ ہر ایک کا جتنا حصہ ہے اسی مناسبت سے سب کو اجرت دینی ہوگی (درمختار)

مسئلہ ۱۰:۔ تقسیم کرنے کے لئے ایسا شخص مقرر کیا جائے جو عادل ہو امین ہو اور تقسیم کرنا جانتا ہو بددیانت یا اناڑی کو یہ کام نہ سپرد کیا جائے (ہدایہ)

مسئلہ ۱۱:۔ ایک ہی شخص اس کام کے لئے معین نہ کیا جائے یعنی لوگوں کو اس پر مجبور نہ کیا جائے کہ اسی سے تقسیم کرائیں کہ اس صورت میں وہ جو چاہے گا اجرت لے لیا کرے گا اور واجبی اجرت سے زیادہ لوگوں سے وصول کرلیا کرے گا اور ایسا بھی موقع نہ دیا جائے کہ تقسیم کنندگان باہم شرکت کرلیں کہ جو کچھ اس تقسیم کے ذریعہ سے حاصل کریں گے سب بانٹ لیں گے کہ اس میں بھی وہی اندیشہ ہے کہ اتفاق کرکے یہ لوگ اجرت میں اضافہ کردیں گے (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۱۲:۔ شرکا نے باہم رضامندی کے ساتھ خود ہی تقسیم کرلی یہ تقسیم صحیح و لازم ہے ہاں اگر ان میں کوئی نابالغ یا مجنون ہے جس کا کوئی قائم مقام نہ ہو یا کوئی شریک غائب ہے اور اس کا کوئی وکیل بھی نہیں ہے جس کی موجودگی میں تقسیم ہوتو یہ اس وقت لازم ہوگی کہ قاضی اسے جائز کردے یا وہ غائب حاضر ہوکر یا نابالغ بالغ ہوکر یا اس کا ولی اس تقسیم کو جائز کردے یہ تمام احکام اس وقت ہیں کہ میراث میں ان کی شرکت ہو (درمختار)

مسئلہ ۱۳:۔ جائداد منقولہ میں چند اشخاص شریک ہیں وہ کہتے ہیں ہم کو یہ جائداد وراثت میں ملی ہے یا ملک مطلق کا دعویٰ کرتے ہیں یا کہتے ہیں ہم نے خریدی ہے یا اور کسی سبب سے سب اپنی ملک و شرکت کا دعویٰ کرتے ہیں یہ لوگ تقسیم کرانا چاہتے ہیں محض ان کے کہنے پر تقسیم کردی جائے گی ان سے خریداری وغیرہ کے گواہ کا مطالبہ نہیں ہوگا یونہی جائداد غیر منقولہ کے متعلق اگر یہ لوگ خریدنا بتاتے ہیں یا ملک مطلق کا دعویٰ کرتے ہیں تو اسے بھی تقسیم کردیا جائے گا (درمختار)

مسئلہ ۱۴:۔ جائداد غیر منقولہ کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ یہ ہم کو وراثت میں ملی ہے تو تقسیم اس وقت کی جائے گی جب لوگ یہ ثابت کردیں کہ مورث مرگیا اور اس کے ورثہ ہم ہی ہیں ہمارے سوا کوئی دوسرا وارث نہیں ہے۔ یونہی اگر کسی جائداد غیر منقولہ کی نسبت چند شخص یہ کہتے ہیں کہ ہمارے قبضہ میں ہے اور تقسیم کرانا چاہتے ہیں تو تقسیم نہیں کی جائے گی جب تک یہ ثابت نہ کردیں کہ وہ جائداد انھیں کی ہے۔ کیوں کہ ہوسکتا ہے کہ ان کے قبضہ میں ہونا بطور عاریت و اجارہ ہو (درمختار)

مسئلہ ۱۵:۔ شرکا نے مورث کی موت اور ورثہ کی تعداد کو ثابت کردیا مگر ان وارثوں میں کوئی نابالغ بھی ہے یا کوئی وارث موجود

نہیں ہے غائب ہے تو کسی شخص کو اس نابالغ یا غائب کے قائم مقام کیا جائے گا جو نابالغ کے لئے وصی اور غائب کی طرف سے وکیل ہوگا اس کی موجودگی میں تقسیم ہوگی (درمختار)

مسئلہ ۱۶:۔ ایک وارث تنہا حاضر ہوتا ہے اور موت مورث کو ثابت کرنا چاہتا ہے تو اس کے کہنے پر تقسیم نہیں ہوسکتی جب تک کم از کم دو شخص نہ ہوں اگر چہ ان میں ایک نابالغ ہو یا موصی لہ ہو (درمختار)

مسئلہ ۱۷:۔ چند اشخاص نے شرکت میں کوئی چیز خریدی ہے یا میراث کے سوا کسی دوسرے طریقہ سے چیز میں شرکت ہے اور ان شرکا میں سے بعض غائب ہیں تو جب تک یہ حاضر نہ ہو تقسیم نہیں ہوسکتی (درمختار)

مسئلہ ۱۸:۔ ایک وارث غائب ہے اور جائداد منقولہ کل یا اس کا جز اسی غائب کے قبضہ میں ہے تو جو ورثہ حاضر ہیں وہ تقسیم نہیں کرا سکتے۔ یونہی اگر وارث نابالغ کے قبضہ میں جائداد غیر منقولہ کل یا جز ہے تو بالغین کے مطالبہ پر تقسیم نہیں ہوسکتی (ہدایہ)

کیا چیز تقسیم کی جائے گی اور کیا نہیں

مسئلہ ا:۔ مشترک چیز اگر ایسی ہے کہ تقسیم کے بعد ہر ایک شریک کو جو کچھ حصہ ملے گا وہ قابل انتفاع ہوگا تو ایک شریک کی طلب پر تقسیم کر دی جائے گی اور اگر بعد تقسیم بعض شریک کو اتنی قلیل ملے گی کہ نفع کے قابل نہ ہوگی اور تقسیم وہ شخص چاہتا ہے جس کا حصہ زیادہ ہے تو تقسیم کر دی جائے گی اور جس کا حصہ اتنا کم ہے کہ بعد تقسیم قابل نفع نہیں رہے گا اس کی طلب پر تقسیم نہیں ہوگی (ہدایہ)

مسئلہ ۲:۔ تقسیم کے بعد ہر شریک کو اتنا ہی حصہ ملے گا جو قابل نفع نہیں تو جب تک سب شرکا راضی نہ ہوں ایک کے چاہنے سے تقسیم نہیں ہوگی مثلاً دکان دو شخصوں کی شرکت میں ہے اگر تقسیم کے بعد ہر ایک کو دکان کا اتنا حصہ ملتا ہے کہ جو کام اس میں کر رہا تھا اب بھی کر سکے گا تو ہر ایک کے کہنے سے تقسیم کر دی جائے گی اور اتنا حصہ نہ ملے تو تقسیم نہیں ہوگی جب تک دونوں راضی نہ ہوں (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۳:۔ ایک ہی جنس کی چیز ہو یا چند طرح کی چیزیں ہوں مگر ہر ایک میں تقسیم کرنی ہو یعنی مثلاً صرف گیہوں یا صرف جو ہوں یا دونوں ہوں مگر دونوں میں تقسیم کرنی ہو تو ایک کے کہنے سے قاضی تقسیم کر دے گا اور اگر دو قسم کی چیزیں ہوں مگر دونوں میں تقسیم جاری نہ کرنی ہو بلکہ ایک کو ایک چیز دے دی جائے اور دوسرے کو دوسری اس طرح کی تقسیم بغیر ہر ایک کی رضامندی کے نہیں ہوسکتی (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۴:۔ جواہر کی تقسیم بغیر رضامندی شرکا نہیں ہوسکتی۔ کیوں کہ ان میں بہت زیادہ تفاوت ہوتا ہے۔ یوہیں حمام اور کنواں اور چکی کہ ان کی جبریہ تقسیم نہیں ہوسکتی کہ تقسیم کے بعد وہ چیز قابل انتفاع نہ رہے گی۔ اور حمام اگر بڑا ہے کہ بعد تقسیم ہر ایک کو جو کچھ حصہ ملے گا وہ کام کے قابل رہے گا تو تقسیم کردیا جائے گا اور اگر رضامندی کے ساتھ حمام کو تقسیم کرنا چاہتے ہیں تو تقسیم ہوسکتی ہے اگرچہ تقسیم کے بعد ہر ایک کا حصہ حمام نہ رہے کیوں کہ ہوسکتا ہے کہ ان شرکا کا مقصود ہی یہ ہے کہ اسے حمام نہ رکھیں بلکہ کسی دوسرے کام میں لائیں (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ۵:۔ چوکھٹ کواڑ اور جانور اور موتی اور بانس اور کمان اور چراغ یہ چیزیں اگر ایک ایک ہوں تو ان کی تقسیم نہیں ہوگی کہ تقسیم سے یہ چیزیں خراب ہوجائیں گی اسی طرح ہر وہ چیز جس کی تقسیم میں توڑنے یا پھاڑنے کی ضرورت ہو تقسیم نہیں ہوگی (عالمگیری)

مسئلہ۶:۔ کنواں یا چشمہ یا نہر مشترک ہو شرکا تقسیم چاہتے ہوں اگر اس کے ساتھ زمین نہیں ہے تو تقسیم نہیں کی جائے گی اور اگر زمین بھی ہے تو زمین کی تقسیم کردی جائے اور وہ چیزیں مشترک رہیں (عالمگیری)

مسئلہ۷:۔ کتابوں کو ورثہ کے مابین تقسیم نہیں کریں گے کہ ان میں بہت زیادہ تفاوت ہوتا ہے بلکہ ہر ایک شریک مہایاۃ یعنی باری مقرر کرکے ان سے نفع حاصل کرسکتا ہے اور اگر رضامندی کے طور پر تقسیم کرنا چاہتے ہیں تو کرسکتے ہیں مگر وہ لوگ اگر یہ چاہتے ہیں کہ کتابوں کو ورق ورق کرکے تقسیم کردیا جائے یعنی ہر ایک شریک کو اس کے حصہ کے اوراق دے دیئے جائیں یہ نہیں کیا جاسکتا اگرچہ وہ سب اس پر راضی بھی ہوں۔ یونہی اگر ایک کتاب کی کئی جلدیں ہوں یعنی سب جلدیں مل کر وہ کتاب پوری ہوتی ہو اور ان جلدوں کو تقسیم کرنا چاہتے ہوں تقسیم نہیں کی جائے گی اگرچہ وہ سب رضامند ہوں۔ ورثہ اگر یہ کہیں کہ کتابوں کی قیمتیں لگا کر قیمت کے لحاظ سے شرکا پر کتابیں تقسیم کردی جائیں اگر سب اس طرح تقسیم پر راضی ہوں تقسیم کردی جائے گی (درمختار)

مسئلہ۸:۔ دو مکانوں کے مابین ایک دیوار مشترک ہے اس کی تقسیم بغیر دونوں کی رضامندی کے نہیں ہوسکتی اور رضامند ہوں تو تقسیم کردی جائے گی یعنی جب کہ دیوار بدستور باقی رکھتے ہوئے دونوں اپنے اپنے حصہ سے نفع اٹھاسکیں اور اگر یہ چاہیں کہ دیوار کو منہدم کرکے بنیاد کو تقسیم کردیا جائے تو اگرچہ دونوں رضامند ہوں اس طرح تقسیم نہیں کی جائے گی ہاں اگر وہ خود دیوار کو گرا کر خود ہی تقسیم کرنا چاہتے ہیں تو قاضی انھیں منع بھی نہ کرے گا (عالمگیری)

مسئلہ۹:۔ ایک شخص کی زمین میں دو شخصوں نے مالک زمین کی اجازت سے دیوار بنائی اور یہ دونوں دیوار کو تقسیم کرنا چاہتے ہیں ان کی رضامندی سے مالک زمین کی عدم موجودگی میں بھی دیوار کی تقسیم ہوسکتی ہے۔ اور اگر مالک زمین نے ان

دونوں سے کہہ دیا کہ میری زمین خالی کردو تو دیوار منہدم کرنی ہوگی اور ملبہ اگر قابل تقسیم ہے تو تقسیم کردیا جائے گا (عالمگیری)

مسئلہ۱۰:۔ ایک شریک یہ چاہتا ہے کہ اس مشترک چیز کو بیع کردیا جائے اور دوسرا انکار کرتا ہے اس کو بیع کرنے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا (درمختار)

مسئلہ۱۱:۔ دکان مشترک قابل تقسیم نہ ہو ایک شریک یہ کہتا ہے کہ نہ اسے کرایہ پر دوں گا نہ باری مقرر کرکے اس سے نفع حاصل کروں گا یہاں باری مقرر کردی جائے گی اور اس سے یہ کہہ دیا جائے گا کہ تم کو اختیار ہے اپنی باری میں دکان کو بند رکھو یا کسی کام میں لاؤ (درمختار)

مسئلہ۱۲:۔ زراعت مشترک ہے اگر دانے پڑ چکے ہیں مگر ابھی کاٹنے کے قابل نہیں ہے اس کی تقسیم نہیں ہوسکتی جب تک کھیت کٹ نہ جائے اگرچہ سب شرکا راضی ہوں۔ اور اگر کھیتی بالکل کچی ہے یعنی دانے پیدا نہیں ہوئے ہیں اور شرکا تقسیم پر راضی ہوں تو تقسیم ہوسکتی ہے مگر اس شرط سے کہ تقسیم کے بعد ہر ایک اپنا حصہ کاٹ لے یہ نہیں کہ پکنے تک کھیت ہی میں چھوڑ رکھے (عالمگیری)

مسئلہ۱۳:۔ کپڑے کا تھان اپنی رضامندی سے پھاڑ کر تقسیم کرسکتے ہیں اس میں جبری تقسیم نہیں ہوسکتی۔ سلا ہوا کپڑا مثلاً کرتہ یا اچکن اس کی تقسیم نہیں ہوسکتی۔ دو کپڑے مختلف قیمت کے ہوں ان کی بھی جبری تقسیم نہیں ہوسکتی اس لئے کہ جو کم درجہ کا ہے اس کے ساتھ روپیہ شامل کرنا ہوگا تاکہ دونوں جانب برابری ہو جائے اور یہ بات بغیر دونوں کی رضامندی کے ہو نہیں سکتی اور جب دونوں راضی ہوں تو تقسیم کردی جائے گی (عالمگیری)

مسئلہ۱۴:۔ ایک ہی دھات کے مختلف قسم کے برتن مثلاً دیگچی لوٹا کٹورا طشت ان کو بغیر رضامندی شرکا تقسیم نہیں کیا جائے گا۔ یونہی سونے یا چاندی یا پیتل یا اور کسی دھات کے زیور بغیر رضامندی تقسیم نہیں ہوں گے اگرچہ سب زیور ایک ہی دھات کے ہوں اور سونا چاندی وغیرہما دھاتیں اگر ان کی کوئی چیز بنی ہوئی نہ ہو تو ان کی تقسیم میں تمام شرکا کی رضامندی درکار نہیں (عالمگیری)

مسئلہ۱۵:۔ چند مکانات مشترک ہوں تو ہر ایک کو جدا تقسیم کیا جائے گا یہ نہیں کیا جائے گا کہ تمام مکانات کو ایک چیز فرض کرکے تقسیم کریں کہ ایک کو ایک مکان دے دیا جائے دوسرے کو دوسرا۔ یہ سب مکانات ایک ہی شہر میں ہوں یا مختلف شہروں میں دونوں کا ایک حکم ہے۔ یونہی اگر چند قطعات زمین مشترک ہوں تو ہر قطعہ کی تقسیم جداگانہ ہوگی۔ یونہی اگر مکان و دکان و زمین سب چیزیں ہوں تو ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ تقسیم کیا جائے (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ۱۶:۔ مشترک نالی یا پرنالہ ہے ایک تقسیم چاہتا ہے دوسرا انکار کرتا ہے اگر اس کے مکان میں ایسی جگہ ہے کہ بغیر ضرر نالی یا پرنالہ ہوسکتا ہے تو تقسیم کردیں ورنہ نہیں۔(عالمگیری)

طریقہ تقسیم

مسئلہ۱:۔ تقسیم کرنے والے کو یہ چاہئے کہ ہر شریک کے سہام جتنے ہوں انھیں پہلے لکھ لے اور زمین کی پیمائش کر کے ہر شریک کے سہام کے مقابل میں جتنی زمین پڑے صحیح طور پر قائم کرلے اور ہر حصہ کے لئے راستہ وغیرہ علیحدہ قائم کردے تاکہ آئندہ جھگڑے کا احتمال نہ رہے اور ان حصص پر ایک دو تین وغیرہ نمبر ڈال دے اور جمیع شرکا کے نام لکھ کر قرعہ اندازی کرے جس کا نام پہلے نکلے اسے پہلا نمبر جس کا نام دوسری مرتبہ نکلے اسے نمبر دوم دے دے وعلی ہذا القیاس(ہدایہ)

مسئلہ۲:۔ تقسیم میں قرعہ ڈالنا ضروریات میں نہیں بلکہ تطییب قلب کے لئے ہے کہ کہیں حصہ داروں کو یہ وہم نہ ہو کہ فلاں کا حصہ میرے حصہ سے اچھا ہے اور قصداً ایسا کیا گیا ہے اول تو تقسیم کرنے والا ہر حصہ میں مساوات کا ہی لحاظ رکھے گا پھر اس کے باوجود قرعہ بھی ڈالے گا تاکہ وہم ہی نہ پیدا ہوسکے اور اگر قاضی نے بغیر قرعہ ڈالے ہوئے خود ہی حصص کو نامزد کردیا کہ یہ تمہارا ہے اور یہ تمہارا تو اس میں بھی حرج نہیں کہ قاضی کے فیصلہ سے انکار کی گنجائش نہیں (درمختار،ردالمحتار)

مسئلہ۳:۔ قاضی یا نائب قاضی نے تقسیم کی ہو اور قرعہ ڈالا اور بعض کے نام نکل آئے تو کسی شریک کو انکار کی گنجائش نہیں جس طرح نام نکلنے سے پہلے اسے انکار کا حق نہ تھا اب بھی نہیں ہے۔اور اگر باہم رضامندی سے تقسیم کررہے ہوں اور قرعہ ڈالا گیا بعض نام نکل آئے تو بعض شرکا انکار کرسکتے ہیں اور اگر سب شرکا کے نام نکل آئے یا صرف ایک ہی نام باقی رہ گیا تو قسمت مکمل ہوگئی اب رضامندی کی صورت میں بھی انکار کی گنجائش باقی نہیں (ردالمحتار)

مسئلہ۴:۔ مکان کی تقسیم میں جب زمین کی پیمائش کر کے حصے قائم کرے گا عمارت کی قیمت لگائے گا کیوں کہ آگے چل کر اس کی بھی ضرورت پڑے گی مثلاً کسی کے حصہ میں اچھی عمارت آئی اور کسی کے حصہ میں خراب تو بغیر قیمت معلوم کئے کیوں کر مساوات قائم رہے گی (ہدایہ)

مسئلہ۵:۔ اگر زمین وعمارت دونوں کی تقسیم منظور ہے اور عمارت کچھ اچھی ہے کچھ بری یا ایک طرف عمارت زائد ہے اور ایک طرف کم اور ایک کو اچھی یا زیادہ عمارت ملے تو دوسرے کو زمین زیادہ دے کر وہ کمی پوری کردی جائے اور اگر زمین زیادہ دینے میں بھی کمی پوری نہ ہو کہ ایک طرف کی عمارت ایسی اچھی یا اتنی زیادہ ہے کہ بقیہ کل زمین دینے سے بھی

کمی پوری نہیں ہوتی تو یہ کمی روپے سے پوری کی جائے (ہدایہ)

مسئلہ٦:۔ مکان کی تقسیم میں ایک پرنالہ یا راستہ دوسرے کے حصے میں پڑا اگر تقسیم میں یہ شرط مذکور ہو کہ اس کا پرنالہ یا راستہ دوسرے کے حصہ میں ہوگا جب تو اس تقسیم کو بدستور باقی رکھا جائے گا اور شرط نہ ہو تو دو صورتیں ہیں اس حصہ کا راستہ وغیرہ پھیر کر دوسرا کیا جاسکتا ہے یا نہیں اگر ممکن ہو تو راستہ وغیرہ پھیر کر دوسرا کر دیا جائے اور ناممکن ہو تو اس تقسیم کو توڑ کر از سر نو تقسیم کی جائے (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ٧:۔ اگر شرکا میں اختلاف ہے بعض یہ کہتے ہیں کہ راستہ کو تقسیم میں نہ لیا جائے بلکہ جس طرح پہلے پورے مکان کا ایک راستہ تھا اب بھی رہے اور مکان کا ایسا موقع ہے کہ ہر حصہ کا جداگانہ راستہ ہو سکتا ہے یعنی جدید دروازہ کھول کر آمدورفت ہو سکتی ہے تو اس شریک کا کہنا مانا جاسکتا ہے اور اگر یہ بات ناممکن ہے تو اس کا کہنا نہیں مانا جائے گا (درمختار)

مسئلہ٨:۔ راستہ کی چوڑائی اور اونچائی میں اختلاف ہو تو صدر دروازہ کی چوڑائی کی برابر راستہ کی چوڑائی رکھی جائے اور اس کی بلندی کی برابر راستہ کی بلندی رکھی جائے یعنی اس بلندی سے اوپر اگر کوئی اپنی دیوار میں چھجا نکالنا چاہتا ہے نکال سکتا ہے اور اس سے نیچے نہیں نکال سکتا (عنایہ، درمختار)

مسئلہ٩:۔ مکان کی تقسیم میں اگر یہ شرط ہو کہ راستہ کی مقداریں مختلف ہوں گی اگرچہ شرکا کے حصے اس مکان میں برابر برابر ہوں یہ جائز ہے جب کہ یہ تقسیم آپس کی رضامندی سے ہو کہ غیر اموال ربویہ میں رضامندی کے ساتھ کمی بیشی ہو سکتی ہے (درمختار)

مسئلہ١٠:۔ دو منزلہ مکان ہے اس میں چند صورتیں ہیں پورا مکان یعنی دونوں منزلیں مشترک ہیں یا صرف نیچے کی منزل مشترک ہے یا صرف بالاخانہ مشترک ہے اس کی تقسیم میں ہر ایک کی قیمت لگائی جائے اور قیمت کے لحاظ سے تقسیم ہوگی (درمختار)

مسئلہ١١:۔ زمین مشترک میں درخت اور زراعت تھی صرف زمین کی تقسیم ہوئی تو جس کے حصہ میں درخت یا زراعت پڑی وہ قیمت دے کر اس کا مالک ہوگا (عالمگیری)

مسئلہ١٢:۔ بھوسے کی تقسیم گٹھریوں سے ہو سکتی ہے وزن کے ساتھ ہونا ضروری نہیں (عالمگیری)

مسئلہ١٣:۔ ایک شخص کی دو روٹیاں ہیں اور ایک کی تین روٹیاں دونوں نے ایک ساتھ بیٹھ کر کھانا چاہا ایک تیسرا شخص آ گیا اسے دونوں نے کھانے میں شریک کر لیا اور تینوں نے برابر برابر کھایا اس نے کھانے کے بعد پانچ روپے دیئے اور یہ کہا کہ جتنی جتنی میں نے تمہاری روٹی کھائی اسی حساب سے روپے بانٹ لو تو جس کی دو تھیں اسے ایک روپیہ ملے گا اور جس

کی تین تھیں اسے چار (عالمگیری)

مسئلہ۱۴:۔ تقسیم ہونے کے بعد ایک شریک یہ کہتا ہے کہ میرا حصہ مجھے نہیں ملا اور تقسیم کرنے والوں نے گواہی دی کہ اس نے اپنا حصہ وصول پالیا یہ گواہی مقبول ہے اور فقط ایک تقسیم کرنے والے نے شہادت دی تو گواہی مقبول نہیں (درمختار)

مسئلہ۱۵:۔ تقسیم کے بعد ایک شریک یہ کہتا ہے کہ فلاں چیز میرے حصہ میں تھی اور غلطی سے دوسرے کے پاس پہنچ گئی اور اس سے پہلے یہ اقرار کر چکا تھا کہ میں نے اپنا حصہ وصول پالیا یا وصول پانے کا اقرار نہ کیا ہو دونوں صورتوں میں اس کی بات جب ہی مانی جائے گی کہ اس کے قول کے صحیح ہونے پر دلیل ہو یعنی گواہوں سے ایسا ثابت کر دے یا دوسرا شریک اقرار کرلے کہ ہاں اس کے حصہ کی فلاں چیز میرے پاس ہے اور یہ دونوں باتیں نہ ہوں تو اس کے شریک پر قسم دی جائے اور وہ قسم کھانے سے نکول کرے (درمختار)

مسئلہ۱۶:۔ تقسیم کے بعد کہتا ہے کہ مجھے میرا حصہ مل گیا ہے اور میں نے قبضہ بھی کر لیا تھا پھر میرے شریک نے اس میں سے فلاں چیز لے لی اور شریک اس سے انکار کرتا ہے اس کا حاصل یہ ہوا کہ شریک پر غصب کا دعویٰ کرتا ہے اور وہ انکار کرتا ہے اگر اس کے پاس گواہ نہ ہوں تو شریک پر حلف رکھا جائے۔ اور اگر وصول پانے کا اقرار نہیں کیا ہے صرف اتنی بات کہی ہے کہ یہاں سے یہاں تک میرے حصہ میں آئی مگر مجھے دی نہیں اور شریک اس کی تکذیب کرتا ہے تو دونوں کو حلف دیا جائے اور دونوں قسم کھا جائیں تو تقسیم فسخ کر دی جائے (درمختار)

مسئلہ۱۷:۔ مکان دو شخصوں میں مشترک تھا دونوں نے اسے بانٹ لیا پھر ایک یہ دعویٰ کرتا ہے کہ یہ کمرہ جو میرے شریک کے پاس ہے یہ میرے حصہ کا ہے اور دوسرا اس سے انکاری ہے تو مدعی کے ذمہ گواہ پیش کرنا ہے اور اگر دونوں نے گواہ پیش کئے تو مدعی کے گواہ مقبول ہوں گے اور اگر قبضہ کرنے پر گواہ نہ کئے ہوں تو دونوں پر حلف ہے اور اس صورت میں اگر دونوں نے قسمیں کھالیں تو تقسیم فسخ کر دی جائے گی۔ اسی طرح اگر حدود میں اختلاف ہو مثلاً ایک یہ کہتا ہے کہ یہ حد میری تھی جو اس کے حصہ میں جا پڑی اور دوسرا بھی یہی کہتا ہے کہ یہ حد میری تھی جو اس کے حصہ میں چلی گئی اگر دونوں گواہ پیش کریں تو ہر ایک کے گواہ اس کے حق میں معتبر ہیں جو اس کے قبضہ میں نہ ہو اور اگر فقط ایک نے گواہ پیش کئے تو اسی کے موافق فیصلہ ہوگا اور کسی نے بھی گواہ نہیں پیش کئے تو دونوں پر حلف ہے (ہدایہ)

مسئلہ۱۸:۔ تقسیم میں چیزوں کی قیمتیں لگائی گئیں اب معلوم ہوا کہ قیمتوں میں بہت فرق ہے جس کو غبن فاحش کہتے ہیں یعنی اتنی کمی یا بیشی ہے جو اندازہ سے باہر ہے مثلاً جس چیز کی قیمت پانچ سو ہے اس کی ہزار روپے قیمت قرار دی یہ تقسیم توڑ

دی جائے گی۔ قاضی نے اس کے متعلق فیصلہ کیا ہو یا دونوں کی رضامندی سے تقسیم ہوئی ہو بہرصورت توڑ دی جائے (درمختار)

مسئلہ۱۹:۔ دوشخصوں کی سوبکریاں تھیں تقسیم کے بعد ایک یہ کہتا ہے غلطی سے تم نے پچپن بکریاں لے لیں اور مجھے پینتالیس ہی ملیں دوسرا کہتا ہے غلطی سے نہیں بلکہ تقسیم اسی طرح ہوئی اور گواہ کسی کے پاس نہ ہوں تو دونوں پر حلف ہے یہ اس وقت ہے کہ اس نے اپنا پورا حق پالینے کا اقرار نہ کیا ہو اور اگر اقرار کرچکا ہو تو غلطی کا دعویٰ نامسموع ہے (عالمگیری)

مسئلہ۲۰:۔ تقسیم ہوجانے کے بعد استحقاق ہوا یعنی کسی دوسرے شخص نے اس میں اپنی ملک کا دعویٰ کیا اس کی تین صورتیں ہیں (۱) ایک کے حصہ میں جز ومعین کا دعویٰ کرتا ہے کہ یہ چیز میری ہے یا (۲) جز وشائع کا دعویٰ کرتا ہے کہ اس کے حصہ میں نصف یا تہائی میری ہے یا (۳) کل میں جز وشائع کا مدعی ہے یعنی پوری جائداد میں مثلاً نصف یا تہائی کا مدعی ہے۔ پہلی صورت میں کہ فقط ایک کے حصہ میں جز ومعین کا استحقاق کرتا ہے اس میں تقسیم کو فسخ نہیں کیا جائے گا بلکہ مستحق نے جتنا اپنا ثابت کردیا اس کو دے دیا جائے اور مابقی اس کا ہے جس کے حصہ میں تھا اور اس کے حصہ میں جو کمی پڑی اسے شریک کے حصہ میں سے اتنی دلا دی جائے کہ اس کا حصہ سہام کے موافق ہوجائے دوسری صورت میں کہ ایک کے حصہ میں جز وشائع کا مدعی ہے اس میں حصہ والے کو اختیار ہے کہ مستحق کو دینے کے بعد جو کمی پڑتی ہے وہ شریک کے حصہ میں سے لے لے یا تقسیم توڑوا کر ازسرنو تقسیم کرائے یہ اس صورت میں ہے کہ استحقاق سے پہلے اس میں کا کچھ بیع نہ کیا ہو ورنہ تقسیم نہیں توڑی جائے گی بلکہ اپنے حصہ کی قدر شریک کے حصہ میں سے لے سکتا ہے وبس۔ تیسری صورت میں کہ کل میں جز وشائع کا مدعی ہے تقسیم فسخ کردی جائے اور ان تینوں یعنی مستحق اور دونوں شریکوں کے مابین ازسرنو تقسیم کی جائے گی (ہدایہ)

مسئلہ۲۱:۔ استحقاق کی ایک چوتھی صورت بھی ہے وہ یہ کہ ہر ایک کے حصہ میں مستحق نے اپنا حصہ ثابت کردیا اس کی دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ ہر ایک کے حصہ میں اس نے جز وشائع ثابت کیا اس کا حکم یہ ہے کہ تقسیم فسخ کردی جائے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ دونوں میں جز ومعین ثابت کرے اس کا حکم یہ ہے کہ دونوں کے حصوں میں اس کا جو کچھ ہے اگر برابر ہے جب تو ظاہر ہے کہ مستحق کے لے لینے کے بعد ہر ایک کے پاس جو کچھ بچا وہ بقدر حصہ ہے لہذا نہ تقسیم توڑی جائے گی نہ رجوع کا حکم دیا جائے گا اور اگر مستحق کا حق ایک کے حصہ میں زائد ہے دوسرے کے حصہ میں کم تو اس زائد کی زیادتی کا اعتبار ہوگا کہ اسی کے حساب سے کم والے کے حصہ میں رجوع کرے گا (درمختار)

مسئلہ۲۲:۔ سوبکریاں دوشخصوں میں مشترک تھیں تقسیم اس طرح ہوئی کہ ایک کو چالیس بکریاں ملیں جن کی قیمت پانچ سو ہے اور دوسرے کو ساٹھ بکریاں دی گئیں یہ بھی پانچ سو کی قیمت کی ہیں چالیس والے کی ایک بکری میں کسی نے اپنا حق

ثابت کیا کہ یہ میری ہے اور یہ بکری دس روپے قیمت کی ہے تو یہ شخص دوسرے سے پانچ روپے وصول کرسکتا ہے (عالمگیری)

مسئلہ۲۳:۔ مکان یا زمین مشترک کا بٹوارا ہوا ایک نے دوسرے کے حصہ میں ایک کمرہ کا دعوی کیا کہ یہ میرا ہے میں نے اسے بنایا ہے یا یہ درخت میرا ہے میں نے اسے لگایا ہے اور اپنی اس بات پر گواہ پیش کرتا ہے یہ گواہ نامقبول ہیں کہ عمارت یا درخت زمین کی تقسیم میں تبعًا داخل ہو گئے (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۲۴:۔ درخت یا عمارت کی تقسیم ہوئی اس کے بعد ایک نے پوری زمین کا یا اس کے جز کا دعوی کیا یہ دعوی جائز و مسموع ہے کیوں کہ ہوسکتا ہے کہ درخت یا عمارت مشترک ہو اور زمین مشترک نہ ہو اور زمین توابع میں بھی نہیں کہ تقسیم میں تبعًا داخل ہوجائے (ردالمحتار)

مسئلہ۲۵:۔ ایک کے حصہ میں جو درخت ملا اس کی شاخیں دوسرے کے حصہ میں لٹک رہی ہیں ان شاخوں کو یہ شخص جبرًا نہیں کٹوا سکتا اسی طرح مکان کی تقسیم میں جو دیوار ایک کے حصہ میں پڑی اس پر دوسرے کی کڑیاں ہیں تو دوسرے کو یہ حکم نہیں دیا جائے گا کہ اپنی کڑیاں اٹھالے مگر جب کہ تقسیم میں یہ شرط ہو چکی ہو کہ وہ اپنی کڑیاں اٹھالے گا (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۲۶:۔ زمین مشترک میں ایک شریک نے بغیر اجازت شریک مکان بنالیا دوسرا یہ کہتا ہے کہ اس عمارت کو ہٹا لو تو اس صورت میں زمین کو تقسیم کردیا جائے اگر یہ عمارت اسی کے حصہ میں پڑی جس نے بنائی ہے فبہا اور اگر دوسرے کے حصہ میں پڑی تو ہوسکتا ہے کہ عمارت کی قیمت دے کر عمارت خود لے لے یا اس کو منہدم کرا دیا جائے۔ زمین مشترک میں ایک نے درخت لگایا اس کا بھی وہی حکم ہے۔ اور اگر شریک کی اجازت سے مکان بنوایا یا پیڑ لگائے اگر اپنے لئے یہ تعمیر کی ہے یا پیڑ لگایا ہے اس کا بھی وہی حکم ہے کیوں کہ معیر کو اختیار ہوتا ہے کہ عاریت کو جب چاہے واپس لے سکتا ہے اور اگر اجازت اس لئے ہے کہ وہ عمارت یا درخت شرکت کا ہوگا تو بقدر حصہ اس سے مصارف وصول کرسکتا ہے (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۲۷:۔ ترکہ کی تقسیم کے بعد معلوم ہوا کہ میت کے ذمہ دین ہے تو تقسیم توڑ دی جائے گی کیوں کہ اگر دین پورے ترکہ کی برابر ہے جب تو ظاہر ہے کہ یہ ترکہ وارثوں کی ملک ہی نہیں تقسیم کیوں کر کریں گے اور اگر دین پورے ترکہ سے کم ہے جب بھی توڑی جائے کہ ترکہ کے ساتھ دوسروں کا حق متعلق ہے ہاں اگر میت کا متروکہ اس کے علاوہ بھی ہے جس سے دین ادا کیا جاسکتا ہے تو جو کچھ منقسم ہو چکا ہے اس کی تقسیم باقی رہے گی۔ اگر دین پورے ترکہ کی برابر تھا مگر

جن کا تھا انھوں نے معاف کر دیا یا وارثوں نے اپنے مال سے دین ادا کر دیا تو ان صورتوں میں تقسیم نہ توڑی جائے کہ وہ سبب ہی باقی نہ رہا (ہدایہ)

مسئلہ ۲۸:۔ جن دوشخصوں نے تقسیم کی ان میں ایک نے یہ دعویٰ کیا کہ ترکہ میں دین ہے اس کا یہ دعویٰ مسموع ہوگا تناقض قرار دے کر دعوی کو رد نہ کیا جائے۔ ہاں جن چیزوں کی تقسیم ہوئی ان میں سے کسی معین چیز کا دعوی کرتا ہے کہ یہ میت کی متروکہ نہیں ہے بلکہ میری ہے اور اس کا سبب کچھ بھی بتائے مثلاً میں نے میت سے خریدی ہے یا اس نے ہبہ کی بہرحال یہ دعوی نامسموع ہے کہ اس چیز کو تقسیم میں داخل کرنا یہ مشترک ہونے کا اقرار ہے پھر اپنی بتانا اس کے منافی ہے لہذا یہ دعویٰ قابل سماعت نہیں (ہدایہ)

مسئلہ ۲۹:۔ ایک شخص مرا اور اس نے کسی کو وصی مقرر کیا ہے اور ترکہ میں دین غیر مستغرق ہے وصی سے ورثہ یہ کہتے ہیں کہ ترکہ میں سے بقدر دین جدا کر کے باقی کو ان میں تقسیم کر دے وصی کو یہ اختیار ہے کہ تقسیم نہ کرے بلکہ بقدر دین مشاع فروخت کر دے (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰:۔ میت نے دوشخصوں کو وصی کیا ہے دونوں نے مال کو تقسیم کر کے بعض ورثہ کا مال ایک نے رکھا اور بعض کا دوسرے نے یہ جائز نہیں یونہی ایک وصی کی عدم موجودگی میں دوسرے نے ورثہ کے مقابل میں تقسیم کی یہ بھی ناجائز ہے (عالمگیری)

مسئلہ ۳۱:۔ ورثہ مسلمان ہیں اور وصی کافر ذمی اگرچہ اس کا وصی ہونا جائز ہے مگر اس کو وصیت سے خارج کر دینا چاہئے کیوں کہ کافر کی جانب سے اس کا اطمینان نہیں ہے کہ وہ مسلمان کے ساتھ خیانت نہ کرے گا بلکہ مسلمان کے ساتھ اس کی مذہبی عداوت بہت ممکن ہے کہ خیانت پر آمادہ کرے۔ مگر جدا کرنے سے پہلے اس نے تقسیم کی ہو تو یہ تقسیم صحیح ہے (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲:۔ ایک وارث نے میت کے ذمہ دین کا اقرار کیا دوسرے ورثہ انکار کرتے ہیں ترکہ ورثہ پر تقسیم کر دیا جائے جس نے اقرار کیا ہے اس کے حصہ سے دین ادا کیا جائے (خانیہ)

مسئلہ ۳۳:۔ میت کے ذمہ دین تھا ورثہ نے جائداد تقسیم کر لی جس کا دین ہے وہ مطالبہ کرتا ہے تو تقسیم توڑی جاسکتی ہے دین مستغرق ہو یا غیر مستغرق۔ اور اگر قاضی کے پاس تقسیم کی درخواست کریں اور قاضی کو معلوم ہے کہ میت پر دین ہے اگر وہ دین مستغرق ہے تو قاضی تقسیم کا حکم نہیں دے گا کہ ان لوگوں کا ترکہ میں حق ہی نہیں ہے اور اگر دین غیر مستغرق ہے تو بقدر دین الگ کر کے باقی کو تقسیم کر دے (عالمگیری)

مسئلہ۳۴:۔ قاضی کے پاس تقسیم کی درخواست گزری اور قاضی کو معلوم نہیں کہ میت کے ذمہ دین ہے تو ورثہ سے دریافت کرے اگر وہ کہیں نہیں ہے تو ان کی بات مان لی جائے گی اور اگر کہیں دین ہے تو اس کی مقدار دریافت کرے پھر یہ دریافت کرے کہ میت نے کوئی وصیت کی ہے یا نہیں اگر وصیت کی ہے تو کسی معین چیز کی وصیت ہے یا وصیت مرسلہ ہے یعنی اپنے مال کی تہائی چوتھائی وغیرہ کی ہے کسی معین چیز سے تعلق نہیں ہے اس کے بعد تقسیم کردے گا اور اگر تقسیم کے بعد دین ظاہر ہو تو تقسیم توڑ دی جائے گی۔ یونہی اگر قاضی نے دین کو بغیر دریافت کئے تقسیم کردی یہ تقسیم بھی توڑ دی جائے گی ہاں اگر ورثہ اپنے مال سے دین ادا کریں یا جس کا دین ہے وہ معاف کردے تو تقسیم نہ توڑی جائے۔اور تقسیم توڑنا اس وقت ہے کہ دین کے لئے ورثہ نے کچھ ترکہ جدا نہ کیا ہو اور اگر دین کے لئے پہلے ہی سے جدا کردیا ہو یا کل اموال کی تقسیم ہی نہ کی ہو تو تقسیم توڑنے کی کیا ضرورت (عالمگیری)

مسئلہ۳۵:۔ تقسیم کے بعد کوئی نیا وارث ظاہر ہوا یا معلوم ہوا کہ کسی کے لئے تہائی یا چوتھائی کی وصیت ہے تو تقسیم توڑ کر از سرنو تقسیم کی جائے اگرچہ ورثہ کہتے ہوں کہ ان کے حق ہم اپنے مال سے ادا کریں گے ہاں اگر یہ وارث وموصی لہ بھی راضی ہوجائیں تو نہ توڑیں۔اور اگر دین ظاہر ہو یا یہ کہ کسی کے لئے ہزار روپے کی مثلاً وصیت مرسلہ کی ہے اور ورثہ اپنے مال سے دین و وصیت ادا کرنے کو کہتے ہیں تو تقسیم نہ توڑی جائے دائن اور موصی لہ کی رضامندی کی بھی ضرورت نہیں۔اسی طرح اگر ایک ہی وارث نے دین ادا کرنا اپنے ذمہ لیا اور ترکہ میں سے رجوع بھی نہ کرے گا تو توڑی نہ جائے اور اگر واپس لینے کی شرط ہے یا اس سے خاموش ہے تو توڑ دی جائے مگر جب کہ بقیہ ورثہ اپنے مال سے ادا کرنے کو کہتے ہوں (عالمگیری)

مسئلہ۳۶:۔ بعض ورثہ نے میت کا دین ادا کردیا تو وہ باقیوں سے رجوع کرسکتا ہے یعنی جب کہ میت نے ترکہ چھوڑا ہو جس سے دین ادا کیا جاسکے۔ادا کرنے کے وقت اس نے رجوع کی شرط کی ہو یا نہ کی ہو دونوں کا ایک حکم ہے کیوں کہ ہر وارث سے دین کا مطالبہ کیا جاسکتا ہے اور ایک ہی وارث کو دائن نے قاضی کے پاس پیش کیا تو تنہا اسی پر پورے دین کا فیصلہ ہوسکتا ہے لہذا یہ وارث ادائے دین میں متبرع نہ ہوا ہاں اگر متبرع ہو کہہ دیا ہو کہ میں رجوع نہ کروں گا تو اب رجوع نہیں کرسکتا (عالمگیری)

مسئلہ۳۷:۔ میت کا ترکہ ورثہ نے تقسیم کیا اور ان وارثوں میں اس کی عورت بھی ہے تقسیم کے بعد عورت نے دین مہر کا دعویٰ کیا اور گواہوں سے ثابت کردیا تقسیم توڑ دی جائے گی اسی طرح اگر کسی وارث نے ترکہ میں دین کا دعوی کیا اس کا دعوی صحیح ہے اس پر گواہ لئے جائیں گے اور ثابت ہونے پر تقسیم توڑ دی جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸:۔ میت کا دین دوسروں کے ذمہ تھا یہ دین وعین یعنی جو کچھ ترکہ موجود ہے دونوں کو تقسیم کیا مثلاً یوں کہ یہ وارث یہ چیز لے اور یہ دین جو فلاں کے ذمہ ہے اور وہ وارث یہ چیز اور یہ دین لے جو فلاں کے ذمہ ہے یہ تقسیم دین وعین دونوں میں باطل اور اگر اعیان یعنی جو چیزیں موجود ہیں ان کو تقسیم کر کے پھر دین کی تقسیم کی تو عین کی تقسیم صحیح ہے اور دین کی باطل۔ دین کی تقسیم باطل ہونے کا یہ نتیجہ ہوگا کہ ایک مدیون سے دین وصول ہوا تو وہ تنہا اسی کا نہیں ہوگا جس کے حصہ میں کردیا گیا تھا بلکہ دوسرے ورثہ بھی اس میں شریک ہوں گے (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹:۔ تین بھائی ہیں جن کو اپنے باپ سے زمین میراث میں ملی ان میں سے ایک کا انتقال ہوا اس نے ایک لڑکا چھوڑا اس لڑکے اور اس کے دونوں چچاؤں کے مابین زمین تقسیم ہوئی یہ لڑکا تقسیم کے بعد یہ کہتا ہے کہ میرے دادا نے جو مورث اعلی تھا اس نے اس میں ایک ثلث کی میرے لئے وصیت کی تھی اور تقسیم کو باطل کرنا چاہتا ہے اس کی یہ بات نامعتبر ہے کہ تناقض ہے اور اگر یہ کہتا ہے کہ میرے باپ کے ذمہ میرا دین ہے یہ بات سنی جائے گی اور گواہ لئے جائیں گے اگر گواہوں سے دین ثابت ہو جائے تو تقسیم توڑ دی جائے گی۔ اس صورت میں چچا یہ نہیں کہہ سکتے کہ دین تمہارے باپ کے ذمہ ہے اس کا حصہ جو تمہیں ملا تم کو اختیار ہے کہ اسے دین میں فروخت کرلو یا اپنے پاس رکھو تمہارا دین تمہارے دادا کے ذمہ نہیں کہ پوری جائداد سے دین وصول کیا جائے لہذا تقسیم کے توڑنے میں کوئی فائدہ نہیں کیوں کہ یہ لڑکا کہہ سکتا ہے کہ تقسیم توڑنے میں فائدہ یہ ہے کہ مشترک چیز میں جو حصہ ہوتا ہے اس کی قیمت کبھی زیادہ ہوتی ہے اور تقسیم کے بعد وہ قیمت نہیں رہتی لہذا میرا یہ فائدہ ہے کہ تقسیم نہ رہنے کی صورت میں میرے باپ کی مالیت زیادہ داموں میں فروخت ہوگی (عالمگیری)

مسئلہ ۴۰:۔ تقسیم کو توڑا جاسکتا ہے یعنی شرکا نے اپنی رضامندی سے تقسیم کرلی اس کے بعد یہ چاہتے ہیں کہ یہ چیزیں شرکت میں رہیں یہ ہوسکتا ہے (درمختار)

مسئلہ ۴۱:۔ محض تقسیم کردینے سے کوئی معین حصہ شرکا میں سے کسی خاص شخص کی ملک نہیں ہوگا بلکہ اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ قاضی نے معین کردیا ہو کہ یہ فلاں کا ہے اور یہ فلاں کا یا یہ کہ ایک نے تقسیم کے بعد ایک حصہ پر قبضہ کرلیا تو یہ اس کا ہوگیا یا قرعہ کے ذریعہ سے حصص کی تعیین ہو جائے یا یہ کہ شرکا نے کسی کو وکیل کردیا ہو کہ تقسیم کرکے ہر ایک کا حصہ مشخص کردے اور اس نے مشخص کردیا (عالمگیری)

مسئلہ ۴۲:۔ دو شخصوں میں کوئی چیز مشترک تھی انھوں نے تقسیم کرلی اور قرعہ ڈال کر حصہ کا تعین کرلیا اس کے بعد ایک شریک اس تقسیم پر نادم ہوا اور چاہتا یہ ہے کہ تقسیم ٹوٹ جائے یہ نہیں ہوسکتا کہ تقسیم مکمل ہوچکی۔ یونہی اگر ان دونوں

نے کسی تیسرے شخص کوتقسیم کے لئے مقرر کیا اوراس نے انصاف کے ساتھ تقسیم کرکے قرعہ ڈالا تو جس کے نام کا جو حصہ قرعہ کے ذریعہ متعین ہو چکا بس وہی اس کا مالک ہے (عالمگیری)

مسئلہ۴۳:۔ تین شریکوں میں تقسیم ہوئی اور قرعہ ڈالا گیا ابھی ایک کا نام نکلا ہے دو باقی ہیں تو ہر ایک رجوع کرسکتا ہے اور دو کے نام نکل آئے تو اب کوئی رجوع نہیں کرسکتا اور چار شریکوں میں دو کے نام نکل آئے تو رجوع کر سکتے ہیں اور تین کے نام نکلنے کے بعد رجوع نہیں کر سکتے (عالمگیری)

مسئلہ۴۴:۔ ترکہ میں اونٹ گائے بکریاں سب ہیں ایک حصہ اونٹوں کا دوسرا گائیوں کا تیسرا بکریوں کا قرار دیا اور قرعہ ڈالا گیا جس کے حصہ میں جو جانور آئے لے لے یہ جائز ہے اور اگر یہ قرار پایا کہ جس کے حصہ میں اونٹ آئیں گے وہ اونٹ لے گا اور اتنے روپے دے گا جو اس کے شریکوں کو دیئے جائیں گے یہ بھی جائز ہے (عالمگیری)

مسئلہ۴۵:۔ تقسیم میں ایک شریک نے بیع یا ہبہ یا صدقہ کی شرط کی یعنی اس شرط پر تقسیم کرتا ہوں کہ میرا یہ مکان یا مکان مشترک میں جو میرا حصہ ہے تم خرید لو یا فلاں چیز مجھ کو ہبہ یا صدقہ کردو یہ تقسیم فاسد ہے۔ تقسیم فاسد میں قبضہ کرنے سے ملک حاصل ہو جائے گی اور تصرفات نافذ ہوں گے (عالمگیری)

مسئلہ۴۶:۔ مکان مشترک کی اس طرح تقسیم ہوئی کہ ایک شریک پوری زمین لے گا اور دوسرا ساری عمارت لے گا زمین اس کو بالکل نہیں ملے گی اس کی تین صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ جس کے حصہ میں عمارت آئی اس سے شرط یہ ٹھہری ہے کہ عمارت کھود کر نکال لے گا یہ صورت جائز ہے۔ دوسری صورت یہ کہ عمارت کھودنے یا نہ کھودنے کا کوئی ذکر نہیں ہوا یہ بھی جائز ہے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ عمارت باقی رکھنے کی شرط ہے اس صورت میں تقسیم فاسد ہے (عالمگیری)

مہایاۃ کا بیان

مسئلہ۱:۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مشترک چیز کو تقسیم نہ کریں اس کو مشترک ہی رکھیں اور ہر ایک شریک نوبت اور باری کے ساتھ اس چیز سے نفع اٹھائے اسے اصطلاح فقہا میں مہایاۃ اور تہایو کہتے ہیں۔ اس طور پر نفع اٹھانا شرعاً جائز ہے بلکہ اگر بعض شرکا قاضی کے پاس اس کی درخواست کریں اور دوسرے شرکا انکار کریں تو قاضی ان کو مہایاۃ پر مجبور کرے گا۔ البتہ اگر بعض مہایاۃ کو چاہیں اور دوسرے تقسیم کرانا چاہیں تو قاضی تقسیم کا حکم دے گا کہ تقسیم کا مرتبہ مہایاۃ سے بڑھ کر ہے (عنایہ)

مسئلہ۲:۔ جو چیز قابل تقسیم ہے اس سے بطور مہایاۃ دونوں نفع اٹھا رہے تھے پھر ایک نے تقسیم کی درخواست کی تو تقسیم کردی

جائے گی اور مہایاۃ باطل کر دی جائے گی اور دونوں شریکوں میں سے کوئی مر گیا یا دونوں مر گئے اس سے مہایاۃ باطل نہیں ہوگی بلکہ جو مر گیا اس کا وارث اس کے قائم مقام ہوگا (ہدایہ)

مسئلہ۳:۔ مہایاۃ کی کئی صورتیں ہیں (۱) ایک مکان کے ایک حصہ میں ایک رہتا ہے دوسرے میں دوسرا یا (۲) ایک بالاخانہ پر رہتا ہے دوسرا نیچے کی منزل میں یا (۳) ایک مہینہ میں ایک رہے گا دوسرے مہینہ میں دوسرا یا (۴) دو مکان ہیں ایک میں ایک رہے گا دوسرے میں دوسرا یا (۵) غلام سے ایک دن ایک شخص کام کرائے گا دوسرے دن دوسرا یا (۶) دو غلام ہیں ایک سے ایک خدمت لے گا دوسرے سے دوسرا یا (۷) مکان کو کرایہ پر دے دیا ایک ماہ کا کرایہ ایک لے گا دوسرے مہینہ کا دوسرا یا (۸) دو مکان ہیں ایک کا کرایہ ایک لے گا دوسرے کا دوسرا یہ سب صورتیں جائز ہیں (درمختار)

مسئلہ۴:۔ مہایاۃ کے طور پر جو چیز اس کے حصہ میں آئی یہ اس چیز کو کرایہ پر بھی دے سکتا ہے مثلاً اس مکان میں اس کو رہنا ہی ضروری نہیں بلکہ کرایہ پر اٹھا سکتا ہے اگرچہ مہایاۃ کے وقت یہ شرط اس نے ذکر نہیں کی ہو کہ میں اس کو کرایہ پر بھی دے سکوں گا (ہدایہ)

مسئلہ۵:۔ غلاموں سے خدمت لینے میں یہ طے ہوا کہ جو غلام جس کی خدمت کرے گا اس کا نفقہ اسی کے ذمہ ہے یہ جائز ہے بلکہ اگر نفقہ کا ذکر نہیں آیا جب بھی اسی کے ذمہ ہے جس کی خدمت کرتا ہے (درمختار)

مسئلہ۶:۔ مکان مشترک کو کرایہ پر دیا گیا اور یہ ٹھہرا ہے کہ باری باری دونوں کرایہ وصول کریں گے اب اس کا کرایہ زیادہ ہو گیا تو جس کی باری میں کرایہ کی زیادتی ہوئی ہے تنہا یہی اس کا مستحق نہیں بلکہ اس زیادتی کے دونوں حقدار ہیں اور اگر دو مکان تھے ایک کا کرایہ ایک لیتا تھا دوسرے کا دوسرا اور ایک مکان کے کرایہ میں اضافہ ہوا تو جو اس کا کرایہ لیتا تھا یہ زیادتی تنہا اسی کی ہے دوسرا اس میں سے مطالبہ نہیں کر سکتا (درمختار)

مسئلہ۷:۔ دو چیزیں مشترک ہیں اور دونوں کی منفعت مختلف قسم کی ہے مثلاً ایک مکان اور ایک غلام مشترک ہیں اور مہایاۃ اس طرح ہوئی کہ ایک سے ایک شریک منفعت حاصل کرے اور دوسرے سے دوسرا یعنی ایک شخص غلام سے خدمت لے اور دوسرا مکان میں سکونت کرے یہ بھی جائز ہے (درمختار)

مسئلہ۸:۔ اگر فریقین کی رضامندی سے مہایاۃ ہوئی ہو تو اسے توڑ بھی سکتے ہیں دونوں توڑیں یا ایک۔ عذر سے ہو یا بلا عذر سب جائز ہے۔ ہاں اگر قضائے قاضی سے مہایاۃ ہوئی ہو تو جب تک دونوں راضی نہ ہوں فقط ایک نہیں توڑ سکتا (عالمگیری)

مسئلہ۹:۔ غلام میں اس طرح مہایاۃ ہوئی کہ اس سے اجرت پر کام کرایا جائے ایک مہینہ کی اجرت ایک شریک لے گا دوسرے مہینہ کی دوسرا یہ ناجائز ہے۔ یونہی اگر دو غلام ہوں ایک کی اجرت ایک شریک لے گا دوسرے کی دوسرا یہ بھی ناجائز۔ ایک جانور یا دو جانوروں کی سواری لینے یا کرایہ پر دینے میں مہایاۃ ہوئی یہ بھی ناجائز ہے۔ یونہی اگر گائے یا بھینس مشترک ہے یہ ٹھہرا کہ پندرہ روز ایک کے یہاں رہے اور دودھ سے نفع اٹھائے اور پندرہ دن دوسرے کے یہاں رہے اور یہ دودھ سے نفع اٹھائے یہ ناجائز ہے۔اور دودھ جس کے یہاں کچھ زیادہ ہوا یہ زیادتی بھی اس کے لئے حلال نہیں اگرچہ دوسرے نے اجازت دے دی ہو اور کہہ دیا ہو کہ جو کچھ زیادتی ہو وہ تمہارے لئے حلال ہے، ہاں اس زیادتی کو خرچ کر دینے کے بعد اگر حلال کر دے تو ہوسکتا ہے کہ یہ ضماں سے ابرا ہے اور یہ جائز ہے (خانیہ، درمختار)

مسئلہ۱۰:۔ درختوں کے پھلوں میں مہایاۃ ہوئی یہ ناجائز ہے۔ یونہی بکریاں مشترک تھیں دونوں نے بطور مہایاۃ کچھ کچھ بکریاں لے لیں کہ ہر ایک اپنے حصہ کی چرائے گا اور دودھ وغیرہ سے نفع اٹھائے گا یہ ناجائز ہے (عالمگیری)

مسئلہ۱۱:۔ بکریوں اور پھلوں وغیرہ میں مہایاۃ جائز ہونے کا حیلہ یہ ہے کہ اپنی باری میں شریک کا حصہ خرید لے جب باری کی مدت پوری ہوجائے اس حصہ کو شریک کے ہاتھ بیع کر ڈالے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ روزانہ دودھ کو وزن کر لے اور شریک کے حصہ کا جتنا دودھ ہو اس سے قرض لے لے جب مدت پوری ہو جائے اور جانور دوسرے کے پاس جائے اس زمانہ میں جو کچھ دودھ اس کے حصہ کا ہو قرض میں ادا کرتا رہے یہاں تک کہ جتنا قرض لیا تھا وہ مقدار پوری ہوجائے اس طرح کرنا جائز ہے کہ مشاع کو قرض لیا جاسکتا ہے (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۱۲:۔ کپڑا مشترک ہے اس میں اس طرح مہایاۃ ہوئی کہ دونوں باری باری سے پہنیں گے یا دو کپڑے ہیں ایک کو ایک پہنے گا دوسرے کو دوسرا یہ مہایاۃ ناجائز ہے کہ کپڑے پہننے میں لوگوں کی مختلف حالت ہوتی ہے کسی کے بدن پر جلد پھٹتا ہے اور کسی کے دیر میں (ردالمحتار)

مسئلہ۱۳:۔ مکان میں دونوں باری سے سکونت کریں گے یا دوسری چیزوں میں جب کہ باری کے ساتھ نفع حاصل کرنا ہو اس میں شروع کس سے کریں اس کے دو طریقے ہیں ایک یہ کہ قاضی متعین کر دے کہ پہلے فلاں شخص نفع اٹھائے دوسرا یہ کہ قرعہ ڈالا جائے جس کے نام کا قرعہ نکلے وہ پہلے نفع اٹھائے اور یہ دوسرا طریقہ بہتر ہے کہ پہلی صورت میں قاضی کی طرف بدگمانی کا موقع ہے (عالمگیری)

مسئلہ۱۴:۔ دونوں شریکوں میں اختلاف ہے ایک یہ کہتا ہے کہ باری مقرر کر دی جائے دوسرا یہ کہتا ہے کہ مکان کے حصے متعین کر دیئے جائیں کہ ایک حصہ میں میں سکونت کروں دوسرے میں دوسرا اس صورت میں دونوں سے کہا جائے گا کہ تم

دونوں ایک بات پر متفق ہو جاؤ جس ایک بات پر متفق ہو جائیں وہی کی جائے (ہدایہ)

مسئلہ۱۵:۔ کسی گاؤں کی حفاظت کے لئے سپاہی مقرر ہوئے اور حکومت نے حفاظت کے مصارف گاؤں والوں پر ڈالے یہ خرچہ گاؤں والوں سے کس حساب سے وصول ہوگا اس کی دو صورتیں ہیں اگر جان کی حفاظت مقصود ہے تو گاؤں کی مردم شماری کے حساب سے ہر ایک پر ڈالا جائے یعنی جتنے مرد ہوں سب سے برابر برابر وصول کیا جائے عورتوں اور بچوں پر خرچہ نہ ڈالا جائے اور اگر اموال کی حفاظت مقصود ہے تو ان لوگوں کے اموال واملاک کے لحاظ سے خرچہ ڈالا جائے اور اگر دونوں کی حفاظت مقصود ہو تو دونوں کا لحاظ کیا جائے (درمختار، ردالمحتار)

متفرقات

مسئلہ۱:۔ زمین کی تقسیم میں درخت تبعاً داخل ہو جاتے ہیں اگرچہ یہ ذکر نہ کیا گیا ہو کہ یہ زمین مع حقوق ومرافق کے تم کو دی گئی جس طرح بیع زمین میں درخت داخل ہوا کرتے ہیں اور زراعت اور پھل زمین کی تقسیم میں داخل نہیں اگرچہ حقوق ومرافق کا ذکر کر دیا ہو۔اور اگر تقسیم میں یہ کہہ دیا کہ جو کچھ قلیل وکثیر اس میں ہے سب کے ساتھ تقسیم ہوئی تو زراعت اور پھل بھی داخل ہیں۔ جو کچھ سامان ومتاع اس میں ہیں اس کے کہنے سے بھی تقسیم میں داخل نہ ہوں گے۔ پرنالہ اور نالی اور راستہ اور آبپاشی کا حق تقسیم میں داخل ہوتے ہیں یا نہیں اس میں تفصیل ہے اگر یہ چیزیں دوسری جانب سے ہوسکتی ہیں تو داخل نہیں اور اگر نہیں ہوسکتیں اور وقت تقسیم علم میں ہے کہ یہ چیزیں تقسیم میں نہیں دی گئیں تو تقسیم جائز ہے اور یہ چیزیں نہیں ملیں گی اور اگر علم میں نہیں تو تقسیم باطل ہے (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ۲:۔ اجناس مختلفہ کی تقسیم میں خیار رویت، خیار شرط، خیار عیب تینوں ثابت ہوتے ہیں اور ذوات الامثال جیسے مکیلات و موزونات میں خیار عیب ہوتا ہے خیار شرط وخیار رویت نہیں ہوتا اور غیر مثلی جیسے گائے بکری اور ایک قسم کے کپڑوں میں خیار عیب ہوتا ہے اور فتویٰ اس پر ہے کہ خیار شرط وخیار رویت بھی ہوتا ہے۔صرف گیہوں تقسیم کئے گئے مگر وہ مختلف قسم کے ہیں تو اس میں بھی خیار رویت حاصل ہوگا (عالمگیری)

مسئلہ۳:۔ دو تھیلیوں میں روپے تھے ایک ایک تھیلی دونوں کو دی گئی اور ایک نے روپے دیکھ لئے تھے دوسرے نے نہیں یہ تقسیم دونوں کے حق میں جائز ہے مگر جب کہ جس نے نہیں دیکھے ہیں اس کے حصہ میں خراب روپے آئے تو اسے خیار حاصل ہوگا (عالمگیری)

مسئلہ۴:۔ مکان کی تقسیم ہوئی اسے باہر سے دیکھ لیا ہے اندر سے نہیں دیکھا ہے تو خیار حاصل نہیں۔تھان تہہ کئے ہوئے اوپر سے دیکھ لئے اندر سے نہیں دیکھے خیار باقی نہ رہا (عالمگیری)

مسئلہ۵:۔ تقسیم میں خیار کے وہی احکام ہیں جو بیع میں ہیں لہذا اس کے حصہ میں جو چیزیں آئیں ان میں کوئی چیز عیب دار ہے اور قبضہ سے پہلے اسے علم ہوگیا تو سب کو واپس کر دے اس کے حصہ میں ایک ہی قسم کی چیز عیب دار ہے اور قبضہ سے پہلے اسے علم ہوگیا تو سب کو واپس کر دے اس کے حصہ میں ایک ہی قسم کی چیزیں ہوں یا مختلف قسم کی اور اگر قبضہ کے بعد عیب پر مطلع ہوا اور اس کا حصہ ایک چیز ہو حقیقۃً یا حکماً جیسے مکیل وموزوں تو سب واپس کر دے یہ نہیں کرسکتا کہ کچھ رکھ لے کچھ واپس کر دے اور اگر مختلف چیزیں ہوں جیسے بکریاں تو صرف عیب دار کو واپس کرسکتا ہے (عالمگیری)

مسئلہ۶:۔ تقسیم میں جو چیز اسے ملی اس نے بیچ ڈالی مشتری نے اس میں عیب پا کر واپس کر دی اگر یہ واپسی قاضی کے حکم سے ہوئی ہے تو تقسیم توڑی جاسکتی ہے اور بغیر حکم قاضی واپسی ہوئی تو تقسیم کو نہیں توڑ سکتا (عالمگیری)

مسئلہ۷:۔ جو شخص کسی کی چیز بیع کرسکتا ہے وہ اس کے اموال کی تقسیم بھی کراسکتا ہے۔ نابالغ اور مجنوں ومعتوہ کے اموال کی تقسیم باپ نے کرائی یہ جائز ہے جب تک اس تقسیم میں غبن فاحش نہ ہو۔ باپ نہ ہو تو اس کا وصی باپ کے قائم مقام ہے اور باپ کا وصی نہ ہو تو دادا اس کے قائم مقام ہے۔ ماں نے اولاد کے لئے ترکہ چھوڑا ہے اور کسی کو وصی مقرر کر گئی ہے یہ وصی اس ترکہ میں تقسیم کراسکتا ہے بشرطیکہ وہ تینوں جن کا پہلے ذکر کیا گیا نہ ہوں مگر ماں کا وصی جائداد غیر منقولہ میں تقسیم نہیں کراسکتا۔ ماں اور بھائی اور چچا اور نابالغہ عورت کے شوہر کو یا بالغہ عورت جو غائب ہے اس کے شوہر کو تقسیم کرانے کا حق نہیں (عالمگیری)

مسئلہ۸:۔ نابالغ مسلم کا باپ کافر ہے یہ اس کی ملک کی تقسیم نہیں کراسکتا۔ یونہی اگر نابالغ آزاد ہے اور اس کا باپ غلام ہے یا مکاتب اسے بھی ولایت حاصل نہیں اسی طرح پڑا ہوا بچہ کوئی اٹھالا یا وہ اگرچہ اس کی پرورش میں ہو اس کے اموال کو یہ تقسیم نہیں کراسکتا (عالمگیری)

مسئلہ۹:۔ قاضی نے یتیم کے لئے کسی کو وصی مقرر کر دیا ہے اگر یہ ہر چیز میں وصی ہے تو تقسیم کراسکتا ہے جائداد منقولہ اور غیر منقولہ سب کی تقسیم کراسکتا ہے اور اگر وہ نفقہ یا کسی معین چیز کی حفاظت کے لئے وصی ہے تو تقسیم نہیں کراسکتا اور باپ کا وصی اگر ایک چیز میں وصی ہے تو سب چیزوں میں وصی ہے (عالمگیری)

مسئلہ۱۰:۔ ایک شخص دو بچوں کا وصی ہے تو ان کے مشترک اموال کو تقسیم نہیں کراسکتا جس طرح ایک کے مال کو دوسرے کے مال سے بیع نہیں کرسکتا۔ اور باپ اپنے نابالغ بچوں کے مشترک مال کو تقسیم کرسکتا ہے جس طرح ایک کے مال کو دوسرے کے مال سے بیع کرسکتا ہے۔ وصی اگر دونوں نابالغوں کے اموال کو تقسیم کرانا ہی چاہتا ہے تو اس کا حیلہ یہ

ہے کہ ایک کا حصہ کسی کے ہاتھ بیع کردے پھر اس مشتری اور دوسرے نابالغ کے مابین تقسیم کرائے پھر اس مشتری سے پہلے نابالغ کی طرف سے خریدلے دونوں کے حصہ ممتاز ہو جائیں گے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ دونوں کے مال فروخت کردے پھر ہر ایک کے لئے مشتری سے ممتاز کر کے خریدلے (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱:۔ اگر یتیم و وصی کے مابین مال مشترک ہے تو اس صورت میں وصی مال کو تقسیم نہیں کراسکتا مگر جب کہ تقسیم میں نابالغ کے لئے کھلا ہوا فائدہ معلوم ہوتا ہو۔ اور باپ اور اس کے نابالغ بچہ کے مابین مال مشترک ہو تو باپ تقسیم کراسکتا ہے اگرچہ نابالغ کا کھلا ہوا نفع نہ بھی ہو (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲:۔ بالغ و نابالغ دونوں قسم کے ورثہ ہیں اور بالغین موجود ہیں وصی نے بالغین کے مقابلہ میں تقسیم کرائی اور سب نابالغوں کے حصے یکجائی رکھے یہ جائز ہے پھر نابالغوں کے حصے تقسیم کرنا چاہے یہ نہیں ہوسکتا اور اگر ایک نابالغ ہے باقی بالغ اور بالغین میں ایک غائب ہے اور باقی موجود وصی نے موجودین کے مقابلہ میں تقسیم کرائی اور غائب کے حصہ کو نابالغ کے ساتھ رکھا یہ جائز ہے (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳:۔ ورثہ میں بالغ و نابالغ دونوں ہیں وصی لے اس طرح تقسیم کرائی کہ ہر نابالغ کا حصہ بھی ممتاز ہوگیا یہ تقسیم ناجائز ہے۔ میت نے کسی کے لئے تہائی کی وصیت کی ہے وصی نے موصی لہ اور نابالغین کے مابین تقسیم کی موصی لہ کی تہائی اس کو دے دی اور دو تہائیاں نابالغین کے لئے رکھیں یہ جائز ہے۔ اور اگر ورثہ بالغ ہوں مگر موجود نہیں ہیں وصی نے تقسیم کر کے موصی لہ کی تہائی اسے دے دی اور ورثہ کا حصہ محفوظ رکھا یہ بھی جائز ہے اور اگر موصی لہ غائب ہے وصی نے ورثہ کے مقابل میں تقسیم کر کے موصی لہ کا حصہ محفوظ رکھا یہ تقسیم باطل ہے (عالمگیری)

مزارعت کا بیان

مزارعت کے متعلق مختلف قسم کی حدیثیں آئیں بعض سے جواز ثابت ہوتا ہے اور بعض سے عدم جواز اسی وجہ سے صحابہ و ائمہ میں اس کے جواز و عدم جواز میں اختلاف رہا۔

حدیث ۱:۔ صحیح مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں ہم مزارعت کیا کرتے تھے اس میں حرج نہیں جانتے تھے یہاں تک کہ رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب یہ کہا کہ نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے تو ہم نے اسے چھوڑ دیا۔

حدیث ۲:۔ صحیح بخاری و مسلم میں رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں مدینہ میں سب سے زیادہ ہمارے کھیت تھے اور ہم میں کوئی شخص زمین کو اس طرح کرایہ پر دیتا کہ اس ٹکڑے کی پیداوار میری ہے اور اس کی تمہاری تو کبھی

ایسا ہوتا کہ ایک میں پیداوار ہوتی اور دوسرے میں نہیں ہوتی لہذا نبی کریم ﷺ نے ان کو منع فرمایا۔

حدیث ۳:۔ صحیحین میں حنظلہ بن قیس رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہتے ہیں میرے دو چچاؤں نے مجھے خبر دی کہ حضور کے زمانہ میں کچھ لوگ زمین کو اس طرح دیتے کہ جو کچھ نالیوں کے آس پاس پیداوار ہوگی وہ مالک زمین کی ہے یا مالک زمین پیداوار میں سے کسی مخصوص شے کو اپنے لئے مستثنی کر لیتا۔ لہذا نبی ﷺ نے اس سے منع فرمادیا کہتے ہیں۔ میں نے رافع سے پوچھا کہ روپیہ اشرفی سے میں کو دینا کیسا ہے تو کہا اس میں حرج نہیں بعض راوی یہ کہتے ہیں کہ جس صورت میں ممانعت ہے اس کو جب وہ شخص دیکھے گا جسے حلال وحرام کی سمجھ ہے تو جائز نہیں کہہ سکتا۔

حدیث ۴:۔ صحیح بخاری ومسلم میں عمرو بن دینار سے مروی ہے کہتے ہیں میں نے طاوس سے کہا کہ آپ مزارعت چھوڑ دیتے تو اچھا تھا کیوں کہ لوگ یہ کہتے ہیں اس سے نبی ﷺ نے ممانعت فرمائی ہے انھوں نے کہا اے عمرو اس ذریعہ سے لوگوں میں دیتا ہوں اور لوگوں کی اعانت کرتا ہوں اور مجھے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہ خبر دی کہ نبی ﷺ نے اس کو منع نہیں فرمایا اور حضور نے یہ فرمایا کہ کوئی شخص اپنے بھائی کو زمین مفت دے دے یہ اس سے بہتر ہے کہ اس پر اجرت لے۔

حدیث ۵:۔ صحیح بخاری میں ابوجعفر یعنی امام محمد باقر رضی الہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں مدینہ میں مہاجرین کا کوئی گھرانا ایسا نہیں جو تہائی اور چوتھائی پر مزارعت نہ کرتا ہو اور حضرت علی وسعد بن مالک وعبداللہ بن مسعود وعمر بن عبدالعزیز و قاسم وعروہ وآل ابی بکر وآل عمر وآل علی وابن سرین سب نے مزارعت کی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

مسئلہ ۱:۔ کسی کو اپنی زمین اس طور پر کاشت کے لئے دینا کہ جو کچھ پیداوار ہوگی دونوں میں مثلاً نصف نصف یا ایک تہائی دو تہائیاں تقسیم ہو جائے گی اس کو مزارعت کہتے ہیں اسی کو ہندوستان میں بٹائی پر کھیت دینا کہتے ہیں امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک مزارعت ناجائز ہے مگر فتوی قول صاحبین پر ہے کہ مزارعت جائز ہے۔

مزارعت کے جواز کے لئے چند شرطیں ہیں کہ بغیر ان شرطوں کے جائز نہیں

(۱) عاقدین عاقل بالغ آزاد ہوں اگر نابالغ یا غلام ہو تو اس کا ماذون ہونا ضروری ہے۔

(۲) زمین قابل زراعت ہو۔ اگر شور زمین یا بنجر جس میں زراعت کی قابلیت نہیں ہے مزارعت پر دی گئی تو یہ عقد ناجائز ہے۔ اگر کسی وجہ سے اس وقت زمین قابل زراعت نہیں ہے مگر وہ وجہ زائل ہو جائے گی مثلاً اس وقت وہاں پانی نہیں ہے مگر وقت پر پانی ہو جائے گا یا اس وقت کھیت پانی میں ڈوبا ہوا ہے بونے کے وقت تک سوکھ جائے گا تو مزارعت جائز ہے۔

(۳) وہ زمین جو مزارعت پر دی گئی معلوم ہو۔

(۴) مالک زمین کاشتکار کو وہ زمین سپرد کردے اور اگر یہ ٹھہرا ہے کہ مالک زمین بھی اس میں کام کرے گا تو مزارعت صحیح نہیں۔

(۵) بیان مدت مثلاً ایک سال دو سال کے لئے زمین دی اور اگر مدت کا بیان نہ ہو تو صرف پہلی فصل کے لئے مزارعت ہوئی اور اگر ایسی مدت بیان کی جس میں زراعت نہ ہوسکے یا اتنی مدت بیان کی کہ اتنی مدت تک ایک کے زندہ رہنے کی بظاہر امید نہیں ہے تو ان دونوں صورتوں میں مزارعت فاسد۔

(۶) یہ بیان کہ بیج مالک زمین دے گا یا کاشتکار کے ذمہ ہوگا۔ اگر بیان نہ ہو تو وہاں کا جو عرف ہو وہ کیا جائے جیسے یہاں ہندوستان بھر میں یہی عرف ہے کہ بیج کاشتکار کے ہوتے ہیں۔

(۷) یہ بیان کہ کیا چیز بوئے گا اور اگر متعین نہ کرے تو یہ اجازت دے کہ تیرا جو جی چاہے اس میں بونا۔ یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ کتنے بیج ڈالے گا کہ زمین جتنی ہوتی ہے اسی حساب سے کاشتکار بیج ڈالا کرتے ہیں۔

(۸) ہر ایک کو کیا ملے گا اس کا عقد میں ذکر کرنا ضروری ہے۔ اور جو کچھ پیداوار ہو اس میں دونوں کی شرکت ہو اگر فقط ایک کو دینا قرار پایا تو عقد صحیح نہیں۔ اور یہ شرط کہ دوسری چیز میں سے دیا جائے گا اس سے بھی شرکت نہ ہوئی۔ اور جو مقدار ہو ہر ایک کے لئے اس کا متعین ہو جانا ضرور ہے مثلاً نصف یا تہائی یا چوتھائی اور جو کچھ حصہ ہو وہ جزو شائع ہو لہذا اگر ایک کے لئے یہ ٹھہرا کہ ایک من یا دو من دیئے جائیں گے تو صحیح نہیں۔ یونہی اگر یہ ٹھہرا کہ بیج کی مقدار نکالنے کے بعد باقی کو اس طرح تقسیم کیا جائے گا تو مزارعت صحیح نہ ہوئی۔ اسی طرح اگر یہ ٹھہرا کہ کھیت کے اس حصہ کی پیداوار فلاں لے گا اور باقی فلاں یا باقی کو دونوں میں تقسیم کیا جائے گا یہ مزارعت صحیح نہیں۔ اور اگر یہ ٹھہرا کہ زمین کا عشر نکال کر باقی کو تقسیم کیا جائے گا تو حرج نہیں۔ یونہی اگر یہ طے ہوا کہ دونوں میں ایک کو پہلے پیداوار کا دسواں حصہ دیا جائے اس کے بعد اس طرح تقسیم ہو تو اس میں بھی حرج نہیں۔

شروط مندرجہ ذیل سے مزارت فاسد ہو جاتی ہے۔ (۱) پیداوار کا ایک کے لئے مخصوص ہونا۔ (۲) مالک زمین کے کام کرنے کی شرط۔ (۳) ہل بیل مالک زمین کے ذمہ شرط کر دینا۔ کھیت کاٹنا اور ڈھو کر خرمن میں پہنچانا پھر دائیں چلانا اور غلہ کو بھوسہ اڑا کر جدا کرنا ان سب کو مزارع پر شرط کرنا مفسد ہے یا نہیں اس میں دو روایتیں ہیں اور یہاں کا عرف یہ ہے کہ یہ چیزیں بھی مزارع ہی کرتا ہے مگر رواج یہ ہے کہ ان سب چیزوں میں مزدوری جو کچھ دی جاتی ہے وہ مشترک غلہ سے دی جاتی ہے مزارع اپنے پاس سے نہیں دیتا بلکہ ان تمام مصارف کے بعد جو کچھ غلہ بچتا ہے وہ حسب قرارداد تقسیم ہوتا ہے۔ ایک کو غلہ ملے گا اور دوسرے کو صرف بھوسا۔ (۵) غلہ بانٹا جائے گا اور بھوسا وہ لے گا جس کے بیج نہیں ہیں مثلاً مالک زمین۔ (۶) بھوسا بانٹا جائے گا اور غلہ صرف ایک کو ملے گا۔ اور اگر یہ شرط ہے کہ غلہ

بٹے گا اور بھوسا اس کو ملے گا جس کے بیج ہیں جیسا یہاں کا یہی عرف ہے کہ مزارع ہی بیج دیتا ہے اور بھوسہ لیتا ہے یہ صورت صحیح ہے۔ یونہی اگر بھوسے کے متعلق کچھ ذکر ہی نہ آیا کہ اس کو کون لے گا یہ بھی صحیح ہے مگر اس صورت میں بھوسا کون لے گا اس میں دو قول ہیں ایک یہ کہ یہ بھی بٹے گا دوسرا یہ کہ جس کے بیج ہیں اسے ملے گا یہی ظاہر الراویہ ہے اور یہاں عرف دوسرے قول کے موافق ہے۔

مسئلہ۲:۔ (۱) ایک شخص کی زمین اور بیج اور دوسرا شخص اپنے ہل بیل سے جوتے بوئے گا یا (۲) ایک کی فقط زمین باقی سب کچھ دوسرے کا یعنی بیج بھی اسی کے اور ہل بیل بھی اسی کے اور کام بھی یہی کرے گا یا (۳) مزارع صرف کام کرے گا باقی سب کچھ مالک زمین کا یہ تینوں صورتیں جائز ہیں۔ اور اگر یہ ہو کہ (۱) زمین اور بیل ایک کے اور کام کرنا اور بیج مزارع کے ذمہ یا (۲) یہ کہ بیل اور بیج ایک کے اور زمین اور کام دوسرے کا یا یہ کہ ایک کے ذمہ فقط بیل یا بیج باقی سب کچھ دوسرے کا یہ چاروں صورتیں ناجائز و باطل ہیں (درمختار)

مسئلہ۳:۔ مزارعت جب صحیح ہو تو جو کچھ پیداوار ہو اس کو اس طور پر تقسیم کریں جیسا طے ہوا ہے اور کچھ پیداوار نہ ہوئی تو کسی کو کچھ نہیں ملے گا اور اگر مزارعت فاسد ہو تو بہرصورت کام کرنے والے کو اجرت ملے گی پیداوار ہو یا نہ ہو (درمختار)

مسئلہ۴:۔ تین یا چار شخص مزارعت میں شریک ہوئے یوں کہ ایک کے فقط بیج یا بیل ہوں گے یا یوں کہ ایک کی زمین اور ایک کے بیج اور ایک کے بیل اور ایک کام کرے گا یا یوں کہ ایک کی زمین اور بیج اور دوسرے کے بیل اور تیسرا کام کرے گا یہ سب صورتیں مزارعت فاسدہ کی ہیں (ردالمحتار)

مسئلہ۵:۔ عقد مزارعت ہو جانے کے بعد یہ عقد لازم ہوتا ہے یا نہیں اس میں یہ تفصیل ہے کہ جس کے بیج ہوں گے اس کی جانب سے لازم نہیں وہ اس پر عمل پیرا ہونے سے انکار کر سکتا ہے اور جس کے بیج نہیں اس پر لازم ہے یہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھے یہ عقد منظور نہیں بلکہ اس کو عقد کے موافق کرنا ہی پڑے گا۔ اور بیج زمین میں ڈال دینے کے بعد دونوں طرف سے لازم ہو گیا کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا (عالمگیری)

مسئلہ۶:۔ جس کے بیج ہیں اگر وہ اس عقد سے انکار اس وجہ سے کرتا ہے کہ وہ خود اپنے ہاتھ سے بونا چاہتا ہے یا اس کو کوئی دوسرا شخص مل گیا جو کم میں کام کرے گا مثلاً یہ مزارع نصف لینا چاہتا ہے وہ دوسرا تہائی پر کام کرنے کو تیار ہے ان صورتوں میں بیج والا انکار نہیں کر سکتا اس کو اس عقد کے موافق کرنا ہی ہوگا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ۷:۔ مزارعت میں اگر مزارع کے ذمہ کھیت کا جوتنا شرط ہے جب تو اسے جوتنا ہی ہے اور اگر عقد میں یہ شرط مذکور نہ ہوئی تو اس کی دو صورتیں ہیں۔ اگر وہ زمین ایسی ہے کہ بغیر جوتے بھی اس میں ویسی ہی پیداوار ہو سکتی ہے جو مقصود

ہے تو جبراً اسے نہیں جتوایا جاسکتا اور اگر بغیر جوتے کچھ پیداوار نہ ہوگی یا بہت کم ہوگی تو کھیت جوتنے پر مجبور کیا جائے گا۔ یہی حکم آبپاشی کا ہے کہ اگر محض آسمانی بارش کافی ہے پانی نہ دیا جائے جب بھی ٹھیک پیداوار ہوگی تو پانی دینے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا ورنہ اسے پانی دینا ہی ہوگا انکار نہیں کرسکتا (عالمگیری)

مسئلہ۸:۔ مزارعت ہوجانے کے بعد پیداوار کی تقسیم جس طرح طے پا گئی ہے اس میں کمی بیشی ہوسکتی ہے یا نہیں مثلاً نصف نصف تقسیم کرنا طے پایا تھا اب ایک تہائی دو تہائیاں لینا دینا چاہتے ہیں اس کی تفصیل یہ ہے کہ یہ کمی یا بیشی مالک زمین کی طرف سے ہوگی یا مزارع کی طرف سے اور بہر صورت بیج مالک زمین کے ہیں یا مزارع کے۔ اگر کھیت تیار ہوگیا اور بیج مزارع کے ہیں اور پہلے مزارعت نصف پر تھی اب کاشتکار مالک زمین کا حصہ بڑھانا چاہتا ہے اسے دو تہائیاں دینا چاہتا ہے یہ ناجائز ہے بلکہ پیداوار اسی طور پر تقسیم ہوگی جو طے ہے اور اگر مالک زمین مزارع کا حصہ بڑھانا چاہتا ہے بجائے نصف اس کو دو تہائیاں دینا چاہتا ہے یہ جائز ہے اور اگر بیج مالک زمین کے ہیں اور یہ مزارع کا حصہ زیادہ کرنا چاہتا ہے یہ ناجائز ہے اور مزارع مالک زمین کا حصہ زیادہ کرنا چاہتا ہے یہ جائز ہے اور اگر فصل تیار ہونے سے پہلے کمی بیشی کرنا چاہتے ہیں تو مطلقاً جائز ہے مزارع کی طرف سے ہو یا مالک زمین کی طرف سے بیج اس کے ہوں یا اس کے (عالمگیری)

مسئلہ۹:۔ مزارعت اس طرح ہوئی کہ ایک کی زمین ہے اور بیج دونوں کے ہیں اور مزارع کے ذمہ کام کرنا ہے اور شرط یہ ہے کہ جو کچھ پیداوار ہوگی دونوں برابر بانٹ لیں گے یہ مزارعت فاسد ہے۔ یونہی اگر ایک کے لئے دو تہائیاں اور دوسرے کے لئے ایک تہائی ملنا شرط ہو یہ بھی فاسد ہے۔ اور اگر زمین دونوں کی ہو اور بیج بھی دونوں دیں گے اور کام بھی دونوں کریں گے اور جو کچھ پیداوار ہوگی دونوں برابر بانٹ لیں گے یہ مزارعت صحیح ہے۔ اور اگر زمین دونوں میں مشترک ہے اور بیج ایک کے ہیں اور پیداوار برابر لیں گے یہ صورت فاسد ہے۔ اور اگر اسی صورت میں کہ زمین مشترک ہے یہ شرط ہو کہ جو کام کرے گا اس کی دو تہائیاں اور دوسرے کو یعنی جس کے بیج نہیں ہیں اس کو ایک تہائی ملے گی یہ جائز ہے (عالمگیری)

مسئلہ۱۰:۔ مزارعت فاسدہ کے یہ احکام ہیں۔ جو کچھ اس صورت میں پیداوار ہو اس کا مالک تنہا وہ شخص ہے جس کے بیج ہیں پھر اگر بیج مزارع کے ہیں تو یہ مالک زمین کو زمین کی اجرت مثل دے گا اور اگر بیج مالک زمین کے ہیں تو یہ مزارع کو اس کے کام کی اجرت مثل دے گا اور اگر بیل بھی مالک زمین ہی کے ہیں تو زمین اور بیل دونوں کی اجرت مثل اس کو ملے گی۔ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک اجرت مثل اتنی ہی دی جائے جو مقرر شدہ سے زائد نہ ہو یعنی اگر مقرر شدہ سے زائد ہوتی ہو تو اتنی ہی دیں جو مقرر ہے یعنی مثلاً نصف پیداوار کی برابر اور امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کے نزدیک یہ پابندی نہیں بلکہ جتنی بھی اجرت مثل ہواگرچہ مقرر شدہ سے زیادہ ہو وہی دی جائے گی (ہدایہ)

مسئلہ۱۱:۔ مزارعت فاسدہ میں اگر بیج مالک زمین کے ہیں اور پیداوار اس نے لی یہ اس کے لئے حلال وطیب ہے اور اگر مزارع کے بیج تھے اور پوری پیداوار اس نے لی تو اس کے لئے فقط اتنا ہی طیب ہے جو بیج اور لگان کے مقابل میں ہے باقی کو صدقہ کرے (ہدایہ)

مسئلہ۱۲:۔ مزارعت فاسدہ میں اگر یہ چاہیں کہ پیداوار کا جو کچھ حصہ ملا ہے وہ طیب وطاہر ہو جائے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ حصے بٹ جانے کے بعد مالک زمین مزارع سے کہے کہ تمہارا میرے ذمہ یہ واجب ہے اور میرا تمہارے ذمہ یہ واجب ہے اس غلہ کو لے کر مصالحت کرلو اور مزارع بھی اسی طرح کرے اور دونوں آپس میں مصالحت کرلیں اب کوئی حرج نہ رہے گا (عالمگیری)

مسئلہ۱۳:۔ ایک شخص نے دوسرے کو بیج دیئے اور یہ کہا کہ تم انھیں اپنی زمین میں بودو اور جو کچھ غلہ پیدا ہو وہ تمہارا ہے یا یوں کہا کہ اپنی زمین میں میرے بیج سے کاشت کرو جو کچھ پیداوار ہو وہ تمہاری ہے یہ دونوں صورتیں جائز ہیں مگر یہ مزارعت نہیں ہے کیوں کہ پیداوار میں شرکت نہیں ہے بلکہ اس شخص نے اپنے بیج اسے قرض دیئے اور اگر بیج والے نے مالک زمین سے یہ کہا کہ میرے بیج سے تم اپنی زمین میں کاشت کرو اور جو کچھ پیداوار ہو میری ہے یہ صورت بھی جائز ہے اور اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس کی زمین کاشت کے لئے عاریت لی (عالمگیری)

مسئلہ۱۴:۔ مزارع کو زمین دی اور یہ کہا کہ اس میں گیہوں اور جو دونوں بوئے جائیں ایک کو گیہوں ملیں گے اور دوسرے کو جو یہ مزارعت فاسد ہے (عالمگیری)

مسئلہ۱۵:۔ مزارع کو زمین دی اور یہ کہا کہ اگر تم نے گیہوں بوئے تو نصف نصف دونوں کے اور جو بوئے تو کل مزارع کے یہ صورت جائز ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ گیہوں بونے کی صورت میں مزارعت ہے اور جو بونے کی صورت میں عاریت ہے اور اگر یہ کہہ کر زمین دی کہ گیہوں بوئے تو نصف نصف اور جو بوئے تو یہ کل مالک زمین کے اس کا حکم یہ ہے کہ گیہوں بونے کی صورت میں مزارعت ہے اور جائز ہے اور جو بوئے تو یہ کل مزارع کے ہوں گے اور مالک زمین کو زمین کی اجرت مثل یعنی واجبی لگان دیا جائے (عالمگیری)

مسئلہ۱۶:۔ یہ کہہ کر زمین دی کہ اگر گیہوں بوئے تو نصف نصف اور جو بوئے تو مالک زمین کے لئے ایک تہائی اور مزارع کے لئے دوتہائیاں اور تل بوئے تو مالک زمین کی ایک چوتھائی باقی مزارع کی یہ صورت جائز ہے جو کچھ بوئے گا اسی شرط کے موافق تقسیم ہوگی (عالمگیری)

مسئلہ۱۷:۔ ایک شخص کو تیس برس کے لئے زمین دے دی کہ گیہوں یا جو یا جو کچھ ربیع یا خریف کی پیداوار ہو دونوں میں برابر تقسیم ہوگی اور اس زمین میں مزارع جو درخت لگائے گا وہ ایک تہائی مالک زمین کا باقی مزارع کا یہ جائز ہے وہ جو کچھ بوئے یا جس قسم کے درخت لگائے اسی شرط کی موافق کیا جائے گا (عالمگیری)

مسئلہ۱۸:۔ مزارعت میں یہ شرط ہوئی کہا گر مزدور سے کام لیا جائے گا تو اس کی اجرت مزارع کے ذمہ ہوگی یہ جائز ہے اور اگر یہ شرط ہو کہ مزدوری مالک زمین کے ذمہ ہوگی یہ ناجائز ہے اور مزارعت فاسد۔ یونہی اگر یہ شرط ہو کہ مزدوری مزارع دے گا مگر جو کچھ اجرت میں صرف ہوگا اس کے عوض کا غلہ نکال کر باقی کو تقسیم کیا جائے گا یہ بھی ناجائز (عالمگیری)

مسئلہ۱۹:۔ مزارعت میں ایسی شرط تھی جس کی وجہ سے مزارعت فاسد ہوگئی تھی اور وہ شرط جس کے لئے مفید تھی اس نے عمل سے پہلے شرط باطل کردی مثلاً یہ شرط تھی کہ مالک زمین یا مزارع بیس روپے اور نصف پیداوار لے گا جس کو یہ روپے ملتے اس نے یہ شرط باطل کردی تو اب یہ مزارعت جائز ہوگئی اور اگر وہ شرط دونوں کے لئے مفید ہو تو جب تک دونوں اس شرط کو باطل نہ کریں فقط ایک کے باطل کرنے سے مزارعت جائز نہ ہوگی (عالمگیری)

مسئلہ۲۰:۔ کاشتکار نے کھیت جوت لیا اب مالک زمین کہتا ہے میں بٹائی پر بوانا نہیں چاہتا اگر بیج کاشتکار کے ذمہ ہیں تو مالک زمین کو انکار کرنے کا کوئی حق نہیں اس سے زمین جبراً لی جائے گی اور کاشتکار بوئے گا اور اگر بیج مالک زمین کے ذمہ ہیں تو وہ انکار کرسکتا ہے اس پر جبر نہیں کیا جاسکتا رہا یہ کہ کاشتکار کو کھیت جوتنے کا معاوضہ دیا جائے گا یا نہیں دیانت کا حکم یہ ہے کہ کاشتکار کو کھیت جوتنے کی اجرت مثل دے کر راضی کرے کیوں کہ اگرچہ کھیت جوتنے پر وہ اجیر نہیں ہے مگر چونکہ مالک زمین نے اس سے عقد مزارعت کیا اس وجہ سے اس نے جوتا ورنہ کیوں جوتتا (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۲۱:۔ کاشتکار کو مزارعت پر زمین دی کاشتکار یہ چاہتا ہے کہ دوسرے شخص کو مزارعت پر دے دے اگر بیج مالک زمین کے ہیں تو ایسا نہیں کرسکتا جب تک مالک زمین سے صراحۃً یا دلالۃً اجازت نہ حاصل کرے دلالۃً اجازت کی یہ صورت ہے کہ اس نے کہہ دیا ہو تم اپنی رائے سے کام کرو اور بغیر اجازت اس نے دوسرے کو دے دی تو ان دونوں کے مابین حسب شرائط غلہ تقسیم ہوگا اور مالک زمین بیج کا تاوان لے گا پہلے سے لے گا تو وہ دوسرے سے واپس نہیں لے سکتا اور دوسرے سے لے گا تو وہ پہلے سے رجوع کرے گا اور زراعت کی وجہ سے زمین میں جو کچھ نقصان ہوگا وہ مزارع دوم سے مالک زمین وصول کرے گا پھر اس صورت میں مزارع اول کو پیداوار کا جو حصہ ملا ہے اس میں سے اتنا حصہ اس کے لئے جائز ہے جو تاوان میں دے چکا ہے باقی کو صدقہ کردے (عالمگیری)

مسئلہ۲۲:۔ مالک زمین نے مزارع کوصراحۃً یا دلالۃً اجازت دے دی ہے کہ وہ دوسرے کومزارعت کے طور پر دے دے اور مالک زمین نے نصف پراس کودی تھی اوراس نے دوسرے کونصف پر دے دی تو یہ دوسری مزارعت جائز ہے۔اور جو پیداوار ہوگی اس میں کا نصف مالک زمین لے گا اور نصف مزارع دوم لے گا مزارع اول کے لئے کچھ نہیں بچا۔اور اگرمزارع اول نے دوسرے سے یہ طے کرلیا ہے کہ آدھا مالک زمین کو ملے گا اورآدھے میں ہم دونوں برابرلیں گے یا ایک تہائی دوتہائی لیں گے تو جو کچھ طے پایا اس کے موافق تقسیم ہو(عالمگیری)

مسئلہ۲۳:۔ مالک زمین نے مزارعت پرزمین دی اور یہ کہا کہ اپنے بیج سے کاشت کرواس نے زمین اور بیج دوسرے کو بونے کے لئے مزارعت پر دے دی یہ جائز ہے مالک زمین نے صراحۃً یا دلالۃً ایسا کرنے کی اجازت دی ہو یا نہ دی ہو دونوں کا ایک حکم ہے اب اگر پہلی مزارعت نصف پرتھی اور دوسری بھی نصف پر ہوئی تو نصف غلہ مالک زمین لے گا اور نصف مزارع دوم اور مزارع اول کو کچھ نہیں ملے گا اوراگر دوسری مزارعت میں یہ ٹھہرا ہے کہ ایک تہائی مزارع دوم کی تو نصف مالک زمین کا اور ایک تہائی دوم کی اور چھٹا حصہ مزارع اول کا یا اس کے سوا جو صورت طے پا گئی ہو اس کے مطابق تقسیم ہو(عالمگیری)

مسئلہ۲۴:۔ مالک زمین نے مزارع سے کہا کہ تم اپنے بیجوں سے کاشت کرو دونوں نصف نصف لیں گے اور مزارع نے دوسرے کو دے دی کہ تم اپنے بیج سے کاشت کرو اور جو کچھ پیداوار ہو اس میں دوتہائیاں تمہاری اس صورت میں مزارع دوم حسب شرط دوتہائیاں لے گا اور ایک تہائی مالک زمین لے گا اور مالک زمین مزارع اول سے تہائی زمین کی اجرت (لگان) لے گا اور اگر بیج مزارع اول ہی نے دیئے مگر مزارع دوم کے لئے پیداوار کی دوتہائیاں دینا طے پایا اس صورت میں بھی وہی حکم ہے(عالمگیری)

مسئلہ۲۵:۔ کاشت کے لئے دوسرے کو زمین دی اور یہ ٹھہرا کہ بیج دونوں کے ہوں گے اور بیل کاشتکار کے ہوں گے اور پیداوار دونوں میں نصف نصف تقسیم ہو جائے گی کاشتکار نے ایک دوسرے شخص کو اپنے حصہ میں شریک کرلیا کہ یہ بھی اس کے ساتھ کام کرے گا اس صورت میں مزارعت اور شرکت دونوں فاسد ہیں۔ جتنے جتنے دونوں کے بیج ہوں اسی حساب سے غلہ دونوں میں تقسیم ہوگا اور مالک زمین مزارع اول سے نصف زمین کی اجرت مثل لے گا اور یہ دوسرا شخص بھی مزارع اول سے اپنے کام کی اجرت مثل لے گا۔اور مزارع اول اپنے بیج کی قدر اور جو کچھ زمین کی اجرت اور کام کی اجرت دے چکا ہے ان کی قیمت کا غلہ رکھ لے باقی کو صدقہ کردے(عالمگیری) اور اگر کاشتکار نے دوسرے کو شریک نہ کیا ہو جب بھی فاسد ہے اور وہی احکام ہیں جو مذکور ہوئے (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۲۶:۔ جن دوشخصوں کے مابین مزارعت ہوئی ان میں کسی کے مرجانے سے مزارعت فسخ ہوجائے گی جیسا کہ اجارہ کاحکم تھا پھراگرمثلاً تین سال کے لئے مزارعت پرزمین دی تھی اور پہلے سال میں کھیت بونے اوراگنے کے بعد مالک زمین مرگیااورکھیت ابھی کاٹنے کے قابل نہیں ہواتو زمین مزارع کے پاس اس وقت تک چھوڑ دی جائے گی کہ فصل تیار ہو جائے اس صورت میں پیداوارحسب قرار تقسیم ہوگی اور دوسرے تیسرے سال کے حق میں مزارعت فسخ ہو جائے گی (ہدایہ)

مسئلہ۲۷:۔ مزارع انے کھیت جوت کر تیارکیا مینڈھ بھی درست کرلی نالیاں بھی بنالیں مگرابھی بویانہیں ہے کہ مالک زمین مرگیا تومزارعت فسخ ہوگئی اورمزارع نے جوکچھ کام کیا ہےاس صورت میں اس کا کوئی معاوضہ نہیں (ہدایہ)

مسئلہ۲۸:۔ کھیت بودیا گیااورابھی اگانہیں کہ مالک زمین مرگیااس صورت میں مزارعت فسخ ہوگی یاباقی رہے گی اس میں مشائخ کا اختلاف ہے(عالمگیری) جومشائخ یہ کہتے ہیں کہ مزارعت فسخ نہیں ہوگی ان کا قول بہتر معلوم ہوتا ہے کہ مزارع کو نقصان سے بچانا ہے جب کہ بیج مزارع کے ہوں۔

مسئلہ۲۹:۔ مزارع نے کھیت بونے میں دیر کی کہ مدت ختم ہوگئی اورابھی زراعت کچی ہے کٹنے کے قابل نہیں ہوئی مالک زمین کہتا ہے کچی کھیتی کاٹ لی جائے اورمزارع انکارکرتا ہے مالک زمین کوکھیت کاٹنے سے روکا جائے گا اور چونکہ آدھی زراعت مزارع کی ہے کھیت تیارہونے تک دونوں کے مابین ایک جدیداجارہ قراردیا جائے گالہذااتنے دنوں کی جوکچھ اجرت اس زمین کی ہواس کانصف مزارع مالک زمین کودے گا (عالمگیری)

مسئلہ۳۰:۔ فصل تیارہونے سے پہلے مزارع مرگیااس کے ورثہ کہتے ہیں کہ ہم اس کھیت کا کام کریں گےان کو یہ حق دیا جائے گا کہ یہ لوگ مزارع کے قائم مقام ہیں اس صورت میں کام کی ان کوکچھ اجرت نہیں ملے گی بلکہ پیداوارکا حصہ ملے گا اوراگر یہ لوگ زراعت کے کام سے انکارکرتے ہیں تو ان کومجبورنہیں کیا جاسکتا بلکہ مالک زمین کواختیار ہے کہ کچی کھیتی کاٹ کرآدھی ان کودے دےاورآدھی خودلے لے یاان کے حصہ کی قیمت دے کرزراعت لے لے یاان کے حصہ پربھی خرچ کرےاور جوکچھ ان کے حصہ پرصرف ہووہ ان کے حصہ کی پیداوار سے وصول کرے(ہدایہ)

مسئلہ۳۱:۔ کھیت بونے کے بعد مزارع غائب ہوگیا معلوم نہیں کہاں ہے مالک زمین نے قاضی سے حکم حاصل کرکے زراعت پرصرف کیا کھیت جوتیار ہوگیا مزارع آیااوراپنا حصہ مانگتا ہے تو جوکچھ صرف ہوا ہے جب تک سب نہ دے دے اپنا حصہ لینے کا حقدارنہیں اوراگر بغیرحکم قاضی مالک زمین نے صرف کیا تو متبرع ہے وصول نہیں کرسکتا اورقاضی حکم اس وقت دے گا جب مالک زمین گواہوں سے یہ ثابت کردے کہ زمین میری ہے مزارعت پرفلاں کودے دی ہے وہ

کھیت بو کر غائب ہوگیا (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲:۔ فصل تیار ہونے کے بعد مزارع مرگیا مالک زمین یہ دیکھتا ہے کہ کھیت میں زراعت موجود نہیں ہے اور یہ معلوم نہیں کہ کیا ہوئی تو اپنے حصہ کا تاوان اس کے ترکہ سے وصول کرے گا اگرچہ ورثہ کہتے ہوں کہ زراعت چوری ہوگئی (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳:۔ مالک زمین پر دین ہے اور سوا اس زمین کے جس کو مزارعت پر دے چکا ہے کوئی مال نہیں ہے جس سے دین ادا کیا جائے اگر ابھی فقط عقد مزارعت ہی ہوا ہے کاشتکار نے کھیت بویا نہیں ہے تو زمین دین کی ادا کے لئے بیع کر دی جائے اور مزارعت فسخ کر دی جائے اور اگر کھیت بویا جاچکا ہے مگر ابھی اگا نہیں ہے جب بھی بیع ہوسکتی ہے اور دیانت کا حکم یہ ہے کہ مزارع کو کچھ دے کر راضی کرلیا جائے اور زراعت اگ چکی ہے مگر ابھی تیار نہیں ہوئی ہے تو بغیر اجازت مزارع نہیں بیچی جاسکتی وہ اگر اجازت دے دے تو اب بیچنا جائز ہے۔ اور اس میں دوصورتیں ہیں صرف زمین کی بیع ہو یا زمین وزراعت دونوں کی ہو اگر دونوں کی بیع ہو اور مزارع نے اجازت دے دی تو دونوں میں بیع نافذ ہوگی اور اس صورت میں ثمن کو قیمت زمین اور قیمت زراعت پر تقسیم کریں جو حصہ زمین کے مقابل میں ہو وہ مالک زمین کا ہے اور جو حصہ زراعت کے مقابل میں ہے دونوں پر حسب قرارداد تقسیم کیا جائے۔ اور اگر مزارع نے اجازت نہیں دی تو مشتری کو اختیار ہے کہ بیع کو فسخ کر دے یا زراعت تیار ہونے کا انتظار کرے۔ اور اگر صرف زمین کی بیع ہوئی ہے اور مزارع نے اجازت دے دی تو زمین مشتری کی ہے اور زراعت بائع و مزارع کی ہے۔ اور اگر مزارع نے اجازت نہیں دی تو مشتری کو اختیار ہے کہ بیع فسخ کر دے یا انتظار کرے اور اگر مالک زمین نے زمین اور زراعت کا اپنا حصہ بیع کیا تو اس میں بھی وہی دوصورتیں ہیں۔ اور مزارع یہ چاہے کہ بیع کو فسخ کر دے یہ حق اسے حاصل نہیں (ہدایہ، درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۳۴:۔ فصل تیار ہونے کے بعد دین ادا کرنے کے ئے زمین بیچی گئی اگر صرف زمین کی بیع ہوئی تو بلا توقف جائز ہے اور اگر زمین اور پوری زراعت بیع کر دی تو زمین اور زراعت کے اس حصہ میں جو مالک زمین کا ہے بیع جائز ہے اور مزارع کے حصہ میں اس کی اجازت پر موقوف ہے اور فرض کرو مزارع نے اجازت نہیں دی اور مشتری کو یہ معلوم نہ تھا کہ یہ زمین مزارعت پر ہے تو مشتری کو اختیار حاصل ہے کہ صرف بائع کے حصہ پر قناعت کرے اور حصہ مزارع کے مقابل میں ثمن کا جو حصہ ہو وہ کم کر دے اور چاہے تو بیع فسخ کر دے کہ اس نے پوری زراعت خریدی تھی فقط اتنا ہی حصہ اسے خریدنا مقصود نہ تھا (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵:۔ کھیت میں بیج ڈال دیئے گئے اور ابھی اگے نہیں کھیت کو بیع کر دیا اگر وہ بیج سڑ گئے ہیں تو مشتری کے ہیں اور اگر سڑے

نہیں ہیں تو یہ بیج بائع کے ہیں اور فرض کرو مشتری نے پانی دیا بیج اگے غلہ پیدا ہوا تو یہ سب بائع ہی کا ہے مشتری کو کوئی معاوضہ نہیں ملے گا کہ اس نے جو کچھ کیا تبرع ہے (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶:۔ مدیون دین کی وجہ سے قید کیا گیا اور اس کے پاس یہی زمین ہے جو مزارعت پر اٹھا چکا ہے اور زمین میں کچی زراعت ہے جس کی وجہ سے بیع نہیں کی جاسکتی کہ بیچ کر دین ادا کیا جاتا تو اسے قید خانہ سے رہا کیا جائے گا کہ دین کی ادا میں جو کچھ دیر ہوگی وہ عذر سے ہے (ہدایہ)

مسئلہ ۳۷:۔ مزارع ایسا بیمار ہو گیا کہ کام نہیں کر سکتا یا سفر میں جانا چاہتا ہے یا وہ اس پیشہ زراعت ہی کو چھوڑنا چاہتا ہے ان صورتوں میں مزارعت فسخ کر دی جائے گی یا مزارع یہ کہتا ہے کہ میں دوسری زمین کی کاشت کروں گا اور بیج اسی کے ہیں تو چھوڑ سکتا ہے (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸:۔ مدت پوری ہوگئی اور ابھی فصل تیار نہیں ہے تو مدت کے بعد جتنوں دنوں تک زراعت تیار نہ ہوگی اتنے دنوں کی مزارع کے ذمہ نصف زمین کی اجرت مثل واجب ہے اور مدت کے بعد زراعت پر جو کچھ صرف ہوگا وہ دونوں کے ذمہ ہوگا کیوں کہ عقد مزارعت ختم ہو چکا اب یہ زراعت دونوں کی مشترک چیز ہے لہذا خرچ بھی دونوں کے ذمہ مگر یہ ضرور ہے کہ جو کچھ ایک خرچ کرے وہ دوسرے کی اجازت سے ہو یا حکم قاضی سے بغیر اس کے جو کچھ خرچ کیا متبرع ہے اس کا معاوضہ نہیں ملے گا (ہدایہ)

مسئلہ ۳۹:۔ مدت ختم ہوگئی مالک زمین یہ چاہتا ہے کہ یہی کچی کھیتی کاٹ لی جائے یہ نہیں کیا جاسکتا اور اگر مزارع کچی کاٹنا چاہتا ہے تو مالک زمین کو اختیار دیا جائے کہ کچا کھیت کاٹ کر دونوں بانٹ لیں یا مزارع کے حصہ کی قیمت دے کر کل زراعت لے لے یا کھیت پر اپنے پاس سے صرف کرے اور تیار ہونے پر اس کے حصہ سے وصول کرے (ہدایہ)

مسئلہ ۴۰:۔ دو شخصوں کی مشترک زمین ہے ایک غائب ہے تو جو موجود ہے وہ پوری زمین میں کاشت کر سکتا ہے جب شریک آجائے تو جتنے دنوں تک اس کی کاشت میں رہی اب یہ اتنے دنوں کاشت میں رکھے یہ اس صورت میں ہے کہ زراعت سے زمین کو نقصان نہ پہنچے اس کی قوت کم نہ ہو اور اگر معلوم ہے کہ زراعت سے زمین کمزور ہو جائے گی یا زراعت نہ کرنے میں زمین کو نفع پہنچے گا اس کی قوت زیادہ ہوگی تو شریک موجود کو زراعت کی اجازت نہیں (عالمگیری)

مسئلہ ۴۱:۔ دوسرے کی زمین میں بغیر اجازت کاشت کی اور مالک کو اس وقت خبر ہوئی جب فصل تیار ہوئی اس نے اپنی رضامندی ظاہر کی یا یہ ہوا کہ پہلے ناراض ہوا پھر رضامندی دے دی دونوں صورتوں میں کاشتکار کے لئے پیداوار حلال ہوگئی

(عالمگیری)

مسئلہ۴۲:۔ ایک شخص نے دوسرے کی زمین پر غاصبانہ قبضہ کیا اور مزارعت پر اٹھا دی مزارع نے اپنے بیج بوئے اور ابھی اگے نہیں تھے کہ مالک زمین نے اجازت دے دی تو اجازت ہوگئی اور جو کچھ پیداوار ہوگی وہ مالک زمین اور مزارع کے مابین اس طرح تقسیم ہوگی جو غاصب نے طے کی تھی۔اور اگر کھیتی اگ آئی ہے اور ایسی ہوگئی ہے کہ اس کی کچھ قیمت ہو اور اب مالک زمین نے اجازت دی تو مزارعت جائز ہوگئی یعنی مالک زمین اس کے بعد ناجائز کرنا چاہے تو نہیں کرسکتا ا راجازت سے پہلے اپنا کھیت خالی کراسکتا تھا مزارعت کے جائز ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ پیداوار میں اسے حصہ ملے گا بلکہ اس صورت میں جو کچھ پیداوار ہوگی وہ مزارع وغاصب کے مابین تقسیم ہوگی (عالمگیری)

مسئلہ۴۳:۔ بیج غصب کر کے اپنی زمین میں بو دیئے تو جب تک اگے نہ ہوں مالک اجازت دے سکتا ہے کہ ابھی بیج موجود ہیں اور اگنے کے بعد اجازت نہیں ہوسکتی کہ بیج موجود نہیں (عالمگیری)

مسئلہ۴۴:۔ مالک زمین نے اپنی زمین رہن رکھی پھر وہ زمین مرتہن کو مزارعت پر دے دی کہ مرتہن اپنے بیج سے کاشت کرے گا یہ مزارعت صحیح ہے مگر زمین رہن سے خارج ہوگئی جب تک پھر سے رہن نہ رکھی جائے رہن میں نہیں آئے گی (عالمگیری)

مسئلہ۴۵:۔ زمین کسی کے پاس رہن ہے اس کو بطور مزارعت کوئی شخص لینا چاہتا ہے تو راہن سے لے سکتا ہے جب کہ مرتہن بھی اس کی اجازت دے دے (عالمگیری)

مسئلہ۴۶:۔ زراعت تیار ہونے سے پہلے جو کچھ کام ہوگا مثلاً کھیت جوتنا بونا پانی دینا حفاظت کرنا وغیرہ یہ سب مزارع کے ذمہ ہے چاہے وہ خود کرے یا مزدوروں سے کرائے اور دوسری صورت میں مزدوری اسی کے ذمہ ہوگی۔اور جو کام زراعت تیار ہونے کے بعد کے ہیں مثلاً کھیت کاٹنا اسے لاکر خرمن میں جمع کرنا دائیں چلانا بھوسا اڑانا وغیرہ اس کے متعلق ظاہرالروایۃ یہ ہے کہ دونوں کے ذمہ ہیں کیوں کہ مزارع کا کام فصل تیار ہونے پر ختم ہوگیا مگر امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالٰی سے ایک روایت یہ ہے کہ یہ کام بھی مزارع کے ذمہ ہیں اور بعض مشائخ نے اسی کو اختیار فرمایا کہ مسلمانوں کا اس پر عمل ہے۔اور جو کام تقسیم کے بعد ہے مثلاً غلہ مکان پر پہنچانا۔بالاتفاق دونوں کے ذمہ ہے مزارع اپنا غلہ خود لے جائے اور مالک اپنا غلہ اپنے گھر لائے یا دونوں اپنے اپنے مزدوروں سے اٹھوا لے جائیں (ہدایہ) قسم دوم یعنی فصل تیار ہونے کے بعد جو کام ہیں ان کے متعلق مزارع کے کرنے کی شرط کر لی تو یہ شرط صحیح ہے اس کی وجہ سے مزارعت فاسد نہیں ہوگی تنویر میں اس قول کو اصح کہا اور درمختار میں ملتقی سے اسی پر فتویٰ ہونا بتایا۔مگر ہندوستان

میں عموماً یہ ہوتا ہے کہ فصل تیار ہونے کے بعد مزدوروں سے کام کراتے ہیں اور مزدوری اسی غلہ میں سے دی جاتی ہے یعنی کھیت کاٹنے والے اور دائیں چلانے والے وغیرہ کو جو کچھ مزدوری دی جاتی ہے وہ کوئی اپنے پاس سے نہیں دیتا بلکہ اسی غلہ کی کچھ مقدار مزدوری میں دی جاتی ہے یہ طریقہ کہ جس کام کو کیا اسی میں سے مزدوری دی جائے اگرچہ ناجائز ہے جس کو ہم اجارہ میں بیان کر چکے ہیں مگر اس سے اتنا ضرور معلوم ہوا کہ فصل کی تیاری کے بعد جو کام کیا جائے گا یہاں کے عرف کے مطابق وہ تنہا مزارع کے ذمہ نہیں ہے بلکہ دونوں کے ذمہ ہے کیوں کہ مزدوری میں دونوں کی مشترک چیز دی جاتی ہے۔

مسئلہ ۴۷:۔ مزارعت میں جو کچھ غلہ ہے یہ مزارع کے پاس امانت ہے اگرچہ وہ مزارعت فاسدہ ہو لہٰذا اگر مزارع کے پاس ہلاک ہو جائے مگر اس کے فعل سے ہلاک نہ ہوا تو مزارع کے ذمہ اس کا تاوان نہیں۔ اور اس غلہ کی مزارع کی طرف سے کسی نے کفالت بھی کی یہ کفالت صحیح نہیں اس کفیل سے مطالبہ نہیں کیا جا سکتا ہاں اگر مالک زمین کے حصہ کی مزارع کی طرف سے کسی نے یوں کفالت کی کہ اگر مزارع خود ہلاک کر دے گا تو میں ضامن ہوں اور یہ کفالت مزارعت کے لئے شرط نہ ہو تو مزارعت بھی جائز ہے اور کفالت بھی اور اگر کفالت شرط ہو تو مزارعت فاسد (درمختار)

مسئلہ ۴۸:۔ مزارع نے کھیت کو پانی دینے میں کوتاہی کی جس کی وجہ سے زراعت برباد ہو گئی اگر یہ مزارعت فاسدہ ہے تو مزارع پر تاوان نہیں کہ اس میں مزارع پر کام کرنا واجب نہیں اور اگر مزارعت صحیحہ ہے تو تاوان واجب ہے کہ اس میں کام کرنا واجب تھا۔ ضمان کی صورت یہ ہوگی کہ زراعت اگی تھی اور پانی نہ دینے سے خشک ہو گئی تو اس زراعت کی جو قیمت ہو اس کا نصف بطور تاوان مالک زمین کو دے اور قیمت نہ ہو تو خالی کھیت کی قیمت اور اس بوئے ہوئے کھیت میں جو تفاوت ہو اس کا نصف تاوان دلایا جائے (درمختار)

مسئلہ ۴۹:۔ کاشتکار نے پانی دینے میں تاخیر کی اگر اتنی تاخیر ہے کہ کاشتکاروں کے یہاں اتنی تاخیر ہوا کرتی ہے جب تو تاوان نہیں اور غیر معمولی تاخیر کی تو تاوان ہے۔ (درمختار)

مسئلہ ۵۰:۔ فصل کاٹنا کاشتکار کے ذمہ شرط تھا اس نے کاٹنے میں دیر کی اور فصل ضائع ہو گئی اگر معمولی تاخیر ہے تو کچھ نہیں اور غیر معمولی دیر کی تو تاوان واجب۔ یونہی اگر کاشتکار نے حفاظت نہیں کی جانوروں نے کھیت چر لیا کاشتکار کو تاوان دینا ہوگا۔ ٹڈیاں کھیت میں گریں اگر اڑانے پر قدرت تھی اور نہ اڑائیں اور ٹڈیاں کھیت کھا گئیں تاوان ہے اور اگر اس کے بس کی بات نہ تھی تو تاوان واجب نہیں (درمختار)

مسئلہ ۵۱:۔ دو شخصوں نے شرکت میں کھیت بویا تھا ایک شریک اس میں پانی دینے سے انکار کرتا ہے یہ معاملہ حاکم کے پاس پیش

کیا جائے اس کے حکم دینے کے بعد بھی اگر اس نے پانی نہیں دیا اور فصل ماری گئی تو اس پر تاوان ہے (درمختار)

مسئلہ ۵۲:۔ مزارعت میں بیج مزارع کے ذمہ تھے مگر مالک زمین نے خود اس کھیت کو بویا اگر اس سے مقصود مزارع کی مدد کرنا ہے جب تو مزارعت باقی رہے گی اور یہ مقصود نہ ہو تو مزارعت جاتی رہی (درمختار)

مسئلہ ۵۳:۔ کسی سے اجارہ پر زمین لی مثلاً زمیندار سے بونے کے لئے کھیت لیا پھر اس مالک زمین کو اس میں کام کرنے کے لئے اجیر رکھا یہ جائز ہے اجرت پر کام کرنے سے زمین کے اجارہ میں کوئی خرابی پیدا نہیں ہوگی (درمختار)

مسئلہ ۵۴:۔ ایک شخص مر گیا اور اس نے بی بی اور نابالغ اور بالغ اولادیں چھوڑیں یہ سب چھوٹے بڑے ایک ساتھ رہتے ہیں اور وہ عورت سب کی نگہداشت کرتی ہے بڑے لڑکوں نے زمین مشترک یا دوسرے سے زمین لے کر اس میں کاشت کی اور جو کچھ غلہ پیدا ہوا مکان پر لائے اور یکجائی طور پر سب کے خرچ میں آیا جیسا کہ عموماً دیہاتوں میں ایسا ہوتا ہے۔ یہ غلہ آیا مشترک قرار پائے گا یا صرف بڑے لڑکوں کا ہوگا جنھوں نے کاشت کی اس کا حکم یہ ہے کہ اگر مشترک بیج بوئے گئے ہیں اور سب کی اجازت سے بوئے ہیں یعنی جوان میں بالغ ہیں ان سے اجازت حاصل کر لی ہے اور جو نابالغ ہیں ان کے وصی سے اجازت لے لی ہے تو پیداوار مشترک ہے اور اگر بڑوں نے خود اپنے بیج سے کاشت کی ہے یا مشترک سے کی ہے مگر اجازت نہیں لی ہے تو غلہ ان کاشت کرنے والوں کا ہے دوسرے اس میں شریک نہیں (عالمگیری، ردالمحتار)

معاملہ یا مساقاۃ کا بیان

باغ یا درخت کسی کو اس لئے دینا کہ اس کی خدمت کرے اور جو کچھ اس سے پیداوار ہوگی اس کا ایک حصہ کام کرنے والے کو اور ایک حصہ مالک کو دیا جائے گا اس کو مساقاۃ کہتے ہیں اور اس کا دوسرا نام معاملہ بھی ہے جس طرح حضور اقدس ﷺ نے فتح خیبر کے بعد وہاں کے باغات یہودیوں کو دے دیئے تھے کہ ان باغات کے کام کریں اور جو کچھ پھل ہوں گے ان میں سے نصف ان کو دیئے جائیں گے۔ جس طرح مزارعت جائز ہے معاملہ بھی جائز ہے اور اس کے جواز کے شرائط یہ ہیں (۱) عاقدین کا عاقل ہونا (۲) جو پیداوار ہو وہ دونوں میں مشترک ہو اور اگر فقط ایک کے لئے پیداوار مخصوص کر دی گئی تو عقد فاسد ہے (۳) ہر ایک کا حصہ مشاع ہو جس کی مقدار معلوم ہو مثال نصف یا تہائی یا چوتھائی (۴) باغ یا درخت عامل کو سپرد کر دینا یعنی مالک کا قبضہ اس پر نہ رہے۔ اور اگر یہ قرار پایا کہ مالک بھی اس میں کام کرے گا تو معاملہ فاسد ہے (۵) جو درخت مساقاۃ کے طور پر دیئے گئے وہ ایسے ہوں کہ عامل کے کام کرنے سے اس میں زیادتی ہو سکے یعنی اگر پھل پورے ہو چکے جتنا بڑھنا تھا بڑھ چکے صرف پکنا ہی باقی رہ گیا ہے تو یہ عقد صحیح نہیں۔ بعض شرائط ایسے ہیں جن کی وجہ سے معاملہ فاسد ہو جائے مثلاً یہ کہ کل پیداوار ایک کو ملے گی یا پیداوار میں سے اتنا مالک یا عامل لے گا

اس کے بعد نصف نصف تقسیم ہوگی۔ عامل کے ذمہ پھل توڑنا وغیرہ جو کام پھل تیار ہونے کے بعد ہوتے ہیں شرط کردینا یا یہ کہ تقسیم کے بعد عامل ان کی حفاظت کرے یا مالک کے مکان پر پہنچائے۔ایسے کسی کام کی شرط کردینا جس کی منفعت مدت معاملہ پوری ہونے کے بعد باقی رہے مثلاً پیڑوں میں کھات ڈالنا انگوروں کے لئے چھپر بنانا باغ کی زمین کھودنا یا اس میں نئے پودے لگانا وغیرہ۔

مسئلہ ا:۔ معاملہ ان ہی پیڑوں کا ہوسکتا ہے جو ایک سال یا زیادہ تک باقی رہ سکیں اور جو ایسے نہیں ہیں ان کا معاملہ جائز نہیں۔ بیگن اور مرچ کے درختوں میں معاملہ ہوسکتا ہے کہ یہ مدتوں باقی رہتے اور پھلتے رہتے ہیں (ردالمحتار)

مسئلہ ۲:۔ درختوں کے سوا مثلاً بکریاں یا مرغیاں کسی مدت تک کے لئے بطور معاملہ کسی کو دیں یہ ناجائز ہے (ردالمحتار)

مسئلہ ۳:۔ ایسے درخت جو پھلتے نہ ہوں اور ان کی شاخوں اور پتوں سے نفع اٹھایا جاتا ہو۔ جیسے سینٹھے نرکل بید وغیرہ اگر ایسے درختوں میں پانی دینے اور حفاظت کرنے کی ضرورت ہوتی ہو تو معاملہ ہوسکتا ہے ورنہ نہیں (ردالمحتار)

مسئلہ ۴:۔ مزارعت اور معاملہ میں بعض باتوں میں فرق ہے۔(۱) معاملہ عقد لازم ہے دونوں میں سے کوئی بھی اس سے انحراف نہیں کرسکتا ہر ایک کو پابندی پر مجبور کیا جائے گا اگر (۲) مدت پوری ہوگئی اور پھل تیار نہیں ہیں تو باغ عامل ہی کے پاس رہے گا اور ان زائد دنوں کی اسے اجرت نہیں ملے گی اور عامل کو بھی بلا اجرت اتنے دنوں کام کرنا ہوگا اور مزارعت میں مالک زمین اتنے دنوں کی اجرت لے گا اور مزارع بھی ان زائد دنوں کے کام کی اجرت لے گا (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵:۔ معاملہ میں مدت بیان کرنا ضرور نہیں بغیر بیان مدت بھی معاملہ صحیح ہے اور اس صورت میں پہلی مرتبہ پھل تیار ہونے پر معاملہ ختم ہوگا اور ترکاریوں میں بیج تیار ہونے پر ختم ہوا جب کہ بیج مقصود ہوں ورنہ خود ترکاریوں کی پہلی فصل ہوجانے پر معاملہ ختم ہوگا اور اگر مدت ذکر نہیں کی گئی اور اس سال پھل پیدا ہی نہ ہوئے تو معاملہ فاسد ہے (درمختار، ہدایہ)

مسئلہ ۶:۔ معاملہ میں مدت ذکر ہوئی مگر معلوم ہے کہ اس مدت میں پھل نہیں پیدا ہوں گے تو معاملہ فاسد ہے اور اگر ایسی مدت ذکر کی جس میں احتمال ہے کہ پھل پیدا ہوں یا نہ ہوں تو معاملہ صحیح ہے۔ پھر اس صورت میں اگر پھل آگئے تو جو شرائط ہیں ان پر عمل ہوگا اور اگر اس مدت میں نہیں آئے بلکہ مدت پوری ہونے کے بعد پھل آئے تو معاملہ فاسد ہے اور اس صورت میں عامل کو اجرت مثل ملے گی یعنی ابتدا سے پھل تیار ہونے تک کی اجرت مثل پائے گا۔ اور اگر اس صورت میں کہ مدت مذکور ہوئی اور یہ احتمال تھا کہ پھل آئیں گے مگر اس سال بالکل پھل نہیں آئے نہ مدت میں نہ بعد مدت تو عامل کو کچھ نہیں ملے گا کیوں کہ یہ معاملہ صحیح ہے فاسد نہیں ہے کہ اجرت مثل دلائی جائے۔ اور اگر

اس مدت معینہ میں کچھ پھل نکلے کچھ بعد میں نکلے تو جو پھل مدت کے اندر پیدا ہوئے ان میں عامل کو حصہ ملے گا بعد والوں میں نہیں (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷:۔ نئے پودے جو ابھی پھلنے کے قابل نہیں ہیں بطور معاملہ دیئے کہ عامل اس میں کام کرے جب پھل آئیں گے تو دونوں نصف نصف تقسیم کرلیں گے یہ معاملہ فاسد ہے کیوں کہ یہ معلوم نہیں کتنے دنوں میں پھل آئیں زمین موافق ہے تو جلد پھلیں گے ناموافق ہے تو دیر میں پھلیں گے ہاں اگر مدت ذکر کردی جائے اور وہ اتنی ہو کہ ان میں پھلنے کا احتمال ہو تو معاملہ صحیح ہے (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۸:۔ ترکاریوں کے درخت معاملہ کے طور پر دیئے کہ جب تک پھلتے رہیں کام کرو اور اتنا حصہ تم کو ملا کرے گا یہ معاملہ فاسد ہے یونہی باغ دیا اور کہہ دیا کہ جب تک یہ پھلتا رہے کام کرو اور نصف لیا کرو یہ معاملہ فاسد ہے کہ مدت نہ بیان کرنے کی صورت میں صرف پہلی فصل پر معاملہ ہوتا ہے (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۹:۔ ترکاریوں کے درخت کا معاملہ کیا اور اب ان میں سے ترکاریوں کے نکلنے کا وقت ختم ہو چکا بیج لینے کا وقت باقی ہے جیسے میتھی پالک سویا وغیرہ جب اس حد کو پہنچ جائیں کہ ان سے ساگ نہیں لیا جاسکتا بیج لئے جاسکتے ہیں اور یہ بیج کام کے ہوں ان کی خواہش ہوتی ہو اور عامل سے کہہ دیا کہ کام کرے آدھے بیج اسے ملیں گے یہ معاملہ صحیح ہے اگرچہ مدت نہ ذکر کی جائے اور اس صورت میں وہ پیڑ مالک کے ہوں گے صرف بیجوں کی تقسیم ہوگی اور اگر پیڑوں کی تقسیم بھی مشروط ہو تو معاملہ فاسد ہے (درمختار)

مسئلہ ۱۰:۔ درختوں میں پھل آچکے ہیں ان کو معاملہ کے طور پر دینا چاہتا ہے مگر ابھی وہ پھل تیار نہیں ہیں عامل کے کام کرنے سے ان میں زیادتی ہوگی تو معاملہ صحیح ہے اور اگر پھل بالکل پورے ہو چکے ہیں اب ان کے بڑھنے کا وقت ختم ہو چکا تو معاملہ صحیح نہیں (درمختار)

مسئلہ ۱۱:۔ کسی کو خالی زمین دی کہ اس میں درخت لگائے پھل اور درخت دونوں نصف نصف تقسیم ہو جائیں گے یہ جائز ہے اور اگر یہ ٹھہرا ہے کہ زمین و درخت دونوں چیزیں دونوں کے مابین تقسیم ہوں گی تو یہ معاملہ ناجائز ہے اور اس صورت میں پھل اور درخت مالک زمین کے ہوں گے اور دوسرے کو پودوں کی قیمت ملے گی اور اجرت مثل اور قیمت سے مراد اس روز کی قیمت ہے جس دن لگائے گئے (درمختار)

مسئلہ ۱۲:۔ کسی شخص کے باگ سے گٹھلی اڑ کر دوسرے کی زمین میں چلی گئی اور یہاں جم گئی اور پیڑ ہو گیا جیسا کہ خودرو درختوں میں اکثر یہی ہوتا ہے کہ ادھر ادھر سے بیج آکر جم جاتا ہے یہ درخت اس کا ہے جس کی زمین ہے اس کا نہیں ہے جس

کی گٹھلی ہے کیوں کہ گٹھلی کی کوئی قیمت نہیں ہے اسی طرح شفتالو یا آم یا اسی قسم کے دوسرے پھل اگر دوسرے کی زمین میں گرے اور جم گئے یہ درخت بھی مالک زمین کے ہوں گے کہ پہلے یہ پھل سڑیں گے اس کے بعد جمیں گے اور جب سڑ کر اوپر کا حصہ جاتا رہا تو فقط گٹھلی باقی رہی جس کی کوئی قیمت نہیں (درمختار)

مسئلہ۱۳:۔ معاملہ صحیحہ کے احکام حسب ذیل ہیں (۱) درختوں کے لئے جن کاموں کی ضرورت ہے مثلاً نالیاں ٹھیک کرنا درختوں کو پانی دینا ان کی حفاظت کرنا یہ سب کام عامل کے ذمہ ہیں اور جن چیزوں میں خرچ کی ضرورت ہوتی ہے مثلاً زمین کو کھودنا اس میں کھاٹ ڈالنا انگور کی بیلوں کے لئے چھپر بنوانا یہ بقدر حصص دونوں کے ذمہ ہیں اسی طرح پھل توڑنا۔(۲) جو کچھ پھل پیدا ہوں وہ حسب قرارداد دونوں تقسیم کرلیں۔(۳) کچھ پیدا نہ ہوا تو کسی کو کچھ نہیں ملے گا۔(۴) یہ عقد دونوں جانب سے لازم ہوتا ہے بعد عقد دونوں میں سے کسی کو بغیر عذر منع کا اختیار نہیں اور نہ بغیر دوسرے کی رضامندی کے فسخ کرسکتا ہے۔ عامل کو کام کرنے پر مجبور کیا جائے گا مگر جب کہ عذر ہو۔(٦) جو کچھ طرفین کے لئے مقرر ہوا ہے اس میں کمی بیشی بھی ہوسکتی ہے۔(۷) عامل کو یہ اختیار نہیں کہ دوسرے کو معاملہ کے طور پر دے دے مگر جب کہ مالک نے یہ کہہ دیا ہو کہ تم اپنی رائے سے کام کرو (عالمگیری)

مسئلہ۱۴:۔ معاملہ فاسدہ کے احکام یہ ہیں۔(۱) عامل کام کرنے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا۔(۲) جو کچھ پیداوار ہو وہ کل مالک کی ہے اور اس پر یہ ضرور نہیں کہ اس میں کا کوئی جز صدقہ کرے۔(۳) عامل کے لئے اجرت مثل واجب ہے پیداوار ہو یا نہ ہو اور اس میں وہی صاحبین کا اختلاف ہے کہ پوری اجرت مثل اگرچہ مقرر سے زیادہ ہو واجب ہے یا یہ کہ مقررشدہ سے زائد نہ ہونے پائے۔ اور اگر حصہ کی تعیین نہ ہوئی ہو تو بالاتفاق پوری اجرت مثل واجب ہے (عالمگیری)

مسئلہ۱۵:۔ عامل اگر چور ہے اس کا چور ہونا لوگوں کو معلوم ہے اندیشہ ہے کہ پھلوں کو چورائے گا تو معاملہ کو فسخ کیا جاسکتا ہے۔ یونہی اگر عامل بیمار ہوگیا کہ پوری طرح کام نہ کرسکے گا معاملہ فسخ کیا جاسکتا ہے۔ دونوں میں سے ایک کے مرجانے سے معاملہ خود ہی فسخ ہوجاتا ہے اور اسی طرح مدت کا پورا ہونا بھی سبب فسخ ہے جب کہ ان دونوں صورتوں میں پھل تیار نہ ہوئے ہوں (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ۱٦:۔ مرنے کی صورت میں اگرچہ معاملہ فسخ ہوجاتا ہے مگر دفع ضرر کے لئے عقد کو پھل تیار ہونے تک باقی رکھا جائے گا لہذا عامل کے مرنے کے بعد اس کے ورثہ اگر یہ چاہیں کہ پھل تیار ہونے تک ہم کام کریں گے تو ان کو ایسا موقع دیا جائے گا اگرچہ مالک زمین ان کو دینے سے انکار کرتا ہو۔ اور اگر ورثہ کام کرنا نہ چاہتے ہوں کہتے ہوں کہ کچے ہی پھل توڑ کر تقسیم کردیئے جائیں تو ان کو کام کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا بلکہ اس صورت میں مالک کو اختیار دیا جائے گا کہ یہ بھی اگر یہی چاہتا ہو تو توڑ کر تقسیم کرلیں یا ورثہ عامل کو ان کے حصہ کی قیمت دے دے یا خود اپنے صرفہ سے کام

کرائے اور تیار ہونے کے بعد صرفہ ان کے حصہ سے منہا کر کے باقی پھل ان کو دے دے۔ (ہدایہ، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۱۷:۔ دو شخص باغ میں شریک ہیں ایک نے دوسرے کے بطور معاملہ دے دیا یہ معاملہ فاسد ہے جب کہ عامل کو نصف سے زیادہ دینا قرار پایا اور اس صورت میں دونوں نصف نصف تقسیم کرلیں اور اگر یہ شرط ٹھہری ہے کہ دونوں نصف نصف لیں گے تو معاملہ جائز ہے (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۱۸:۔ دو شخصوں کو معاملہ پر دیا اور یہ ٹھہرا کہ تینوں ایک ایک تہائی لیں گے یہ جائز ہے اور اگر یہ ٹھہرا کہ مالک ایک تہائی لے گا اور ایک عامل نصف لے گا اور دوسرا عامل چھٹا حصہ لے گا یہ بھی جائز ہے (عالمگیری)

مسئلہ۱۹:۔ دو شخصوں کا باغ ہے اسے معاملہ پر دیا یوں کہ نصف عامل لے گا اور نصف میں وہ دونوں یہ جائز ہے اور اگر یہ شرط ہوئی کہ نصف ایک حصہ دار لے گا اور دوسرے نصف میں عامل اور دوسرا حصہ دار دونوں شریک ہوں گے یہ ناجائز ہے (عالمگیری)

مسئلہ۲۰:۔ کاشتکار نے بغیر اجازت زمیندار پیڑ لگا دیا جب درخت بڑا ہوگیا تو زمیندار کہتا ہے میرا ہے اور کاشتکار کہتا ہے میرا ہے اگر زمیندار نے یہ اقرار کرلیا ہے کہ کاشتکار ہی نے لگایا ہے اور پودہ بھی اسی کا تھا تو کاشتکار کو ملے گا مگر دیانۃ اس کے لئے یہ درخت جائز نہیں کیوں کہ بغیر اجازت لگایا ہے اور اگر اجازت لے کر لگاتا اور مالک زمین شرکت کی بھی شرط نہ کرتا تو کاشتکار کے لئے دیانۃً بھی جائز ہوتا (عالمگیری)

مسئلہ۲۱:۔ گاؤں کے بچوں کو معلم پڑھاتا ہے گاؤں کے لوگوں نے اس بات پر اتفاق کیا ہ میانجی کے لئے کھیت بو دیا جائے تھوڑے تھوڑے بیج سب نے دیئے اور میانجی کے لئے کھیت بو دیا گیا تو جو کچھ پیداوار ہوئی وہ ان کی ملک ہے جنھوں نے بیج دیئے ہیں معلم کی ملک نہیں کیوں کہ بیج انھوں نے معلم کو دیا نہیں تھا کہ معلم مالک ہوجاتا ہاں اب اگر پیداوار معلم کو دے دیں تو معلم مالک ہوجائے گا (عالمگیری)

مسئلہ۲۲:۔ خربوزہ یا تربز کی پالیز مالک نے پھل توڑنے کے بعد چھوڑ دی اگر چھوڑنے کا یہ مقصد ہے کہ جس کا جی چاہے وہ باقی پھلوں کو لے جائے تو لوگوں کو اس کے پھل لینا جائز ہے جیسا کہ عموماً آخر فصل میں ایسا کیا کرتے ہیں۔ اسی طرح کھیت کٹنے کے بعد جو کچھ بالیں یا دانے گرتے ہیں اگر مالک نے لوگوں کے لئے چھوڑ دیئے تو لینا جائز ہے (عالمگیری)

مسئلہ۲۳:۔ عامل پر لازم ہے کہ اپنے کو حرام سے بچائے مثلاً باغ کے درخت خشک ہوگئے تو ان کا جلانا عامل کے لئے جائز نہیں۔ یونہی سوکھی شاخیں توڑ کر ان سے کھانا پکانا جائز نہیں یو ہیں پھیر تھنیاں اور اس کے بانس پھونس کو جلانا جائز نہیں۔

یونہی مہمان یا ملاقاتی آجائے تو پھلوں سے اس کی تواضع جائز نہیں ان سب میں مالک کی اجازت درکار ہے (عالمگیری)

ذبح کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَ الْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَا اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَاذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ

تم پرحرام ہے مردار اورخون اورسوئر کا گوشت اور جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا اور جو گلا گھونٹنے سے مر جائے اور دب کر مرا ہوا یعنی بے دھار کی چیز سے مارا ہوا اور جو گر کر مرا ہو اور جس کو کسی جانور نے سینگ مارا ہو اور جس کو درندہ نے کچھ کھالیا ہو مگر وہ جنھیں تم ذبح کرلو اور جو کسی تھان پر ذبح کیا گیا ہو اور تیروں سے تقدیر کو معلوم کرنا یہ گناہ کا کام ہے

اورفرماتا ہے۔

اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ وَ طَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ

آج تمہارے لئے پاک چیزیں حلال ہوئیں اور کتابیوں کا کھانا (ذبیحہ) تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے۔

اورفرماتا ہے۔

فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَااضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ

کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا اگر تم اس کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہو اور تمہیں کیا ہوا کہ اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا۔ اوراس نے تو مفصل بیان کر دیا جو کچھ تم پر حرام ہے مگر جب تم اس کی طرف مجبور ہو

اورفرماتا ہے

وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّالَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ

اور اسے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا اور وہ بے شک حکم عدولی ہے۔

حدیث ۱:۔ صحیح مسلم میں ہے حضرت مولی علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے آپ لوگوں کو کوئی خاص بات ایسی بتائی ہے جو عام لوگوں کو نہ بتائی ہو فرمایا کہ نہیں مگر صرف وہ باتیں جو میری تلوار کی میان میں ہیں پھر میان میں سے ایک پرچہ نکالا جس میں یہ تھا اللہ کی لعنت اس پر جو غیر خدا کے نام پر ذبح کرے اور اللہ کی لعنت اس پر

جو زمین کی مینڈھ بدل دے (جیسا کہ بعض کاشتکار کرتے ہیں کہ کھیت کی مینڈھ جگہ سے ہٹا دیتے ہیں) اور اللہ کی لعنت اس پر جو اپنے باپ پر لعنت کرے۔اور اللہ کی لعنت اس پر جو بدمذہب کو پناہ دے۔

حدیث۲:۔ صحیح بخاری و مسلم میں رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ ہمیں کل دشمن سے لڑنا ہے اور ہمارے پاس چھری نہیں ہے کیا ہم کھپچی سے ذبح کرسکتے ہیں فرمایا جو چیز خون بہادے اور اللہ کا نام لیا گیا ہو اسے کھاؤ سوا دانت اور ناخن کے (جو جدا ہوں) اور اسے میں بتاتا ہوں دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔اور غنیمت میں ہم کو اونٹ اور بکریاں ملی تھیں ان میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا ایک شخص نے اسے تیر مار کر گرادیا حضورﷺ نے فرمایا ان اونٹوں میں بعض اونٹ وحشی جانوروں کی طرح ہوجاتے ہیں جب تم کو اس پر قابو نہ ملے تو اس کے ساتھ یہی کرو۔

حدیث۳:۔ صحیح بخاری شریف میں کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ سے مروی ان کی بکریاں سلع (مدینہ منورہ میں ایک پہاڑی کا نام ہے) میں چرتی تھیں لونڈی (جو بکریاں چراتی تھی) اس نے دیکھا کہ ایک بکری مرنا چاہتی ہے اس نے پتھر توڑ کر اس سے ذبح کردی انھوں نے نبی کریمﷺ سے دریافت کیا حضور نے اس کے کھانے کا حکم دے دیا۔

حدیث۴:۔ ابوداؤد و نسائی نے عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ یہ فرمایئے کسی کو شکار ملے اور اس کے پاس چھری نہ ہو تو کیا پتھر اور لاٹھی کی کھپچی سے ذبح کرسکتا ہے فرمایا جس چیز سے چاہو خون بہادو اور اللہ کا نام ذکر کرو۔

حدیث۵:۔ ترمذی و ابوداؤد و نسائی ابوالعشراء اور وہ اپنے والد سے راوی انھوں نے عرض کی یارسول اللہ کیا ذکاۃ (ذبح شرعی) حلق اور لبہ ہی میں ہوتی ہے فرمایا اگر تم اس کی ران میں نیزہ بھونک دو تو بھی کافی ہے۔ذبح کی یہ صورت مجبوری اور ضرورت کی حالت میں ہے جیسا کہ ابوداؤد و ترمذی نے بھی اس کی تصریح کی ہے۔

حدیث۶:۔ ترمذی نے ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہﷺ نے مجثمہ کے کھانے سے منع فرمایا۔مجثمہ وہ جانور ہے جس کو باندھ کر تیر مارا جائے اور وہ مرجائے۔

حدیث۷:۔ ترمذی نے ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہﷺ نے شریطۃ الشیطان سے ممانعت فرمائی یہ وہ ذبیحہ ہے جس کی کھال کاٹی جائے اور رگیں نہ کاٹی جائیں اور چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ مرجائے۔

حدیث۸:۔ صحیح بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ یہاں کچھ لوگ ابھی نئے مسلمان ہوئے ہیں اور وہ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں ہمیں معلوم نہیں کہ اللہ کا نام انھوں نے ذکر کیا ہے یا

نہیں ۔فرمایا کہ تم بسم اللہ کہواور کھاؤ۔یعنی مسلم کی ذبیحہ میں اس قسم کے احتمالات نہ کئے جائیں۔

حدیث۹:۔ صحیح مسلم میں شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر چیز میں خوبی کرنا لکھ دیا ہے لہذا قتل کروتو اس میں بھی خوبی کا لحاظ رکھو(یعنی بے سبب اس کو ایذا مت پہنچاؤ)اور ذبح کروتو ذبح میں خوبی کرواور اپنی چھری کو تیز کرلے اور ذبیحہ کو تکلیف نہ پہنچائے۔

حدیث۱۰:۔ صحیح بخاری ومسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی رسول اللہ ﷺ نے چوپایہ یا اس کے سوا دوسرے جانور کو باندھ کر اس کو تیر سے قتل کرنے کی ممانعت فرمائی۔

حدیث۱۱:۔ صحیحین میں انھیں سے مروی نبی کریم ﷺ نے اس پر لعنت کی جس نے ذی روح کو نشانہ بنایا۔

حدیث۱۲:۔ صحیح مسلم میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس میں روح ہواس کو نشانہ نہ بناؤ۔

مسئلہ۱:۔ گلے میں چند رگیں ہیں ان کے کاٹنے کو ذبح کہتے ہیں اور اس جانور کو جس کی وہ رگیں کاٹی گئیں ذبیحہ اور ذبح کہتے ہیں۔ یہاں دال کو زیر ہے اور پہلی جگہ زبر ہے۔

مسئلہ۲:۔ بعض جانور ذبح کئے جاسکتے ہیں بعض نہیں۔ جو شرعا ذبح نہیں کئے جاسکتے ہیں ان میں یہ دو مچھلی اور ٹڈی بغیر ذبح حلال ہیں اور جو ذبح کئے جاسکتے ہیں وہ بغیر ذکاۃ شرعی حلال نہیں (درمختار) ذکاۃ شرعی کا یہ مطلب ہے کہ جانور کو اس طرح نحر یا ذبح کیا جائے کہ حلال ہوجائے۔

مسئلہ۳:۔ ذکاۃ شرعی دو قسم ہے (۱) اختیاری اور (۲) اضطراری۔ ذکاۃ اختیاری کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) ذبح اور (۲) نحر۔ ذکاۃ اضطراری یہ ہے کہ جانور کے بدن میں کسی جگہ نیزہ وغیرہ بھونک کر خون نکال دیا جائے اس سے مخصوص صورتوں میں جانور حلال ہوتا ہے جو بیان کی جائیں گی۔حلق کے آخری حصہ میں نیزہ وغیرہ بھونک کر رگیں کاٹ دینے کو نحر کہتے ہیں۔ ذبح کی جگہ حلق اور لبہ کے مابین ہے لبہ سینہ کے بالائی حصہ کو کہتے ہیں۔اونٹ کو نحر کرنا اور گائے بکری وغیرہ کو ذبح کرنا سنت ہے اور اگر اس کا عکس کیا یعنی اونٹ کو ذبح کیا اور گائے وغیرہ کو نحر کیا تو جانور اس صورت میں بھی حلال ہوجائے گا مگر ایسا کرنا مکروہ ہے کہ سنت کے خلاف ہے (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ۴:۔ عوام میں یہ مشہور ہے کہ اونٹ کو تین جگہ ذبح کیا جاتا ہے غلط ہے اور یوں کرنا مکروہ ہے کہ بلا فائدہ ایذا دینا ہے۔

مسئلہ۵:۔ جو رگیں ذبح میں کاٹی جاتی ہیں وہ چار ہیں۔(۱) حلقوم یہ وہ ہے جس میں سانس آتی جاتی ہے (۲) مری اس سے کھانا پانی اترتا ہے ان دونوں کے اغل بغل اور دو رگیں ہیں جن میں خون کی روانی ہے ان کو (۳) ود (۴) جین کہتے ہیں (درمختار)

مسئلہ۶:۔ پورا حلقوم ذبح کی جگہ ہے یعنی اس کے اعلیٰ اوسط اسفل جس جگہ میں ذبح کیا جائے جانور حلال ہوگا۔آج کل چونکہ چمڑے کا نرخ زیادہ ہے اور یہ وزن یا ناپ سے فروخت ہوتا ہے اس لئے قصاب اس کی کوشش کرتے ہیں کہ کسی طرح چمڑے کی مقدار بڑھ جائے اور اس کے لئے یہ ترکیب کرتے ہیں کہ بہت اوپر سے ذبح کرتے ہیں اور اس صورت میں ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ یہ ذبح فوق العقدہ ہوجائے اور اس میں علماء کو اختلاف ہے کہ جانور حلال ہوگا یا نہیں۔اس باب میں قول فیصل یہ ہے کہ ذبح فوق العقدہ میں اگر تین رگیں کٹ جائیں تو جانور حلال ہے ورنہ نہیں (درمختار، ردالمحتار) علماء کا یہ اختلاف اور رگوں کے کٹنے میں احتمال دیکھتے ہوئے احتیاط ضروری ہے کہ یہ معاملہ حلت وحرمت کا ہے اور ایسے مقام پر احتیاط لازم ہوتی ہے۔

مسئلہ۷:۔ ذبح کی چار رگوں میں سے تین کا کٹ جانا کافی ہے یعنی اس صورت میں بھی جانور حلال ہوجائے گا کہ اکثر کے لئے وہی حکم ہے جو کل کے لئے ہے اور اگر چاروں میں سے ہر ایک کا اکثر حصہ کٹ جائے گا جب بھی حلال ہوجائے گا اور اگر آدھی آدھی ہر رگ کٹ گئی اور آدھی باقی ہے تو حلال نہیں (عالمگیری)

مسئلہ۸:۔ذبح سے جانور حلال ہونے کے لئے چند شرطیں ہیں (۱) ذبح کرنے والا عاقل ہو۔مجنوں یا اتنا چھوٹا بچہ جو بے عقل ہو ان کا ذبیحہ جائز نہیں۔اور اگر چھوٹا بچہ ذبح کو سمجھتا ہو اور اس پر قدرت رکھتا ہو تو اس کا ذبیحہ حلال ہے (۲) ذبح کرنے والا مسلم ہو یا کتابی۔مشرک اور مرتد کا ذبیحہ حرام ومردار ہے۔کتابی اگر غیر کتابی ہوگیا تو اب اس کا ذبیحہ حرام ہے اور غیر کتابی کتابی ہوگیا تو اس کا ذبیحہ حلال ہے اور معاذ اللہ مسلمان اگر کتابی ہوگیا تو اس کا ذبیحہ حرام ہے کہ یہ مرتد ہے۔لڑکا نابالغ ایسا ہے کہ اس کے والدین میں ایک کتابی ہے اور ایک غیر کتابی تو اس کو کتابی قرار دیا جائے گا اور اس کا ذبیحہ حلال سمجھا جائے گا۔

مسئلہ۹:۔ کتابی کا ذبیحہ اس وقت حلال سمجھا جائے گا جب مسلمان کے سامنے ذبح کیا ہو اور یہ معلوم ہو کہ اللہ کا نام لے کر ذبح کیا اور اگر ذبح کے وقت اس نے حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام لیا اور مسلمان کے علم میں یہ بات ہے تو جانور حرام ہے اور اگر مسلمان کے سامنے اس نے ذبح نہیں کیا اور معلوم نہیں کہ کیا پڑھ کر ذبح کیا جب بھی حلال ہے (۳) اللہ عزوجل کے نام کے ساتھ ذبح کرنا۔ذبح کرنے کے وقت اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے کوئی نام ذکر کرے جانور حلال ہوجائے گا یہی ضروری نہیں کہ لفظ اللہ ہی زبان سے کہے۔

مسئلہ۱۰:۔ تنہا نام ہی ذکر کرے یا نام کے ساتھ صفت بھی ذکر کرے دونوں صورتوں میں جانور حلال ہوجاتا ہے مثلاً اللہ اکبر۔اللہ اعظم۔اللہ اجل۔اللہ الرحمٰن۔اللہ الرحیم۔یا صرف اللہ یا الرحمٰن یا الرحیم کہے اسی طرح سبحان اللہ یا الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ پڑھنے سے بھی حلال ہوجائے گا۔اللہ عزوجل کا نام عربی کے سوا دوسری زبان میں لیا جب بھی حلال ہوجائے گا (عالمگیری) (۴) خود ذبح کرنے والا اللہ عزوجل کا نام اپنی زبان سے کہے اگر یہ خود خاموش رہا دوسروں نے نام لیا اور اسے یاد بھی تھا بھولا نہ تھا تو جانور حرام ہے (۵) نام الٰہی لینے سے ذبح پر نام لینا مقصود ہو اور اگر کسی دوسرے مقصد کے لئے بسم اللہ پڑھی اور ساتھ لگے ذبح کردیا اور اس پر بسم اللہ پڑھنا مقصود نہیں ہے تو جانور حلال نہ ہوا مثلاً چھینک آئی اور اس پر الحمد للہ کہا اور جانور ذبح کردیا اس پر نام الٰہی ذکر کرنا مقصود نہ تھا بلکہ چھینک پر مقصود تھا جانور حلال نہ ہوا (۶) ذبح کے وقت غیر خدا کا نام نہ لے (۷) جس جانور کو ذبح کیا جائے وہ وقت ذبح زندہ ہو اگرچہ اس کی حیات کا تھوڑا ہی حصہ باقی رہ گیا ہو۔ذبح کے بعد خون نکلنا یا جانور میں حرکت پیدا ہونا یوں ضروری ہے کہ اس سے اس کا زندہ ہونا معلوم ہوتا ہے۔

مسئلہ۱۱:۔ بکری ذبح کی اور خون نکلا مگر اس میں حرکت پیدا نہ ہوئی اگر وہ ایسا خون ہے جیسے زندہ جانور میں ہوتا ہے حلال ہے۔بیمار بکری ذبح کی صرف اس کے منہ کو حرکت ہوئی اور اگر وہ حرکت یہ ہے کہ منہ کھول دیا تو حرام ہے اور بند کرلیا تو حلال ہے اور آنکھیں کھول دیں تو حرام اور بند کرلیں تو حلال اور پاؤں پھیلا دیئے تو حرام اور سمیٹ لئے تو حلال اور بال کھڑے نہ ہوئے تو حرام اور کھڑے ہوگئے تو حلال یعنی اگر صحیح طور پر اس کے زندہ ہونے کا علم نہ ہو تو ان علامتوں سے کام لیا جائے اور

اگر زندہ ہونا یقیناً معلوم ہے تو ان چیزوں کا خیال نہیں کیا جائے گا بہر حال جانور حلال سمجھا جائے گا (عالمگیری)

مسئلہ۱۲:۔ ذبح ہر اس چیز سے کر سکتے ہیں جو رگیں کاٹ دے اور خون بہا دے یہ ضروری نہیں کہ چھری ہی سے ذبح کریں بلکہ کھپچی اور دھاردار پتھر سے بھی ذبح ہو سکتا ہے صرف ناخن اور دانت سے ذبح نہیں کر سکتے جب کہ یہ اپنی جگہ پر قائم ہوں اور اگر ناخن کاٹ کر جدا کر لیا ہو یا دانت علیحدہ ہو گیا ہو تو اس سے اگرچہ ذبح ہو جائے گا مگر پھر بھی اس کی ممانعت ہے کہ جانور کو اس سے اذیت ہوگی۔اسی طرح کند چھری سے بھی ذبح کرنا مکروہ ہے (درمختار)

مسئلہ۱۳:۔ مستحب یہ ہے کہ جانور کو لٹانے سے پہلے چھری تیز کریں اور لٹانے کے بعد چھری تیز کرنا مکروہ ہے۔یونہی جانور کو پاؤں پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے مذبح کو لے جانا بھی مکروہ ہے (درمختار)

مسئلہ۱۴:۔ اس طرح ذبح کرنا کہ چھری حرام مغز تک پہنچ جائے یا سر کٹ کر جدا ہو جائے مکروہ ہے مگر وہ ذبیحہ کھایا جائے گا یعنی کراہت اس فعل میں ہے نہ کہ ذبیحہ میں (ہدایہ) عام لوگوں میں یہ مشہور ہے کہ ذبح کرنے میں اگر سر جدا ہو جائے تو اس سر کا کھانا مکروہ ہے یہ کتب فقہ میں نظر سے نہیں گزرا بلکہ فقہا کا یہ ارشاد کہ ذبیحہ کھایا جائے گا اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ سر بھی کھایا جائے گا۔

مسئلہ۱۵:۔ ہر وہ فعل جس سے جانور کو بلا فائدہ تکلیف پہنچے مکروہ ہے مثلاً جانور میں ابھی حیات باقی ہو ٹھنڈا ہونے سے پہلے اس کی کھال اتارنا اس کے اعضاء کاٹنا یا ذبح سے پہلے اس کے سر کو کھینچنا کہ رگیں ظاہر ہو جائیں یا گردن کو توڑنا یونہی جانور کو گردن کی طرف سے ذبح کرنا مکروہ ہے بلکہ اس کی بعض صورتوں میں جانور حرام ہو جائے گا (ہدایہ)

مسئلہ۱۶:۔ سنت یہ ہے کہ ذبح کرتے وقت جانور کا منہ قبلہ کو کیا جائے اور ایسا نہ کرنا مکروہ ہے (درمختار)

مسئلہ۱۷:۔ اگر جانور شکار ہو تو ضرور ہے کہ ذبح کرنے والا حلال ہو یعنی احرام نہ باندھے ہوئے ہو اور ذبح کرنا بیرون حرم ہو لہذا محرم کا ذبح کیا ہوا جانور حرام ہے اور حرم میں شکار کو ذبح کیا تو ذبح کرنے والا محرم ہو یا حلال دونوں صورتوں میں جانور حرام ہے اور اگر وہ جانور شکار نہ ہو بلکہ پلاؤ ہو جیسے مرغی بکری وغیرہ اس کو محرم بھی ذبح کر سکتا ہے اور حرم میں بھی ذبح کر سکتے ہیں۔نصرانی نے حرم میں جنگلی جانور کو ذبح کیا تو جانور حرام ہے یعنی مسلم ذبح کرے یا کتابی دونوں صورتوں میں حرام ہے (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۱۸:۔ جنگلی اگر مانوس ہو جائے مثلاً ہرن وغیرہ پال لیتے ہیں اور وہ مانوس ہو جاتے ہیں ان کو اسی طرح ذبح کیا جائے جیسے پلاؤ جانور ذبح کئے جاتے ہیں یعنی ذبح اختیاری ہونا ضرور ہے جس کا ذکر گزر چکا اور اگر گھریلو جانور وحشی کی طرح ہو جائے کہ قابو میں نہ آئے تو اس کا ذبح اضطراری ہے کہ جس طرح ممکن ہو ذبح کر سکتے ہیں۔یونہی اگر چوپایہ کنویں میں گر پڑا کہ اسے باقاعدہ ذبح نہ کر سکتے ہوں تو جس طرح ممکن ہو ذبح کر سکتے ہیں (ہدایہ)

مسئلہ۱۹:۔ ذبح میں عورت کا وہی حکم ہے جو مرد کا ہے یعنی مسلمہ یا کتابیہ عورت کا ذبیحہ حلال ہے اور مشرکہ و مرتدہ کا ذبیحہ حرام ہے (عالمگیری)

مسئلہ۲۰:۔ گونگے کا ذبیحہ حلال ہے اگر وہ مسلم یا کتابی ہو اسی طرح اقلف کا یعنی جس کا ختنہ نہ ہوا ہو اور ابرص یعنی سپید داغ والے کا ذبیحہ بھی حلال ہے (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ۲۱:۔ جن اگر انسان کی شکل میں ہو تو اس کا ذبیحہ جائز ہے اور انسانی شکل میں نہ ہو تو اس کا ذبیحہ جائز نہیں (ردالمحتار)

مسئلہ۲۲:۔ مجوسی نے آتش کدہ کے لئے یا مشرک نے اپنے معبودان باطل کے لئے مسلمان سے جانور ذبح کرایا اور اس نے اللہ کا نام لے کر جانور ذبح کیا یہ جانور حرام نہ ہوا مگر مسلمان کو ایسا کرنا مکروہ ہے (عالمگیری)

مسئلہ۲۳:۔ مسلمان نے جانور ذبح کر دیا اس کے بعد مشرک نے اس پر چھری پھیری تو جانور حرام نہ ہوا کہ ذبح تو پہلے ہی ہو چکا اور اگر مشرک نے ذبح کر ڈالا اس کے بعد مسلم نے چھری پھیری تو حرام ہی ہے اس کے چھری پھیرنے سے حلال نہ ہوگا (عالمگیری)

مسئلہ۲۴:۔ ذبح کرنے میں قصداً بسم اللہ نہ کہی جانور حرام ہے اور اگر بھول کر ایسا ہوا جیسا کہ بعض مرتبہ شکار کے ذبح میں جلدی ہوتی ہے اور جلدی میں بسم اللہ کہنا بھول جاتا ہے اس صورت میں جانور حلال ہے (ہدایہ)

مسئلہ۲۵:۔ ذبح کرتے وقت بسم اللہ کے ساتھ غیر خدا کا نام بھی لیا اس کی دو صورتیں ہیں اگر بغیر عطف ذکر کیا ہے مثلاً یوں کہا **بسم اللہ محمد رسول اللہ یا بسم اللہ اللھم تقبل من فلان** ایسا کرنا مکروہ ہے مگر جانور حرام نہیں ہوگا۔ اور اگر عطف کے ساتھ دوسرے کا نام ذکر کیا مثلاً یوں کہا بسم اللہ واسم فلان اس صورت میں جانور حرام ہے کہ یہ جانور غیر خدا کے نام پر ذبح ہوا۔ تیسری صورت یہ ہے کہ ذبح سے پہلے مثلاً جانور کو لٹانے سے پہلے اس نے کسی کا نام لیا یا ذبح کرنے کے بعد نام لیا تو اس میں حرج نہیں جس طرح قربانی اور عقیقہ میں دعائیں پڑھی جاتی ہیں اور قربانی میں ان لوگوں کے نام لئے جاتے ہیں جن کی طرف سے قربانی ہے اور حضور اقدس ﷺ اور حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے نام بھی لئے جاتے ہیں (ہدایہ وغیرہا)۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ **ما اھل لغیر اللہ بہ** جو حرام ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ذبح کے وقت جب غیر خدا کا نام اس طرح لیا جائے گا اس وقت حرام ہوگا اور وہابیہ یہ کہتے ہیں کہ آگے پیچھے جب کبھی غیر خدا کا نام لے دیا جائے حرام ہو جاتا ہے بلکہ یہ لوگ تو مطلقاً ہر چیز کو حرام کہتے ہیں جس پر غیر خدا کا نام لیا جائے ان کا یہ قول غلط اور باطل محض ہے اگر ایسا ہو تو سب ہی چیزیں حرام ہو جائیں گی۔ کھانے پینے اور استعمال کی سب چیزوں پر لوگوں کے نام لے دیئے جاتے ہیں اور ان سب کو حرام قرار دینا شریعت پر افترا اور مسلم کو زبردستی حرام کا مرتکب بنانا ہے معلوم ہوا کہ بعض مسلمان گائے بکرا مرغ جو اس لئے پالتے ہیں کہ ان کو ذبح کر کے کھانا پکوا کر کسی ولی اللہ کی روح کو ایصال ثواب کیا جائے گا یہ جائز ہے اور جانور بھی حلال ہے اس کو **ما اھل بہ لغیر اللہ** میں داخل کرنا جہالت ہے کیوں کہ مسلمان کے متعلق یہ خیال کرنا کہ اس نے تقرب الی غیر اللہ کی نیت کی ہٹ دھرمی اور سخت بدگمانی ہے مسلم ہرگز ایسا خیال نہیں رکھتا۔ عقیقہ اور ولیمہ اور ختنہ وغیرہ کی تقریبوں میں جس طرح جانور ذبح کرتے ہیں اور بعض مرتبہ پہلے ہی سے متعین کر لیتے ہیں کہ فلاں موقع اور فلاں کام کے لئے ذبح کیا جائے گا جس طرح یہ حرام نہیں ہے وہ بھی حرام نہیں۔

مسئلہ۲۶:۔ بسم اللہ کی (ہ) کو ظاہر کرنا چاہئے اگر ظاہر نہ کی جیسا کہ بعض عوام اس کا تلفظ اس طرح کرتے ہیں کہ (ہ) ظاہر نہیں ہوتی اور مقصود اللہ کا نام ذکر کرنا ہے تو جانور حلال ہے اور اگر یہ مقصود نہ ہو اور (ہ) کا چھوڑنا ہی مقصود ہو تو حلال نہیں (ردالمحتار)

مسئلہ۲۷:۔ مستحب یہ ہے کہ ذبح کے وقت بسم اللہ اللہ اکبر کہے یعنی بسم اللہ اور اللہ اکبر کے درمیان واؤ نہ لائے اور اگر بسم اللہ واللہ اکبر واؤ کے ساتھ کہا تو جانور اس صورت میں بھی حلال ہوگا مگر بعض علماء اس طرح کہنے کو مکروہ بتاتے ہیں (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۲۹:۔ بسم اللہ کسی دوسرے مقصد سے پڑھی اور جانور کو ذبح کر دیا تو جانور حلال نہیں اور اگر زبان سے بسم اللہ کہی اور دل میں یہ نیت حاضر نہیں کہ جانور ذبح کرنے کے لئے بسم اللہ کہتا ہوں تو جانور حلال ہے (درمختار)

مسئلہ۳۰:۔ ذبح اختیاری میں شرط یہ ہے کہ ذبح کرنے والا ذبح کے وقت بسم اللہ پڑھے یہاں مذبوح پر بسم اللہ پڑھی جاتی ہے یعنی جس جانور کو ذبح کرنے کے لئے بسم اللہ پڑھی اسی کو ذبح کر سکتے ہیں دوسرا جانور اس تسمیہ سے حلال نہ ہوگا مثلاً بکری ذبح کرنے کے لئے لٹائی اور اس کے ذبح کرنے کو بسم اللہ پڑھی مگر اس کو ذبح نہیں کیا بلکہ اس کی جگہ دوسری بکری ذبح کر دی یہ حلال نہیں ہوئی یہ ضروری نہیں کہ جس چھری سے ذبح کرنا چاہتا تھا اور بسم اللہ پڑھ لی تو اسی سے ذبح کرے بلکہ دوسری

چھری سے بھی ذبح کرسکتا ہے اور شکار کرنے میں آلہ پر بسم اللہ پڑھی جاتی ہے یعنی اسی آلہ سے شکار کرنا ہوگا دوسرے سے کرے گا حلال نہ ہوگا مثلاً تیر چھوڑنا چاہتا ہے اور بسم اللہ پڑھی مگر اس کو رکھ دیا دوسرا تیر چلایا تو جانور حلال نہیں اور اگر جس جانور کو تیر سے مارنا چاہتا ہے اس کو تیر نہیں لگا دوسرا جانور اس تیر سے مارا تو یہ حلال ہے (ہدایہ)

مسئلہ ۳۱:۔ خود ذبح کرنے والے کو بسم اللہ کہنا ضروری ہے دوسرے کا کہنا اس کے کہنے کے قائم مقام نہیں یعنی دوسرے کے بسم اللہ پڑھنے سے جانور حلال نہ ہوگا جب کہ ذابح نے قصداً ترک کیا ہو اور دو شخصوں نے ذبح کیا تو دونوں کا پڑھنا ضروری ہے ایک نے قصداً ترک کیا تو جانور حرام ہے (ردالمحتار) معین ذابح سے یہی مراد ہے کہ ذبح کرنے میں اس کا معین ہو یعنی دونوں نے مل کر ذبح کیا ہو دونوں نے چھری پھیری ہو مثلاً ذابح کمزور ہے کہ اس کی تنہا قوت کام نہیں دے گی دوسرے نے بھی شرکت کی دونوں نے مل کر چھری چلائی۔ اگر دوسرا شخص جانور کو فقط پکڑے ہوئے ہے تو یہ معین ذابح نہیں اس کے پڑھنے نہ پڑھنے کو کچھ دخل نہیں۔ یہ اگر پڑھتا ہے تو اس کا مقصد یہ ہوسکتا ہے کہ ذابح کو بسم اللہ یاد آجائے اور پڑھ لے۔

مسئلہ ۳۲:۔ بسم اللہ کہنے اور ذبح کرنے کے درمیان طویل فاصلہ نہ ہو اور مجلس بدلنے نہ پائے اگر مجلس بدل گئی اور عمل کثیر بیچ میں پایا گیا تو جانور حلال نہ ہوا۔ ایک لقمہ کھایا یا ذرا سا پانی پیا یا چھری تیز کرلی یہ عمل قلیل ہے جانور اس صورت میں حلال ہے (درمختار ردالمحتار)

مسئلہ ۳۳:۔ دو بکریوں کو نیچے اوپر لٹا کر دونوں کو ایک ساتھ بسم اللہ پڑھ کر ذبح کردیا دونوں حلال ہیں اور اگر ایک کو ذبح کر کے فوراً دوسری کو ذبح کرنا چاہتا ہے تو اس کو پھر بسم اللہ پڑھنی ہوگی پہلے جو پڑھ چکا ہے وہ دوسری کے لئے کافی نہیں (درمختار)

مسئلہ ۳۴:۔ بکری ذبح کے لئے لٹائی تھی بسم اللہ کہہ کر ذبح کرنا چاہتا تھا کہ وہ اٹھ کر بھاگ گئی پھر اسے پکڑ کے لایا اور لٹایا تو اب پھر بسم اللہ پڑھے پہلے کا پڑھنا ختم ہوگیا۔ یونہی بکریوں کا غلہ دیکھا اور بسم اللہ پڑھ کر ان میں سے ایک بکری پکڑ لایا اور ذبح کردی اس وقت قصداً بسم اللہ ترک کردی یہ خیال کر کے کہ پہلے پڑھ چکا ہے بکری حرام ہوگئی (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵:۔ پلاؤ جانور اگر بھاگ جائے اور پکڑنے میں نہ آئے تو اس کے لئے ذبح اضطراری ہے یعنی تیر یا نیزہ وغیرہ سے بہ نیت ذبح بسم اللہ پڑھ کر ماریں اور اس کے لئے گردن میں ہی ذبح کرنا ضروری نہیں بلکہ جس جگہ بھی زخمی کردیا جائے کافی ہے۔ یونہی اگر جانور کنویں میں گرگیا اس کو نیزہ وغیرہ سے بہ نیت ذبح بسم اللہ کہہ کر ہلاک کردیں ذبح ہوگیا۔ اسی طرح اگر جانور اس پر حملہ آور ہوا جیسا کہ بھینسے اور سانڈ اکثر حملہ کردیتے ہیں ان کو بھی اسی طرح ذبح کیا جاسکتا ہے اور اگر محض اپنے سے دفع کرنے کے لئے اسے نیزہ مارا ذبح کرنا مقصود نہ تھا تو جانور حرام ہے (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۶:۔ آبادی میں اگر بکری بھاگ گئی تو اس کے لئے ذبح اضطراری نہیں ہے کہ بکری پکڑی جاسکتی ہے اور میدان میں بھاگ گئی تو ذبح اضطراری ہوسکتا ہے اور گائے بیل اونٹ اگر بھاگ جائیں تو آبادی اور جنگل دونوں کا ان کے لئے یکساں حکم ہے ہوسکتا ہے کہ آبادی میں بھی ان کے پکڑنے پر قدرت نہ ہو (ہدایہ وغیرہا)

مسئلہ ۳۷:۔ مرغی اڑ کر درخت پر چلی گئی اگر وہاں تک نہیں پہنچ سکتا ہے اور بسم اللہ پڑھ کر اسے تیر مار کر ہلاک کیا اگر اس کے جاتے رہنے کا اندیشہ نہ تھا تو نہ کھائی جائے اور اندیشہ تھا تو کھا سکتے ہیں کہ اس صورت میں ذبح اضطراری ہوسکتا ہے۔ کبوتر اڑ گیا اگر وہ مکان پر واپس آسکتا ہے اور اسے تیر مارا اگر تیر جائے ذبح پر لگا کھایا جاسکتا ہے ورنہ نہیں اگر وہ واپس نہیں آسکتا تو بہرصورت کھایا جاسکتا ہے (خانیہ)

مسئلہ ۳۸:۔ ہرن کو پال لیا وہ اتفاق سے جنگل میں چلا گیا کسی نے بسم اللہ کہہ کر اسے تیر مارا اگر تیر ذبح کی جگہ پر لگا حلال ہے ورنہ نہیں ہاں اگر وحشی ہوگیا اور اب بغیر شکار کئے ہاتھ نہ آئے گا تو جہاں بھی لگے حلال ہے (خانیہ)

مسئلہ۳۹:۔ گائے یا بکری ذبح کی اوراس کے پیٹ میں بچہ نکلا اگر وہ زندہ ہے ذبح کر دیا جائے حلال ہو جائے گا اور مرا ہوا ہے تو حرام ہے اس کی ماں کا ذبح کرنا اس کے حلال ہونے کے لئے کافی نہیں (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۴۰:۔ بلی نے مرغی کا سر کاٹ لیا اور وہ ابھی زندہ ہے پھڑک رہی ہے ذبح نہیں کی جا سکتی (عالمگیری)

مسئلہ۴۱:۔ جانور کو دن میں ذبح کرنا بہتر ہے اور مستحب یہ ہے کہ ذبح سے پہلے چھری تیز کرلے کند چھری یا ایسی چیزوں سے ذبح کرنے سے بچے جس سے جانور کو ایذا ہو (عالمگیری)

حلال وحرام جانوروں کا بیان

حدیث۱:۔ ترمذی نے عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن کیلے والے درندہ سے اور پنجہ والے پرند سے اور گھریلو گدھے اور مجثمہ اور خلیسہ سے ممانعت فرمائی اور حاملہ عورت جب تک وضع حمل نہ کرلے اس کی وطی سے ممانعت فرمائی یعنی حاملہ لونڈی کا مالک ہوا یا زانیہ عورت حاملہ سے نکاح کیا تو جب تک وضع حمل نہ ہو اس سے وطی نہ کرے۔ مجثمہ یہ ہے کہ پرند یا کسی جانور کو باندھ کر اس پر تیر مارا جائے۔ خلیسہ یہ ہے کہ بھیڑیے یا کسی درندہ نے جانور پکڑا اس سے کسی نے چھین لیا اور ذبح سے پہلے وہ مر گیا۔

حدیث۲:۔ ابوداؤد و دارمی جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنین (پیٹ کے بچہ) کا ذبح اس کی ماں کے ذبح کی مثل ہے۔

حدیث۳:۔ احمد و نسائی و دارمی عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے چڑیا یا کسی جانور کو ناحق قتل کیا اس سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سوال کرے گا عرض کیا گیا یا رسول اللہ اس کا حق کیا ہے فرمایا کہ اس کا حق یہ ہے کہ ذبح کرے اور کھائے یہ نہیں کہ سر کاٹے اور پھینک دے۔

حدیث۴:۔ ترمذی و ابوداؤد ابوواقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہتے ہیں جب نبی کریم ﷺ مدینہ میں تشریف لائے اس زمانہ میں یہاں کے لوگ زندہ اونٹ کا کوہان کاٹ لیتے اور زندہ دنبہ کی چکی کاٹ لیتے حضور نے فرمایا زندہ جانور کا جو ٹکڑا کاٹ لیا جائے وہ مردار ہے کھایا نہ جائے۔

حدیث۵:۔ دارقطنی جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دریا کے جانور (مچھلی) کو خدا نے حلال کر دیا ہے۔

حدیث۶:۔ صحیح بخاری و مسلم میں ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انھوں نے حمار وحشی (گورخر) دیکھا اس کا شکار کیا حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کیا تمہارے پاس اس کے گوشت میں کا کچھ ہے عرض کی ہاں اس کی ران ہے اس کو حضور نے قبول فرمایا اور کھایا۔

حدیث۷:۔ صحیح بخاری و مسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں ہم نے مرالظہران میں خرگوش بھگا کر پکڑا میں اس کو ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لایا انھوں نے ذبح کیا اور اس کی پٹھ اور رانیں حضور کی خدمت میں بھیجیں حضور نے قبول فرمائیں۔

حدیث۸:۔ صحیحین میں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو مرغی کا گوشت کھاتے دیکھا ہے۔

حدیث۹:۔ صحیحین میں عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات غزوے میں تھے ہم حضور کی موجودگی میں ٹڈی کھاتے تھے۔

حدیث۱۰:۔ صحیحین میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں جیش الخبط (☆اس لشکر میں جب توشہ کی کمی ہوئی تو سب کے پاس جو کچھ تھا اکٹھا کر لیا گیا روزانہ فی کس ایک مٹھی کھجور ملتی جب اور کمی ہوئی تو روزانہ ایک کھجور ملتی جس کو صحابِ کرام منہ میں رکھ کر کچھ چوس کر نکال لیتے اور رکھ لیتے پھر اوپر سے پانی پی لیتے اسی ایک کھجور کو چوس چوس کر ایک دن رات گزارتے اور شدت گرسنگی سے درختوں کے پتے جھاڑ کر کھاتے جس سے ان کے منہ چھل گئے اور زخمی ہوگئے اسی وجہ سے اس کا نام جیش الخبط ہے کہ خبط درختوں کے پتوں کو کہتے ہیں جو جھاڑ لئے جاتے ہیں۔اور پتوں کے کھانے کی وجہ سے اونٹ اور بکری کی مینگنی کی طرح ان کو اجابت ہوتی۔خدا نے اپنا کرم کیا کہ ساحل پر ٹیلے برابر کی یہ عنبر مچھلی ان کو ملی جس کی آنکھوں کے حلقے سے مٹکے برابر چربی نکلی اس کو پندرہ دن تک یا ایک ماہ تک جیسا کہ دوسری روایت میں ہے ان حضرات نے کھایا۔اس واقعہ کو مختصر طور پر بیان کرنے کا یہ مقصد بھی ہے کہ مسلمان دیکھیں اور غور کریں کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں کیسی کیسی تکالیف برداشت کیں انھیں حضرات کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ اسلام اپنی کمال تابانی سے تمام عالم کو منور کر رہا ہے۔۱۲منہ) میں گیا تھا اور امیر لشکر ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے ہمیں بہت سخت بھوک لگی تھی دریا نے مری ہوئی ایک مچھلی پھینکی کہ ویسی مچھلی ہم نے نہیں دیکھی اس کا نام عنبر ہے ہم نے آدھے مہینے تک اسے کھایا ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی ایک ہڈی کھڑی کی بعض روایت میں ہے پسلی کی ہڈی تھی اس کی کجی اتنی تھی کہ اس کے نیچے سے اونٹ مع سوار گزر گیا جب ہم واپس آئے تو حضور سے ذکر کیا فرمایا کھاؤ اللہ نے تمہارے لئے رزق بھیجا ہے اور تمہارے پاس ہو تو ہمیں بھی کھلاؤ ہم نے اس میں سے حضور کے پاس بھیجا حضور نے تناول فرمایا۔

حدیث ۱۱،۱۲:۔ صحیح بخاری و مسلم میں ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے وزغ (چھپکلی اور گرگٹ) کے قتل کا حکم دیا اور فرمایا کہ ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے کافروں نے جو آگ جلائی تھی اسے یہ پھونکتا تھا اور صحیح مسلم میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو روایت ہے اس میں یہ بھی ہے کہ اس کا نام حضور نے فویسق رکھا یعنی چھوٹا فاسق یا بڑا فاسق اس لفظ میں دونوں معنی کا احتمال ہے۔

حدیث۱۳:۔ صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو چھپکلی یا گرگٹ کو پہلی ضرب میں مارے اس کے لئے سو نیکیاں اور دوسری میں اس سے کم اور تیسری میں اس سے بھی کم۔

حدیث۱۴:۔ ترمذی نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے جلالہ اور اس کا دودھ کھانے سے منع فرمایا۔

حدیث۱۵:۔ ابوداؤد نے عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے گوہ کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

حدیث۱۶:۔ ابوداؤد و ترمذی نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ نے بلی کھانے سے اور اس کے ثمن کھانے سے منع فرمایا۔

حدیث۱۷:۔ امام احمد و ابن ماجہ و دارقطنی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارے لئے دو مرے ہوئے جانور اور دو خون حلال ہیں۔دو مردے مچھلی اور ٹڈی ہیں اور دو خون کلیجی اور تلی ہیں۔

حدیث۱۸:۔ ابوداؤد و ترمذی جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دریا نے جس مچھلی کو پھینک دیا ہو اور وہاں سے پانی جاتا رہا اسے کھاؤ اور جو پانی میں مر کر تیر جائے اسے نہ کھاؤ۔

حدیث۱۹:۔ شرح السنہ میں زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے مرغ کو برا کہنے سے منع فرمایا۔کیوں کہ وہ نماز کے لئے اذان کہتا ہے یا خبردار کرتا ہے اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ وہ نماز کے لئے جگاتا ہے۔

تنبیہ:۔ گوشت یا جو کچھ غذا کھائی جاتی ہے وہ جزو بدن ہو جاتی ہے اور اس کے اثرات ظاہر ہوتے ہیں اور چونکہ بعض جانوروں

میں مذموم صفات پائے جاتے ہیں ان جانوروں کے کھانے میں اندیشہ ہے کہ انسان بھی ان بری صفتوں کے ساتھ متصف ہوجائے لہذا انسان کو ان کے کھانے سے منع کیا گیا حلال وحرام جانوروں کی تفصیل دشوار ہے یہاں چند کلیات بیان کئے جاتے ہیں جن کے ذریعہ سے جزئیات جانے جاسکتے ہیں۔

مسئلہ ۱:۔ کیلے والا جانور جو کیلے سے شکار کرتا ہو حرام ہے جیسے شیر، گیدڑ، لومڑی، بجو، کتا وغیرہا کہ ان سب میں کیلے ہوتے ہیں اور شکار بھی کرتے ہیں۔ اونٹ کے کیلا ہوتا ہے مگر وہ شکار نہیں کرتا لہذا وہ اس حکم میں داخل نہیں (درمختار)

مسئلہ ۲:۔ پنجہ والا پرند جو پنجہ سے شکار کرتا ہے حرام ہے جیسے شکرا، باز، بہری، چیل۔ حشرات الارض حرام ہیں جیسے چوہا، چھپکلی، گرگٹ، گھونس، سانپ، بچھو، بر، مچھر، پسو، کھٹمل، مکھی، کلی، مینڈک وغیرہا (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳:۔ گھریلو گدھا اور خچر حرام ہے اور جنگلی گدھا جسے گورخر کہتے ہیں حلال ہے گھوڑے کے متعلق روایتیں مختلف ہیں یہ آلہ جہاد ہے اس کے کھانے میں تقلیل آلہ جہاد ہوتی ہے لہذا نہ کھایا جائے (درمختار وغیرہا)

مسئلہ ۴:۔ کچھوا خشکی کا ہو یا پانی کا حرام ہے۔ غراب الْبَقع یعنی کوا جو مردار کھاتا ہے حرام ہے۔ اور مہوکا کہ یہ بھی کوے سے ملتا جلتا ایک جانور ہوتا ہے حلال ہے (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵:۔ پانی کے جانوروں میں صرف مچھلی حلال ہے جو مچھلی پانی میں مرکر تیر گئی یعنی جو بغیر مارے اپنے آپ مرکر پانی کی سطح پر الٹ گئی وہ حرام ہے مچھلی کو مارا اور وہ مرکر الٹی تیرنے لگی یہ حرام نہیں (درمختار) ٹڈی بھی حلال ہے۔ مچھلی اور ٹڈی یہ دونوں بغیر ذبح حلال ہیں جیسا کہ حدیث میں فرمایا کہ دو مردے حلال ہیں مچھلی اور ٹڈی

مسئلہ ۶:۔ پانی کی گرمی یا سردی سے مچھلی مرگئی یا مچھلی کو ڈورے میں باندھ کر پانی میں ڈال دیا اور مرگئی یا جال میں پھنس کر مرگئی یا پانی میں کوئی ایسی چیز ڈال دی جس سے مچھلیاں مرگئیں اور یہ معلوم ہے کہ اس چیز کے ڈالنے سے مریں یا گھڑے یا گڑھے میں مچھلی پکڑ کر ڈال دی اور اس میں پانی تھوڑا تھا اس وجہ سے یا جگہ کی تنگی کی وجہ سے مرگئی ان سب صورتوں میں وہ مری ہوئی مچھلی حلال ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷:۔ جھینگے کے متعلق اختلاف ہے کہ یہ مچھلی ہے یا نہیں اسی بنا پر اس کی حلت وحرمت میں بھی اختلاف ہے بظاہر اس کی صورت مچھلی کی سی نہیں معلوم ہوتی بلکہ ایک قسم کا کیڑا معلوم ہوتا ہے لہذا اس سے بچنا ہی چاہئے۔

مسئلہ ۸:۔ چھوٹی مچھلیاں بغیر شکم چاک کئے بھون لی گئیں ان کا کھانا حلال ہے (ردالمحتار)

مسئلہ ۹:۔ مچھلی کا پیٹ چاک کیا اس میں موتی نکلا اگر یہ سیپ کے اندر ہے تو مچھلی والا اس کا مالک ہے۔ شکاری نے مچھلی بیچ ڈالی ہے تو وہ موتی مشتری کا ہے اور اگر موتی سیپ میں نہیں ہے تو مشتری شکاری کو دے دے اور یہ لقطہ ہے۔ اور مچھلی کے شکم میں انگوٹھی یا روپیہ یا اشرفی یا کوئی زیور ملا تو لقطہ ہے اگر یہ شخص خود محتاج وفقیر ہے تو اپنے صرف میں لاسکتا ہے ورنہ تصدق کردے (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰:۔ بعض گائیں بکریاں غلیظ کھانے لگتی ہیں ان کو جلالہ کہتے ہیں اس کے بدن اور گوشت وغیرہ میں بدبو پیدا ہوجاتی ہے اس کو کئی دن تک باندھ رکھیں کہ نجاست نہ کھانے پائے جب بدبو جاتی رہے ذبح کرکے کھائیں اسی طرح جو مرغی غلیظ کھانے کی عادی ہواسے چند روز بند رکھیں جب اثر جاتا رہے ذبح کرکے کھائیں۔ جو مرغیاں چھوٹی پھرتی ہیں ان کو بند کرنا ضروری نہیں جب کہ غلیظ کھانے کی عادی نہ ہوں اور ان میں بدبو نہ ہو ہاں بہتر ہے کہ ان کو بھی بند رکھ کر ذبح کریں (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱:۔ بکرا جو خصی نہیں ہوتا وہ اکثر پیشاب پینے کا عادی ہوتا ہے اور اس میں ایسی سخت بدبو پیدا ہوجاتی ہے کہ جس راستہ سے گزرتا ہے وہ راستہ کچھ دیر کے لئے بدبودار ہوجاتا ہے اس کا بھی حکم وہی ہے جو جلالہ کا ہے کہ اگر اس کے گوشت سے بدبو دفع ہوگئی تو کھا

سکتے ہیں ورنہ مکروہ وممنوع۔

مسئلہ۱۲:۔ بکری کے بچہ کو کتیا کا دودھ پلاتا رہا اس کا بھی حکم جلالہ کا ہے کہ چند روز تک اسے باندھ کر چارہ کھلائیں کہ وہ اثر جاتا رہے (عالمگیری)

مسئلہ۱۳:۔ بکری سے کتے کی شکل کا بچہ پیدا ہوا اگر وہ بھونکتا ہے تو نہ کھایا جائے اور اگر اس کی آواز بکری کی طرح ہے کھایا جاسکتا ہے اور اگر دونوں طرح آواز دیتا ہے تو اس کے سامنے پانی رکھا جائے اگر زبان سے چاٹے کتا ہے اور منہ سے پئے تو بکری ہے اور اگر دونوں طرح پانی پئے تو اس کے سامنے گھاس اور گوشت دونوں چیزیں رکھیں گھاس کھائے تو بکری مگر اس کا سر کاٹ کر پھینک دیا جائے کھایا نہ جائے اور گوشت کھائے تو کتا ہے اور اگر دونوں چیزیں کھائے تو اسے ذبح کر کے دیکھیں اس کے پیٹ میں معدہ ہے تو کھا سکتے ہیں اور نہ ہو تو نہ کھائیں (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ۱۴:۔ جانور کو ذبح کیا وہ اٹھ کر بھاگا اور پانی میں گر کر مر گیا یا اونچی جگہ سے گر کر مر گیا اس کے کھانے میں حرج نہیں کہ اس کی موت ذبح ہی سے ہوئی پانی میں گرنے یا لڑھکنے کا اعتبار نہیں (عالمگیری)

مسئلہ۱۵:۔ زندہ جانور سے اگر کوئی ٹکڑا کاٹ کر جدا کر لیا گیا مثلاً دنبہ کی چکی کاٹ لی یا اونٹ کا کوہان کاٹ لیا یا کسی جانور کا پیٹ پھاڑ کر اس کی کلیجی نکال لی یہ ٹکڑا حرام ہے۔ جدا کرنے کا یہ مطلب ہے کہ وہ گوشت سے جدا ہو گیا اگرچہ ابھی چمڑا لگا ہوا ہو اور اگر گوشت سے اس کا تعلق باقی ہے تو مردار نہیں یعنی اس کے بعد اگر جانور کو ذبح کر لیا تو یہ ٹکڑا بھی کھایا جاسکتا ہے۔(درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۱۶:۔ جانور کو ذبح کر لیا ہے مگر ابھی اس میں حیاۃ باقی ہے اس کا کوئی ٹکڑا کاٹ لیا یہ حرام نہیں کہ ذبح کے بعد اس جانور کا زندوں میں شمار نہیں اگرچہ جب تک جانور ذبح کے بعد ٹھنڈا نہ ہو جائے اس کا کوئی عضو کاٹنا مکروہ ہے (درمختار)

مسئلہ۱۷:۔ شکار پر تیر چلایا اس کا کوئی ٹکڑا کٹ کر جدا ہو گیا اگر وہ ایسا عضو ہے کہ بغیر اس کے جانور زندہ رہ سکتا ہے تو اس کا کھانا حرام ہے اور اگر بغیر اس کے زندہ نہیں رہ سکتا مثلاً سر جدا ہو گیا تو سر بھی کھایا جائے گا اور وہ جانور بھی (عالمگیری)

مسئلہ۱۸:۔ زندہ مچھلی میں سے ایک ٹکڑا کاٹ لیا یہ حلال ہے اور اس کاٹنے سے اگر مچھلی پانی میں مرگئی تو وہ بھی حلال ہے (ہدایہ)

مسئلہ۱۹:۔ کسی نے دوسرے سے اپنے جانور کے متعلق کہا اسے ذبح کر دو اس نے اس وقت ذبح نہیں کیا مالک نے وہ جانور کسی کے ہاتھ بیچ ڈالا اب اس نے ذبح کر دیا اس کو تاوان دینا ہوگا اور جس نے اس سے ذبح کرنے کو کہا تھا تاوان کی رقم اس سے واپس نہیں لے سکتا ذبح کرنے والے کو بیع کا علم ہو یا نہ ہو دونوں صورتوں کا ایک ہی حکم ہے (عالمگیری)

مسئلہ۲۰:۔ جن جانوروں کا گوشت نہیں کھایا جاتا ذبح شرعی سے ان کا گوشت اور چربی اور چمڑا پاک ہو جاتا ہے مگر خنزیر کہ اس کا ہر جز نجس ہے اور آدمی اگرچہ طاہر ہے اس کا استعمال ناجائز ہے (درمختار) ان جانوروں میں چربی وغیرہ کو اگر کھانے کے سوا خارجی طور پر استعمال کرنا چاہیں تو ذبح کر لیں کہ اس صورت میں اس کے استعمال سے بدن یا کپڑا نجس نہیں ہوگا اور نجاست کے استعمال کی قباحت سے بھی بچنا ہوگا۔

اضحیہ یعنی قربانی کا بیان

مخصوص جانور کو مخصوص دن میں بہ نیت تقرب ذبح کرنا قربانی ہے اور کبھی اس جانور کو بھی اضحیہ اور قربانی کہتے ہیں جو ذبح کیا جاتا ہے۔ قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے جو اس امت کے لئے باقی رکھی گئی اور نبی کریم ﷺ کو قربانی کرنے کا حکم دیا گیا ارشاد فرمایا فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ اس کے متعلق پہلے چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں پھر فقہی مسائل بیان

ہوں گے۔

حدیث ۱:۔ ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ یوم النحر (دسویں ذی الحجہ) میں ابن آدم کا کوئی عمل خدا کے نزدیک خون بہانے (قربانی کرنے) سے زیادہ پیارا نہیں اور وہ جانور قیامت کے دن اپنے سینگ اور بال اور کھروں کے ساتھ آئے گا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے قبل خدا کے نزدیک مقام قبول میں پہنچ جاتا ہے لہذا اس کو خوش دلی سے کرو۔

حدیث ۲:۔ طبرانی حضرات امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ حضور نے فرمایا جس نے خوش دل سے طالب ثواب ہو کر قربانی کی وہ آتش جہنم سے حجاب (روک) ہوجائے گی۔

حدیث ۳:۔ طبرانی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ حضور نے ارشاد فرمایا جو روپیہ عید کے دن قربانی میں خرچ کیا گیا اس سے زیادہ کوئی روپیہ پیارا نہیں۔

حدیث ۴:۔ ابن ماجہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جس میں وسعت ہو اور قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔

حدیث ۵:۔ ابن ماجہ نے زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ یہ قربانیاں کیا ہیں فرمایا کہ تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ ہمارے لئے اس میں کیا ثواب ہے فرمایا ہر بال کے مقابل نیکی ہے عرض کی اون کا کیا حکم ہے فرمایا اون کے ہر بال کے بدلے میں نیکی ہے۔

حدیث ۶:۔ صحیح بخاری میں براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی نبی کریم ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے جو کام آج ہم کریں گے وہ یہ ہے کہ نماز پڑھیں پھر اس کے بعد قربانی کریں گے جس نے ایسا کیا اس نے ہماری سنت (طریقہ) کو پالیا اور جس نے پہلے ذبح کرلیا وہ گوشت ہے جو اس نے پہلے سے اپنے گھر والوں کے لئے تیار کرلیا قربانی سے اسے کچھ تعلق نہیں۔ ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور یہ پہلے ہی ذبح کر چکے تھے (اس خیال سے کہ پڑوس کے لوگ غریب تھے انھوں نے چاہا کہ ان کو گوشت مل جائے) اور عرض کی یارسول اللہ میرے پاس بکری کا چھ ماہ ایک بچہ ہے فرمایا تم اسے ذبح کرلو اور تمہارے سوا کسی کے لئے چھ ماہ کا بچہ کفایت نہیں کرے گا۔

حدیث ۷:۔ امام احمد وغیرہ براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ آج کے دن جو کام ہم کو پہلے کرنا ہے وہ نماز ہے اس کے بعد قربانی کرنا ہے جس نے ایسا کیا وہ ہماری سنت کو پہنچا اور جس نے پہلے ذبح کر ڈالا وہ گوشت ہے جو اس نے اپنے گھر والوں کے لئے پہلے ہی سے کرلیا۔ نسک یعنی قربانی سے اس کو کچھ تعلق نہیں۔

حدیث ۸:۔ امام مسلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ سینگ والا مینڈھا لایا جائے جو سیاہی میں چلتا ہو اور سیاہی میں بیٹھتا ہو اور سیاہی میں نظر کرتا ہو یعنی اس کے پاؤں سیاہ ہوں اور پیٹ سیاہ ہو اور آنکھیں سیاہ ہوں وہ قربانی کے لئے حاضر کیا گیا حضور نے فرمایا عائشہ چھری لاؤ پھر فرمایا اسے پتھر پر تیز کرلو پھر حضور نے چھری لی اور مینڈھے کو لٹایا اور اسے ذبح کیا پھر فرمایا بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ الٰہی تو اس کو محمد ﷺ کی طرف سے اور ان کی آل اور امت کی طرف سے قبول فرما۔

حدیث ۹:۔ امام احمد و ابوداؤد و ابن ماجہ و دارمی جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ذبح کے دن دو مینڈھے سینگ والے چت کبرے خصی کئے ہوئے ذبح کئے جب ان کا منہ قبلہ کو کیا یہ پڑھا اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّۃِ اِبْرَاھِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ

وَمَمَاتِی لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ لَکَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَاُمَّتِہٖ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَر اس کو پڑھ کر ذبح فرمایا اور ایک روایت میں ہے کہ حضور نے یہ فرمایا کہ الٰہی یہ میری طرف سے ہے اور میری امت میں اس کی طرف سے ہے جس نے قربانی نہیں کی۔

حدیث ۱۰:۔ امام بخاری ومسلم نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے دو مینڈھے چت کبرے سینگ والوں کی قربانی کی انھیں اپنے دست مبارک سے ذبح کیا اور بسم اللہ واللہ اکبر کہا کہتے ہیں میں نے حضور کو دیکھا کہ اپنا پاؤں ان کے پہلوؤں پر رکھا اور بسم اللہ واللہ اکبر کہا۔

حدیث ۱۱:۔ ترمذی میں حنش سے مروی وہ کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ دو مینڈھے کی قربانی کرتے ہیں میں نے کہا یہ کیا انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی کہ میں حضور کی طرف سے قربانی کروں لہٰذا میں حضور کی طرف سے قربانی کرتا ہوں۔

حدیث ۱۲:۔ ابوداؤد ونسائی عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے یوم الاضحیٰ کا حکم دیا گیا اس دن کو خدا نے اس امت کے لئے عید بنایا ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ یہ بتایئے اگر میرے پاس منیحہ (☆منیحہ اس جانور کو کہتے ہیں جو دوسرے نے اسے اس لئے دیا ہے کہ یہ کچھ دنوں اس کے دودھ وغیرہ سے فائدہ اٹھائے پھر مالک کو واپس کر دے ۱۲ منہ) کے سوا کوئی جانور نہ ہو تو کیا اسی کی قربانی کردوں فرمایا نہیں۔ ہاں تم اپنے بال اور ناخن ترشواؤ اور مونچھیں ترشواؤ اور موئے زیرناف کو مونڈو اسی میں تمہاری قربانی خدا کے نزدیک پوری ہو جائے گی یعنی جس کو قربانی کی توفیق نہ ہو اسے ان چیزوں کے کرنے سے قربانی کا ثواب حاصل ہو جائے گا۔

حدیث ۱۳:۔ مسلم وترمذی ونسائی وابن ماجہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ حضور نے فرمایا جس نے ذی الحجہ کا چاند دیکھ لیا اور اس کا ارادہ قربانی کرنے کا ہے تو جب تک قربانی نہ کر لے بال اور ناخنوں سے نہ لے یعنی نہ ترشوائے۔

حدیث ۱۴:۔ طبرانی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور نے فرمایا قربانی میں گائے سات کی طرف سے اور اونٹ سات کی طرف سے ہے۔

حدیث ۱۵:۔ ابوداؤد ونسائی وابن ماجہ مجاشع بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور نے فرمایا بھیڑ کا جذع (چھ مہینے کا بچہ) سال بھر والی بکری کے قائم مقام ہے۔

حدیث ۱۶:۔ امام احمد نے روایت کی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ افضل قربانی وہ ہے جو باعتبار قیمت اعلیٰ ہو اور خوب فربہ ہو۔

حدیث ۱۷:۔ طبرانی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ حضور نے رات میں قربانی کرنے سے منع فرمایا۔

حدیث ۱۸:۔ امام احمد وغیرہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا چار قسم کے جانور قربانی کے لئے درست نہیں (۱) کانا جس کا کانا پن ظاہر ہے اور (۲) بیمار جس کی بیماری ظاہر ہو اور (۳) لنگڑا جس کا لنگ ظاہر ہے اور (۴) ایسا لاغر جس کی ہڈیوں میں مغز نہ ہو اسی کی مثل امام مالک واحمد وترمذی وابوداؤد ونسائی وابن ماجہ ودارمی براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی۔

حدیث ۱۹:۔ امام احمد وابن ماجہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کان کٹے ہوئے اور سینگ ٹوٹے ہوئے کی قربانی سے منع فرمایا۔

حدیث ۲۰:۔ ترمذی وابوداؤد ونسائی ودارمی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہم جانوروں کے کان اور آنکھیں غور سے دیکھ لیں اور اس کی قربانی نہ کریں جس کے کان کا اگلا حصہ کٹا ہو اور نہ اس کی جس کے کان کا پچھلا حصہ

کٹا ہو نہ اس کی جس کا کان پھٹا ہو یا کان میں سوراخ ہو۔

حدیث ۲۱:۔ امام بخاری ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ عیدگاہ میں نحر و ذبح فرماتے تھے۔

مسائل فقہیہ:۔ قربانی کئی قسم کی ہے (۱) غنی اور فقیر دونوں پر واجب (۲) فقیر پر واجب ہو غنی پر واجب نہ ہو۔ (۳) غنی پر واجب ہو فقیر پر واجب نہ ہو۔ دونوں پر واجب ہو اس کی صورت یہ ہے کہ قربانی کی منت مانی یہ کہا کہ اللہ کے لئے مجھ پر بکری یا گائے کی قربانی کرنا ہے یا اس بکری یا اس گائے کو قربانی کرنا ہے۔ فقیر پر واجب ہو غنی پر نہ ہو اس کی صورت یہ ہے کہ فقیر نے قربانی کے لئے جانور خریدا اس پر اس جانور کی قربانی واجب ہے اوغنی اگر خریدتا تو اس خریدنے سے قربانی اس پر واجب نہ ہوتی۔ غنی پر واجب ہو فقیر پر واجب نہ ہو اس کی صورت یہ ہے کہ قربانی کا وجوب نہ خریدنے سے ہو نہ منت ماننے سے بلکہ خدا نے جو اسے زندہ رکھا ہے اس کے شکریہ میں اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی سنت کے احیا میں جو قربانی واجب ہے وہ صرف غنی پر ہے (عالمگیری)

مسئلہ ۱:۔ مسافر پر قربانی واجب نہیں اگر مسافر نے قربانی کی یہ تطوع (نفل) ہے اور فقیر نے اگر نہ منت مانی ہو نہ قربانی کی نیت سے جانور خریدا ہو اس کا قربانی کرنا بھی تطوع ہے (عالمگیری)

مسئلہ ۲:۔ بکری کا مالک تھا اور اس کی قربانی کی نیت کر لی یا خریدنے کے وقت قربانی کی نیت نہ تھی بعد میں نیت کر لی تو اس نیت سے قربانی واجب نہیں ہوگی۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۳:۔ قربانی واجب ہونے کے شرائط یہ ہیں (۱) اسلام یعنی غیر مسلم پر قربانی واجب نہیں (۲) اقامت یعنی مقیم ہونا۔ مسافر پر واجب نہیں۔ (۳) تونگری یعنی مالک نصاب ہونا یہاں مالداری سے مراد وہی ہے جس سے صدقہ فطر واجب ہوتا ہے وہ مراد نہیں جس سے زکوۃ واجب ہوتی ہے۔ (۴) حریت یعنی آزاد ہونا جو آزاد نہ ہو اس پر قربانی واجب نہیں کہ غلام کے پاس مال ہی نہیں لہذا عبادت مالیہ اس پر واجب نہیں۔ مرد ہونا اس کے لئے شرط نہیں۔ عورتوں پر واجب ہوتی ہے جس طرح مردوں پر واجب ہوتی ہے اس کے لئے بلوغ شرط ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے اور نابالغ پر واجب ہے تو آیا خود اس کے مال سے قربانی کی جائے گی یا اس کا باپ اپنے مال سے قربانی کرے گا۔ ظاہر الراویہ یہ ہے کہ نہ خود نابالغ پر واجب ہے اور نہ اس کی طرف سے اس کے باپ پر واجب ہے اور اسی پر فتوی ہے (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۴:۔ مسافر پر اگرچہ واجب نہیں مگر نفل کے طور پر کرے تو کرسکتا ہے ثواب پائے گا۔ حج کرنے والے جو مسافر ہوں ان پر قربانی واجب نہیں اور مقیم ہوں تو واجب ہے جیسے کہ مکہ کے رہنے والے حج کریں تو چونکہ یہ مسافر نہیں ان پر واجب ہوگی (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵:۔ شرائط کا پورے وقت میں پایا جانا ضروری نہیں بلکہ قربانی کے لئے جو وقت مقرر ہے اس کے کسی حصہ میں شرائط کا پایا جانا وجوب کے لئے کافی ہے مثلاً ایک شخص ابتدائے وقت قربانی میں کافر تھا پھر مسلمان ہوگیا اور ابھی قربانی کا وقت باقی ہے اس پر قربانی واجب ہے جب کہ دوسرے شرائط بھی پائے جائیں اسی طرح اگر غلام تھا اور آزاد ہوگیا اس کے لئے بھی یہی حکم ہے۔ یونہی اول وقت میں مسافر تھا اور اثنائے وقت میں مقیم ہوگیا اس پر بھی قربانی واجب ہوگئی یا فقیر تھا اور وقت کے اندر مالدار ہوگیا اس پر بھی قربانی واجب ہے (عالمگیری)

مسئلہ ۶:۔ قربانی واجب ہونے کا سبب وقت ہے جب وہ وقت آیا اور شرائط وجوب پائے گئے قربانی واجب ہوگئی اور اس کا رکن ان مخصوص جانوروں میں کسی کو قربانی کی نیت سے ذبح کرنا ہے۔ قربانی کی نیت سے دوسرے جانور مثلاً مرغ کو ذبح کرنا ناجائز ہے (درمختار)

مسئلہ ۷:۔ جو شخص دوسو درہم یا بیس دینار کا مالک ہو یا حاجت کے سوا کسی ایسی چیز کا مالک ہو جس کی قیمت دوسو درہم ہو وہ غنی ہے اس پر قربانی واجب ہے۔ حاجت سے مراد رہنے کا مکان اور خانہ داری کے سامان جن کی حاجت ہو اور سواری کا جانور اور خادم اور پہننے کے کپڑے ان کے سوا جو چیزیں ہوں وہ حاجت سے زائد ہیں (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۸:۔ اس شخص پر دین ہے اور اس کے اموال سے دین کی مقدار مجرا کی جائے تو نصاب نہیں باقی رہتی اس پر قربانی واجب نہیں اور اگر اس کا مال یہاں موجود نہیں ہے اور ایام قربانی گزرنے کے بعد وہ مال اسے وصول ہوگا تو قربانی واجب نہیں (عالمگیری)

مسئلہ ۹:۔ ایک شخص کے پاس دوسو درہم تھے سال پورا ہوا اور ان میں سے پانچ درہم زکوۃ میں دیئے ایک سو پچانوے باقی رہے اب قربانی کا دن آیا تو قربانی واجب ہے اور اگر اپنے ضروریات میں پانچ درہم خرچ کرتا تو قربانی واجب نہ ہوتی (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰:۔ مالک نصاب نے قربانی کے لئے بکری خریدی تھی وہ گم ہوگئی اور اس شخص کا مال نصاب سے کم ہوگیا اب قربانی کا دن آیا تو اس پر یہ ضروری نہیں کہ دوسرا جانور خرید کر قربانی کرے اور اگر وہ بکری قربانی ہی کے دنوں میں مل گئی اور یہ شخص اب بھی مالک نصاب نہیں ہے تو اس پر اس بکری کی قربانی واجب نہیں (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱:۔ عورت کا مہر شوہر کے ذمہ باقی ہے اور شوہر مالدار ہے تو اس مہر کی وجہ سے عورت کو مالک نصاب نہیں مانا جائے گا اگرچہ مہر معجّل ہو اور اگر عورت کے پاس اس کے سوا بقدر نصاب مال نہیں ہے تو عورت پر قربانی واجب نہیں ہوگی (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲:۔ کسی کے پاس دوسو درہم کی قیمت کا مصحف شریف (قرآن مجید) ہے اگر وہ اسے دیکھ کر اچھی طرح تلاوت کرسکتا ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں چاہے اس میں تلاوت کرتا ہو یا نہ کرتا ہو اور اگر اچھی طرح اسے دیکھ کر تلاوت نہ کرسکتا ہو تو واجب ہے۔ کتابوں کا بھی یہی حکم ہے کہ اس کے کام کی ہیں تو قربانی واجب نہیں ورنہ ہے (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳:۔ ایک مکان جاڑے کے لئے اور ایک گرمی کے لئے یہ حاجت میں داخل ہے ان کے علاوہ اس کے پاس تیسرا مکان ہو جو حاجت سے زائد ہے اگر یہ دوسو درہم کا ہے تو قربانی واجب ہے اسی طرح گرمی جاڑے کے بچھونے حاجت میں داخل ہیں اور تیسرا بچھونا جو حاجت سے زائد ہے اس کا اعتبار ہوگا۔ غازی کے لئے دو گھوڑے حاجت میں ہیں تیسرا حاجت سے زائد ہے۔ اسلحہ غازی کی حاجت میں داخل ہیں ہاں اگر ہر قسم کے دو ہتھیار ہوں تو دوسرے کو حاجت سے زائد قرار دیا جائے گا۔ گاؤں کے زمیندار کے پاس ایک گھوڑا حاجت میں داخل ہے اور دو ہوں تو دوسرے کو زائد مانا جائے گا۔ گھر میں پہننے کے کپڑے اور کام کاج کے وقت پہننے کے کپڑے اور جمعہ وعید اور دوسرے موقعوں پر پہن کر جانے کے کپڑے یہ سب حاجت میں داخل ہیں اور ان تین کے سوا چوتھا جوڑا اگر دوسو درہم کا ہے تو قربانی واجب ہے (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴:۔ بالغ لڑکوں یا بی بی کی طرف سے قربانی کرنا چاہتا ہے تو ان سے اجازت حاصل کرے بغیر ان کے کہے اگر کردی تو ان کی طرف سے واجب الادا نہ ہوا اور نابالغ کی طرف سے اگرچہ واجب نہیں ہے مگر کردینا بہتر ہے (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵:۔ قربانی کا حکم یہ ہے کہ اس کے ذمہ جو قربانی واجب ہے کرلینے سے بری الذمہ ہوگیا اور اچھی نیت سے کی ہے ریا وغیرہ کی مداخلت نہیں تو اللہ کے فضل سے امید ہے کہ آخرت میں اس کا ثواب ملے (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۶:۔ یہ ضروری نہیں کہ دسویں ہی کو قربانی کر ڈالے اس کے لئے گنجائش ہے کہ پورے وقت میں جب چاہے کرے لہذا اگر ابتدائے وقت میں اس کا اہل نہ تھا وجوب کے شرائط نہیں پائے جاتے تھے اور آخر وقت میں اہل ہوگیا یعنی وجوب کے شرائط پائے گئے تو اس پر واجب ہوگئی اور اگر ابتدائے وقت میں واجب تھی اور ابھی کی نہیں اور آخر وقت میں شرائط جاتے رہے تو واجب نہ رہی (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷:۔ ایک شخص فقیر تھا مگر اس نے قربانی کر ڈالی اس کے بعد ابھی وقت قربانی کا باقی تھا کہ غنی ہوگیا تو اس کو پھر قربانی کرنی چاہئے

کہ پہلے جو کی تھی وہ واجب نہ تھی اور اب واجب ہے بعض علماء نے فرمایا کہ وہ پہلی قربانی کافی ہے اور اگر باوجود مالک نصاب ہونے کے اس نے قربانی نہ کی اور وقت ختم ہونے کے بعد فقیر ہوگیا تو اس پر بکری کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے یعنی وقت گزرنے کے بعد قربانی ساقط نہیں ہوگی۔ اور اگر مالک نصاب بغیر قربانی کئے ہوئے انھیں دنوں میں مرگیا تو اس کی قربانی ساقط ہوگئی (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۸:۔ قربانی کے وقت میں قربانی کرنا ہی لازم ہے کوئی دوسری چیز اس کے قائم مقام نہیں ہوسکتی مثلاً بجائے قربانی اس نے بکری یا اس کی قیمت صدقہ کردی یہ ناکافی ہے اس میں نیابت ہوسکتی ہے یعنی خود کرنا ضروری نہیں بلکہ دوسرے کو اجازت دے دی اس نے کردی یہ ہوسکتا ہے (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹:۔ جب قربانی کے شرائط مذکورہ پائے جائیں تو بکری کا ذبح کرنا یا اونٹ یا گائے کا ساتواں حصہ واجب ہے۔ ساتویں حصہ سے کم نہیں ہوسکتا بلکہ اونٹ یا گائے کے شرکاء میں اگر کسی شریک کا ساتویں حصہ سے کم ہے تو کسی کی قربانی نہیں ہوئی یعنی جس کا ساتواں حصہ یا اس سے زیادہ ہے اس کی بھی قربانی نہیں ہوئی۔ گائے یا اونٹ میں ساتویں حصہ سے زیادہ کی قربانی ہوسکتی ہے۔ مثلا گائے کو چھ یا پانچ یا چار شخصوں کی طرف سے قربانی کریں ہوسکتا ہے اور یہ ضروری نہیں کہ سب شرکاء کے حصے برابر ہوں بلکہ کم وبیش بھی ہوسکتے ہیں ہاں یہ ضروری ہے کہ جس کا حصہ کم ہے تو ساتویں حصہ سے کم نہ ہو (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰:۔ سات شخصوں نے پانچ گایوں کی قربانی کی یہ جائز ہے کہ ہر گائے میں ہر شخص کا ساتواں حصہ ہوا اور آٹھ شخصوں نے پانچ یا چھ گایوں میں بحصہ مساوی شرکت کی یہ ناجائز ہے کہ ہر گائے میں ہر ایک کا ساتویں حصہ سے کم ہے۔ سات بکریوں کی سات شخصوں نے شریک ہوکر قربانی کی یعنی ہر ایک کا ہر بکری میں ساتواں حصہ ہے استحساناً قربانی ہوجائے گی یعنی ہر ایک کی ایک ایک بکری پوری قرار دی جائے گی یونہی دو شخصوں نے دو بکریوں میں شرکت کرکے قربانی کی تو بطور استحسان ہر ایک کی قربانی ہوجائے گی۔

مسئلہ ۲۱:۔ شرکت میں گائے کی قربانی ہوئی تو ضروری ہے کہ گوشت وزن کرکے تقسیم کیا جائے اندازہ سے تقسیم نہ ہو کیوں کہ ہوسکتا ہے کہ کسی کو زاید یا کم ملے اور یہ ناجائز ہے یہاں یہ خیال نہ کیا جائے کہ کم وبیش ہوگا تو ہر ایک اس کو دوسرے کے لئے جائز کر دے گا کہہ دے گا کہ اگر کسی کو زائد پہنچ گیا ہے تو معاف کیا کہ یہاں عدم جواز حق شرع ہے اور ان کو اس کے معاف کرنے کا حق نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۲:۔ قربانی کا وقت دسویں ذی الحجہ کے طلوع صبح صادق سے بارہویں کے غروب آفتاب تک ہے یعنی تین دن دو راتیں اور ان دنوں کو ایام نحر کہتے ہیں اور گیارہ سے تیرہ تک تین دنوں کو ایام تشریق کہتے ہیں لہذا بیچ کے دو دن ایام نحر و ایام تشریق دونوں ہیں اور پہلا دن یعنی دسویں ذی الحجہ صرف یوم النحر ہے اور پچھلا دن یعنی تیرہویں ذی الحجہ صرف یوم التشریق ہے (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۳:۔ دسویں کے بعد کی دونوں راتیں ایام نحر میں داخل ہیں ان میں بھی قربانی ہوسکتی ہے مگر رات میں ذبح کرنا مکروہ ہے (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴:۔ پہلا دن یعنی دسویں تاریخ سب سے افضل ہے پھر گیارہویں اور پچھلا دن یعنی بارہویں سب میں کم درجہ ہے اور اگر تاریخوں میں شک ہو یعنی تیس کا چاند مانا گیا ہے اور انتیس کے ہونے کا بھی شبہہ ہے مثلاً گمان تھا کہ انتیس کا چاند ہوگا مگر ابر وغیرہ کی وجہ سے نہ دکھا یا شہادتیں گزریں مگر کسی وجہ سے قبول نہ ہوئیں ایسی حالت میں دسویں کے متعلق یہ شبہہ ہے کہ شاید آج گیارہویں ہو تو بہتر یہ ہے کہ قربانی کو بارہویں تک موخر نہ کرے یعنی بارہویں سے پہلے کرڈالے کیوں کہ

بارھویں کے متعلق تیرہویں تاریخ ہونے کا شبہہ ہوگا تو یہ شبہہ ہوگا کہ وقت سے بعد میں ہوئی اوراس صورت میں اگر بارہویں کوقربانی کی جس کے متعلق تیرہویں ہونے کا شبہہ ہے تو بہتر یہ ہے کہ سارا گوشت صدقہ کرڈالے بلکہ ذبح کی ہوئی بکری اور زندہ بکری میں قیمت کا تفاوت ہو کہ زندہ کی قیمت کچھ زائد ہو تو اس زیادتی کو بھی صدقہ کردے (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵:۔ ایام نحر میں قربانی کرنا اتنی قیمت کے صدقہ کرنے سے افضل ہے کیوں کہ قربانی واجب ہے یا سنت اور صدقہ کرنا تطوع محض ہے لہذا قربانی افضل ہوئی (عالمگیری) اور وجوب کی صورت میں بغیر قربانی کئے عہدہ برآ نہیں ہوسکتا۔

مسئلہ ۲۶:۔ شہر میں قربانی کی جائے تو شرط یہ ہے کہ نماز ہوچکے لہذا نماز عید سے پہلے شہر میں قربانی نہیں ہوسکتی اور دیہات میں چونکہ نماز عید نہیں ہے یہاں طلوع فجر کے بعد سے ہی قربانی ہوسکتی ہے اور دیہات میں بہتر یہ ہے کہ بعد طلوع آفتاب قربانی کی جائے اور شہر میں بہتر یہ ہے کہ عید کا خطبہ ہوچکنے کے بعد قربانی کی جائے (عالمگیری) یعنی نماز ہوچکی ہے اور ابھی خطبہ نہیں ہوا ہے اس صورت میں قربانی ہوجائے گی مگر ایسا کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۲۷:۔ یہ جو شہر و دیہات کا فرق بتایا گیا یہ مقام قربانی کے لحاظ سے ہے قربانی کرنے والے کے اعتبار سے نہیں یعنی دیہات میں قربانی ہو تو وہ وقت ہے اگرچہ قربانی کرنے والا شہر میں ہو اور شہر میں ہو تو نماز کے بعد ہو اگرچہ جس کی طرف سے قربانی ہے وہ دیہات میں ہو لہذا شہری آدمی اگر یہ چاہتا ہے کہ صبح ہی نماز سے پہلے قربانی ہوجائے تو جانور دیہات میں بھیج دے۔ (درمختار)

مسئلہ ۲۸:۔ اگر شہر میں متعدد جگہ عید کی نماز ہوتی ہو تو پہلی جگہ نماز ہوچکنے کے بعد قربانی جائز ہے یعنی یہ ضروری نہیں کہ عیدگاہ میں نماز ہو جائے جب ہی قربانی کی جائے بلکہ کسی مسجد میں ہوگئی اور عیدگاہ میں نہ ہوئی جب بھی ہوسکتی ہے (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹:۔ دسویں کو اگر عید کی نماز نہیں ہوئی تو قربانی کے لئے یہ ضروری ہے کہ وقت نماز جاتا رہے یعنی زوال کا وقت آجائے اب قربانی ہوسکتی ہے اور دوسرے یا تیسرے دن نماز عید سے قبل ہوسکتی ہے (درمختار)

مسئلہ ۳۰:۔ منیٰ میں چونکہ عید کی نماز نہیں ہوتی لہذا وہاں جو قربانی کرنا چاہے طلوع فجر کے بعد سے کرسکتا ہے اس کے لئے وہی حکم ہے جو دیہات کا ہے کسی شہر میں اگر فتنہ کی وجہ سے نماز عید نہ ہو تو وہاں دسویں کی طلوع فجر کے بعد قربانی ہوسکتی ہے (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۱:۔ امام ابھی نماز ہی میں ہے اور کسی نے جانور ذبح کرلیا اگرچہ امام قعدہ میں ہو اور بقدر تشہد بیٹھ چکا ہو مگر ابھی سلام نہ پھیرا ہو تو قربانی نہیں ہوئی اور اگر امام نے ایک طرف سلام پھیرلیا دوسری طرف باقی تھا کہ اس نے ذبح کردیا قربانی ہوگئی اور بہتر یہ ہے کہ خطبہ سے جب امام فارغ ہوجائے اس وقت قربانی کی جائے (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲:۔ امام نے نماز پڑھ لی اس کے بعد قربانی ہوئی پھر معلوم ہوا کہ امام نے بغیر وضو نماز پڑھا دی تو نماز کا اعادہ کیا جائے قربانی کے اعادہ کی ضرورت نہیں (درمختار)

مسئلہ ۳۳:۔ یہ گمان تھا کہ آج عرفہ کا دن ہے اور کسی نے زوال آفتاب کے بعد قربانی کرلی پھر معلوم ہوا کہ عرفہ کا دن نہ تھا بلکہ دسویں تاریخ تھی تو قربانی جائز ہوگئی۔ یونہی اگر دسویں کو نماز عید سے پہلے قربانی کرلی پھر معلوم ہوا کہ وہ دسویں نہ تھی بلکہ گیارہویں تھی تو اس کی بھی قربانی جائز ہوگئی (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴:۔ نویں کے متعلق کچھ لوگوں نے گواہی دی کہ دسویں ہے اس بناء پر اسی روز نماز پڑھ کر قربانی کی پھر معلوم ہوا کہ گواہی غلط تھی وہ نویں تاریخ تھی تو نماز بھی ہوگئی اور قربانی بھی (درمختار)

مسئلہ ۳۵:۔ ایام نحر گزر گئے اور جس پر قربانی واجب تھی اس نے نہیں کی ہے تو قربانی فوت ہوگئی اب نہیں ہوسکتی پھر اگر اس نے قربانی کا

جانور معین کر رکھا ہے مثلاً معین جانور کے قربانی کی منت مان لی ہے وہ شخص غنی ہو یا فقیر بہرصورت اسی معین جانور کو زندہ صدقہ کرے اور اگر ذبح کرڈالا تو سارا گوشت صدقہ کرے اس میں سے کچھ نہ کھائے اور اگر کچھ کھالیا ہے تو جتنا کھایا ہے اس کی قیمت صدقہ کرے اور اگر ذبح کئے ہوئے جانور کی قیمت زندہ جانور سے کچھ کم ہے تو جتنی کم ہے اسے بھی صدقہ کرے اور فقیر نے قربانی کی نیت سے جانور خریدا ہے اور قربانی کے دن نکل گئے چونکہ اس پر بھی اسی معین جانور کی قربانی واجب ہے لہذا اس جانور کو زندہ صدقہ کردے اور اگر ذبح کرڈالا تو وہی حکم ہے جو منت میں مذکور ہوا۔ یہ حکم اسی صورت میں ہے کہ قربانی ہی کے لئے خریدا ہو اور اگر اس کے پاس پہلے سے کوئی جانور تھا اور اس نے اس کے قربانی کرنے کی نیت کرلی یا خریدنے کے بعد قربانی کی نیت کی تو اس پر قربانی واجب نہ ہوئی۔ اور غنی نے قربانی کے لئے جانور خرید لیا ہے تو وہی جانور صدقہ کردے اور ذبح کرڈالا تو وہی حکم ہے جو مذکور ہوا اور خریدا نہ ہو تو بکری کی قیمت صدقہ کرے (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۳۶:۔ قربانی کے دن گزر گئے اور اس نے قربانی نہیں کی اور جانور یا اس کی قیمت کو صدقہ بھی نہیں کیا یہاں تک کہ دوسری بقرعید آگئی اب یہ چاہتا ہے کہ سال گزشتہ کی قربانی کی قضا اس سال کرلے یہ نہیں ہوسکتا بلکہ اب بھی وہی حکم ہے کہ جانور یا اس کی قیمت صدقہ کرے (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷:۔ جس جانور کی قربانی واجب تھی ایام نحر گزرنے کے بعد اسے بیچ ڈالا تو ثمن کا صدقہ کرنا واجب ہے (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸:۔ کسی شخص نے یہ وصیت کی کہ اس کی طرف سے قربانی کردی جائے اور یہ نہیں بتایا کہ گائے یا بکری کس جانور کی قربانی کی جائے اور نہ قیمت بیان کی کہ اتنے کا جانور خرید کر قربانی کی جائے یہ وصیت جائز ہے اور بکری قربان کردینے سے وصیت پوری ہوگئی اور اگر کسی کو وکیل کیا کہ میری طرف سے قربانی کردینا اور گائے یا بکری کا تعین نہ کیا اور قیمت بھی بیان نہیں کی تو یہ توکیل صحیح نہیں (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹:۔ قربانی کی منت مانی اور یہ معین نہیں کیا کہ گائے کی قربانی کرے گا یا بکری کی تو منت صحیح ہے بکری کی قربانی کردینا کافی ہے اور اگر بکری کی قربانی کی منت مانی تو اونٹ یا گائے قربانی کردینے سے بھی منت پوری ہوجائے گی منت کی قربانی میں سے کچھ نہ کھائے بلکہ سارا گوشت وغیرہ صدقہ کردے اور کچھ کھالیا تو جتنا کھایا اس کی قیمت صدقہ کرے (عالمگیری)

قربانی کے جانور کا بیان

مسئلہ ۱:۔ قربانی کے جانور تین قسم کے ہیں (۱) اونٹ (۲) گائے (۳) بکری ہر قسم میں اس کی جتنی نوعیں ہیں سب داخل ہیں نر اور مادہ خصی اور غیر خصی سب کا ایک حکم ہے یعنی سب کی قربانی ہوسکتی ہے۔ بھینس گائے میں شمار ہے اس کی بھی قربانی ہوسکتی ہے۔ بھیڑ اور دنبہ بکری میں داخل ہیں ان کی بھی قربانی ہوسکتی ہے (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲:۔ وحشی جانور جیسے نیل گائے اور ہرن ان کی قربانی نہیں ہوسکتی وحشی اور گھریلو جانور سے مل کر بچہ پیدا ہوا مثلاً ہرن اور بکری سے اس میں ماں کا اعتبار ہے یعنی اس بچہ کی ماں بکری ہے تو جائز ہے اور بکرے اور ہرنی سے پیدا ہے تو ناجائز (عالمگیری)

مسئلہ ۳:۔ قربانی کے جانور کی عمر یہ ہونی چاہئے اونٹ پانچ سال کا گائے دو سال کی بکری ایک سال کی اس سے عمر کم ہو تو قربانی جائز نہیں زیادہ ہو تو جائز بلکہ افضل ہے۔ ہاں دنبہ یا بھیڑ کا چھ ماہ بچہ اگر اتنا بڑا ہو کہ دور سے دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے (درمختار)

مسئلہ ۴:۔ بکری کی قیمت اور گوشت اگر گائے کے ساتویں حصہ کی برابر ہو تو بکری افضل ہے اور گائے کے ساتویں حصہ میں بکری سے زیادہ گوشت ہو تو گائے افضل ہے یعنی جب دونوں کی ایک ہی قیمت ہو اور مقدار بھی ایک ہی ہو تو جس کا گوشت اچھا ہو وہ افضل

ہے اور اگر گوشت کی مقدار میں فرق ہو تو جس میں گوشت زیادہ ہو وہ افضل ہے اور مینڈھا بھیڑ سے اور دنبہ دنبی سے افضل ہے جب کہ دونوں کی ایک قیمت ہو اور دونوں میں گوشت برابر ہو بکری بکرے سے افضل ہے مگر خصی بکرا بکری سے افضل ہے اور اونٹنی اونٹ سے اور گائے بیل سے افضل ہے جب کہ گوشت اور قیمت میں برابر ہوں (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۵:۔ قربانی کے جانور کو عیب سے خالی ہونا چاہئے اور تھوڑا سا عیب ہو تو قربانی ہو جائے گی مگر مکروہ ہوگی اور زیادہ عیب ہو تو ہوگی ہی نہیں۔ جس کے پیدائشی سینگ نہ ہوں اس کی قربانی جائز ہے اور اگر سینگ تھے مگر ٹوٹ گیا اور مینگ تک ٹوٹا ہے تو ناجائز ہے اس سے کم ٹوٹا ہے تو جائز ہے۔ جس جانور میں جنوں ہے اگر اس حد کا ہے کہ وہ جانور چرتا بھی نہیں ہے تو اس کی قربانی ناجائز ہے اور اس حد کا نہیں ہے تو جائز ہے۔ خصی یعنی جس کے خصیے نکال لئے گئے ہیں یا مجبوب یعنی جس کے خصیے اور عضو تناسل سب کاٹ لئے گئے ہوں ان کی قربانی جائز ہے۔ اتنا بوڑھا کہ بچہ کے قابل نہ رہا یا داغا ہوا جانور یا جس کے دودھ نہ اترتا ہو ان سب کی قربانی جائز ہے۔ خارشتی جانور کی قربانی جائز ہے جب کہ فربہ ہو اور اتنا لاغر ہو کہ ہڈی میں مغز نہ رہا تو قربانی جائز نہیں (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ۶:۔ بھینگے جانور کی قربانی جائز ہے۔ اندھے جانور کی قربانی جائز نہیں اور کانا جس کا کانا پن ظاہر ہو اس کی بھی قربانی ناجائز۔ اتنا لاغر جس کی ہڈیوں میں مغز نہ ہو اور لنگڑا جو قربان گاہ تک اپنے پاؤں سے نہ جاسکے اور اتنا بیمار جس کی بیماری ظاہر ہو اور جس کے کان یا دم یا چکی کٹے ہوں یعنی وہ عضو تہائی سے زیادہ کٹا ہو ان سب کی قربانی ناجائز ہے اور اگر کان یا دم یا چکی تہائی یا اس سے کم کٹی ہو تو جائز ہے جس جانور کے پیدائشی کان نہ ہوں یا ایک کان نہ ہو اس کی ناجائز ہے اور جس کے کان چھوٹے ہوں اس کی جائز ہے۔ جس جانور کی تہائی سے زیادہ نظر جاتی رہی اس کی بھی قربانی ناجائز ہے اگر دونوں آنکھوں کی روشنی کم ہو تو اس کا پہچاننا آسان ہے اور صرف ایک آنکھ کی کم ہو تو اس کے پہچاننے کا طریقہ یہ ہے کہ جانور کو ایک دو دن بھوکا رکھا جائے پھر اس آنکھ پر پٹی باندھ دی جائے جس کی روشنی کم ہے اور اچھی آنکھ کھلی رکھی جائے اور اتنی دور چارہ رکھیں جس کو جانور نہ دیکھے پھر چارہ کو نزدیک لاتے جائیں جس جگہ وہ چارے کو دیکھنے لگے وہاں نشان رکھ دیں پھر اچھی آنکھ پر پٹی باندھ دیں اور دوسری کھول دیں اور چارہ کو قریب کرتے جائیں جس جگہ اس آنکھ سے دیکھ لے یہاں بھی نشان کر دیں پھر دونوں جگہوں کی پیمائش کریں اگر یہ جگہ اس پہلی جگہ کی تہائی ہے تو معلوم ہوا کہ تہائی روشنی کم ہے اور اگر نصف ہے تو معلوم ہوا کہ بہ نسبت اچھی آنکھ کی اس کی روشنی آدھی ہے (ہدایہ، درمختار، عالمگیری)

مسئلہ۷:۔ جس کے دانت نہ ہوں یا جس کے تھن کٹے ہوں یا خشک ہوں اس کی قربانی ناجائز ہے بکری میں ایک کا خشک ہونا ناجائز ہونے کے لئے کافی ہے اور گائے بھینس میں دو خشک ہوں تو ناجائز ہے۔ جس کی ناک کٹی ہو یا علاج کے ذریعہ اس کا دودھ خشک کر دیا ہو اور خنثیٰ جانور یعنی جس میں نر و مادہ دونوں کی علامتیں ہوں اور جلالہ جو صرف غلیظ کھاتا ہو ان سب کی قربانی ناجائز ہے (درمختار)

مسئلہ۸:۔ بھیڑ یا دنبہ کی اون کاٹ لی گئی ہو اس کی قربانی جائز ہے اور جس جانور کا ایک پاؤں کاٹ لیا گیا ہو اس کی قربانی ناجائز ہے (عالمگیری)

مسئلہ۹:۔ جانور کو جس وقت خریدا تھا اس وقت اس میں ایسا عیب نہ تھا جس کی وجہ سے قربانی ناجائز ہوتی ہے بعد میں وہ عیب پیدا ہو گیا تو اگر وہ شخص مالک نصاب ہے تو دوسرے جانور کی قربانی کرے اور مالک نصاب نہیں ہے تو اسی کی قربانی کرلے یہ اس وقت ہے کہ اس فقیر نے پہلے سے اپنے ذمہ قربانی واجب نہ کی ہو اور اگر اس نے منت مانی ہے کہ بکری کی قربانی کروں گا اور منت پوری کرنے کے لئے بکری خریدی اس وقت بکری میں ایسا عیب نہ تھا پھر پیدا ہو گیا اس صورت میں فقیر کے لئے بھی یہی حکم ہے کہ دوسرے جانور کی قربانی کرے (ہدایہ، ردالمحتار)

مسئلہ۱۰:۔ فقیر نے جس وقت جانور خریدا تھا اسی وقت اس میں ایسا عیب تھا جس سے قربانی ناجائز ہوتی ہے اور وہ عیب قربانی کے وقت تک باقی رہا تو اس کی قربانی کرسکتا ہے اور غنی عیب دار خریدے اور عیب دار ہی کی قربانی کرے تو ناجائز ہے اور اگر عیبی جانور کو خریدا تھا اور بعد میں اس کا عیب جاتا رہا تو غنی اور فقیر دونوں کے لئے اس کی قربانی جائز ہے مثلاً ایسا لاغر جانور خریدا جس کی قربانی ناجائز ہے اور اس کے یہاں وہ فربہ ہوگیا تو غنی بھی اس کی قربانی کرسکتا ہے (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۱۱:۔ قربانی کرتے وقت جانور اچھلا کودا جس کی وجہ سے عیب پیدا ہوگیا یہ عیب مضر نہیں یعنی قربانی ہو جائے گی اور اگر اچھلنے کودنے سے عیب پیدا ہوگیا اور وہ چھوٹ کر بھاگ گیا اور فوراً پکڑ لایا گیا اور ذبح کردیا گیا جب بھی قربانی ہو جائے گی (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۱۲:۔ قربانی کا جانور مرگیا تو غنی پر لازم ہے کہ دوسرے جانور کی قربانی کرے اور فقیر کے ذمہ دوسرا جانور واجب نہیں اور اگر قربانی کا جانور گم ہوگیا یا چوری ہوگیا اور اس کی جگہ دوسرا جانور خریدلیا اب وہ مل گیا تو غنی کو اختیار ہے کہ دونوں میں جس ایک کو چاہے قربانی کرے اور فقیر پر واجب ہے کہ دونوں کی قربانیاں کرے (درمختار) مگر غنی نے اگر پہلے جانور کی قربانی کی تو اگرچہ اس کی قیمت دوسرے سے کم ہو کوئی حرج نہیں اور اگر دوسرے کی قربانی کی اور اس کی قیمت پہلے سے کم ہے تو جتنی کمی ہے اتنی رقم صدقہ کرے ہاں اگر پہلے کو بھی قربان کردیا تو اب وہ تصدق واجب نہ رہا (ردالمحتار)

مسئلہ۱۳:۔ سات شخصوں نے قربانی کے لئے گائے خریدی تھی ان میں ایک کا انتقال ہوگیا اس کے ورثہ نے شرکا سے یہ کہہ دیا کہ تم اس گائے کو اپنی طرف سے اور اس کی طرف سے قربانی کرو انھوں نے کرلی تو سب کی قربانیاں جائز ہیں اور اگر بغیر اجازت ورثہ ان شرکا نے کی تو کسی کی نہ ہوئی (ہدایہ)

مسئلہ۱۴:۔ گائے کے شرکاء میں سے ایک کافر ہے یا ان میں ایک شخص کا مقصود قربانی نہیں ہے بلکہ گوشت حاصل کرنا ہے تو کسی کی قربانی نہ ہوئی بلکہ اگر شرکا میں سے کوئی غلام یا مدبر ہے جب بھی قربانی نہیں ہوسکتی کیوں کہ یہ لوگ اگر قربانی کی نیت بھی کریں تو نیت صحیح نہیں (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۱۵:۔ شرکاء میں سے ایک کی نیت اس سال کی قربانی ہے اور باقیوں کی نیت سال گزشتہ کی قربانی ہے تو جس کی اس سال کی نیت ہے اس کی قربانی صحیح ہے اور باقیوں کی نیت باطل کیوں کہ سال گزشتہ کی قربانی اس سال نہیں ہوسکتی ان لوگوں کی یہ قربانی تطوع یعنی نفل ہوئی اور ان لوگوں پر لازم ہے کہ گوشت کو صدقہ کردیں بلکہ ان کا ساتھی جس کی قربانی صحیح ہوئی ہے وہ بھی گوشت صدقہ کردے (ردالمحتار)

مسئلہ۱۶:۔ قربانی کے سب شرکاء کی نیت تقرب ہو اس کا یہ مطلب ہے کہ کسی کا ارادہ گوشت نہ ہو اور یہ ضرور نہیں کہ وہ تقرب ایک ہی قسم کا ہو مثلاً سب قربانی ہی کرنا چاہتے ہیں بلکہ اگر مختلف قسم کے تقرب ہوں وہ تقرب سب پر واجب ہو یا کسی پر واجب ہو اور کسی پر واجب نہ ہو ہر صورت میں قربانی جائز ہے مثلاً دم احصار اور احرام میں شکار کرنے کی جزا اور سرمنڈانے کی وجہ سے دم واجب ہوا ہو اور تمتع و قران کا دم کہ ان سب کے ساتھ قربانی کی شرکت ہوسکتی ہے۔ اسی طرح قربانی اور عقیقہ کی بھی شرکت ہوسکتی ہے کہ عقیقہ بھی تقرب کی ایک صورت ہے (ردالمحتار)

مسئلہ۱۷:۔ تین شخصوں نے قربانی کے جانور خریدے ایک نے دس کا دوسرے نے بیس کا تیسرے نے تیس کا اور ہر ایک نے جتنے میں خریدا ہے اس کی واجبی قیمت بھی اتنی ہی ہے یہ تینوں جانور مل گئے یہ پتا نہیں چلتا کہ کس کا کون ہے تینوں نے یہ اتفاق کرلیا کہ ایک ایک جانور ہر شخص قربانی کرے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا سب کی قربانیاں ہوگئیں مگر جس نے تیس میں خریدا تھا وہ بیس روپے خیرات کرے کیوں کہ ممکن ہے کہ دس والے کو اس نے قربانی کیا ہو اور جس نے بیس میں خریدا تھا وہ دس روپے

خیرات کرے اور جس نے دس میں خریدا اس پر کچھ صدقہ کرنا واجب نہیں اور اگر ہر ایک نے دوسرے کو ذبح کرنے کی اجازت دے دی تو قربانی ہوجائے گی اور اس پر کچھ واجب نہ ہوگا (درمختار)

مسئلہ۱۸:۔ مستحب یہ ہے کہ قربانی کا جانور خوب فربہ اور خوبصورت اور بڑا ہو اور بکری کی قسم میں سے قربانی کرنی ہو تو بہتر سینگ والا مینڈھا چت کبرا ہو جس کے خصیے کوٹ کر خصی کر دیا ہو کہ حدیث میں ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے ایسے مینڈھے کی قربانی کی (عالمگیری)

مسئلہ۱۹:۔ ذبح کرنے سے پہلے چھری کو تیز کر لیا جائے اور ذبح کے بعد جب تک جانور ٹھنڈا نہ ہو جائے اس کے تمام اعضا سے روح نکل نہ جائے اس وقت تک ہاتھ پاؤں نہ کاٹیں اور نہ چمڑا اتاریں اور بہتر یہ ہے کہ اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے کرے اگر اچھی طرح ذبح کرنا جانتا ہو اور اگر اچھی طرح نہ جانتا ہو تو دوسرے کو حکم دے وہ ذبح کرے مگر اس صورت میں بہتر یہ ہے کہ وقت قربانی حاضر ہو حدیث میں ہے حضور اقدس ﷺ نے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کھڑی ہو جاؤ اور اپنی قربانی کے پاس حاضر ہو جاؤ کہ اس کے خون کے پہلے ہی قطرہ میں جو کچھ گناہ کئے ہیں سب کی مغفرت ہو جائے گی اس پر ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا نبی اللہ یہ آپ کی آل کے لئے خاص ہے یا آپ کی آل کے لئے بھی ہے اور عامہ مسلمین کے لئے بھی فرمایا کہ میری آل کے لئے خاص بھی ہے اور تمام مسلمین کے لئے عام بھی ہے (عالمگیری، زیلعی، شلبیہ)

مسئلہ۲۰:۔ قربانی کا جانور مسلمان سے ذبح کرانا چاہئے اگر کسی مجوسی یا دوسرے مشرک سے قربانی کا جانور ذبح کرادیا ہے تو قربانی نہیں ہوئی بلکہ یہ جانور حرام و مردار ہے اور کتابی سے قربانی کا جانور ذبح کرانا مکروہ ہے کہ قربانی سے مقصود تقرب الی اللہ ہے اس میں کافر سے مدد نہ لی جائے بلکہ بعض ائمہ کے نزدیک اس صورت میں بھی قربانی نہیں ہوگی مگر ہمارا مذہب وہی پہلا ہے کہ قربانی ہو جائے گی اور مکروہ ہے (زیلعی، شلبیہ)

مسئلہ۲۱:۔ قربانی کا گوشت خود بھی کھا سکتا ہے اور دوسرے شخص غنی یا فقیر کو دے سکتا ہے کھلا سکتا ہے بلکہ اس میں سے کچھ کھا لینا قربانی کرنے والے کے لئے مستحب ہے۔ بہتر یہ ہے کہ گوشت کے تین حصے کرے ایک حصہ فقراء کے لئے اور ایک حصہ دوست و احباب کے لئے اور ایک حصہ اپنے گھر والوں کے لئے ایک تہائی سے کم صدقہ نہ کرے۔ اور کل کو صدقہ کر دینا بھی جائز ہے اور کل گھر ہی رکھ لے یہ بھی جائز ہے۔ تین دن سے زائد اپنے اور گھر والوں کے کھانے کے لئے رکھ لینا بھی جائز ہے اور بعض حدیثوں میں جو اس کی ممانعت آئی ہے وہ منسوخ ہے اگر اس شخص کے اہل و عیال بہت ہوں اور صاحب وسعت نہیں ہے تو بہتر یہ ہے کہ سارا گوشت اپنے بال بچوں ہی کے لئے رکھ چھوڑے (عالمگیری)

مسئلہ۲۲:۔ قربانی کا گوشت کافر کو نہ دے کہ یہاں کے کفار حربی ہیں۔

مسئلہ۲۳:۔ قربانی اگر منت کی ہے تو اس کا گوشت نہ خود کھا سکتا ہے نہ اغنیا کو کھلا سکتا ہے بلکہ اس کو صدقہ کر دینا واجب ہے وہ منت ماننے والا فقیر ہو یا غنی دونوں کا ایک ہی حکم ہے کہ خود نہیں کھا سکتا ہے نہ غنی کو کھلا سکتا ہے (زیلعی)

مسئلہ۲۴:۔ میت کی طرف سے قربانی کی تو اس کے گوشت کا بھی وہی حکم ہے کہ خود کھائے دوست احباب کو دے فقیروں کو دے یہ ضروری نہیں کہ سارا گوشت فقیروں ہی کو دے کیوں کہ گوشت اس کی ملک ہے یہ سب کچھ کر سکتا ہے اور اگر میت نے کہہ دیا ہے کہ میری طرف سے قربانی کر دینا تو اس میں سے نہ کھائے بلکہ کل گوشت صدقہ کر دے (ردالمحتار)

مسئلہ۲۵:۔ قربانی کا چمڑا اور اس کی جھول اور رسی اور اس کے گلے میں ہار ڈالا ہے وہ ہار ان سب چیزوں کو صدقہ کر دے۔ قربانی کے چمڑے کو خود بھی اپنے کام میں لا سکتا ہے یعنی اس کو باقی رکھتے ہوئے اپنے کسی کام میں لا سکتا ہے مثلاً اس کی جانماز بنائے۔

چلنی، تھیلی، مشکیزہ، دسترخوان، ڈول وغیرہ بنائے یا کتابوں کی جلدوں میں لگائے یہ سب کرسکتا ہے (درمختار) چمڑے کا ڈول بنایا تو اسے اپنے کام میں لائے اجرت پر نہ دے اور اگر اجرت پر دے دیا تو اس اجرت کو صدقہ کرے (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶:۔ قربانی کے چمڑے کو ایسی چیزوں سے بدل سکتا ہے جس کو باقی رکھتے ہوئے اس سے نفع اٹھایا جائے جیسے کتاب ایسی چیز سے بدل نہیں سکتا جس کو ہلاک کرکے نفع حاصل کیا جاتا ہے جیسے روٹی گوشت، سرکہ، روپیہ، پیسہ اور اگر اس نے ان چیزوں کو چمڑے کے عوض میں حاصل کیا تو ان چیزوں کو صدقہ کردے (درمختار)

مسئلہ ۲۷:۔ اگر قربانی کی کھال کو روپے کے عوض میں بیچا مگر اس لئے نہیں کہ اس کو اپنی ذات پر یا بال بچوں پر صرف کرے گا بلکہ اس لئے کہ اسے صدقہ کردے گا تو جائز ہے (عالمگیری) جیسا کہ آج کل اکثر لوگ کھال مدارس دینیہ میں دیا کرتے ہیں اور بعض مرتبہ وہاں کھال بھیجنے میں دقت ہوتی ہے اسے بیچ کر روپیہ بھیج دیتے ہیں یا کئی شخصوں کو دینا ہوتا ہے اسے بیچ کر دام ان فقراء پر تقسیم کردیتے ہیں یہ بیع جائز ہے اس میں حرج نہیں اور حدیث میں جو اس کے بیچنے کی ممانعت آئی ہے اس سے مراد اپنے لئے بیچنا ہے۔

مسئلہ ۲۸:۔ گوشت کا بھی وہی حکم ہے جو چمڑے کا ہے کہ اس کو اگر ایسی چیز کے بدلے میں بیچا جس کو ہلاک کرکے نفع حاصل کیا جائے تو صدقہ کردے (ہدایہ)

مسئلہ ۲۹:۔ قربانی کی چربی اور اس کی سری پائے اور اون اور دودھ جو ذبح کے بعد دوہا ہے ان سب کا وہی حکم ہے کہ اگر ایسی چیز اس کے عوض میں لی جس کو ہلاک کرکے نفع حاصل کرے گا تو اس کو صدقہ کردے (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰:۔ قربانی کا چمڑا یا گوشت یا اس میں کی کوئی چیز قصاب یا ذبح کرنے والے کو اجرت میں نہیں دے سکتا کہ اس کو اجرت میں دینا بھی بیچنے ہی کے معنی میں ہے (ہدایہ)

مسئلہ ۳۱:۔ قصاب کو اجرت میں نہیں دیا بلکہ جیسے دوسرے مسلمانوں کو دیتا ہے اس کو بھی دیا اور اجرت اپنے پاس سے دوسری چیز دے گا تو جائز ہے۔

مسئلہ ۳۲:۔ بھیڑ کے کسی جگہ کے بال نشانی کے لئے کاٹ لئے ہیں ان بالوں کو پھینک دینا یا کسی کو ہبہ کردینا ناجائز ہے بلکہ انھیں صدقہ کرے (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳:۔ ذبح سے پہلے قربانی کے جانور کے بال اپنے کسی کام کے لئے کاٹ لینا یا اس کا دودھ دوہنا مکروہ وممنوع ہے اور قربانی کے جانور پر سوار ہونا یا اس پر کوئی چیز لادنا یا اس کو اجرت پر دینا غرض اس سے منافع حاصل کرنا منع ہے اگر اس نے اون کاٹ لی یا دودھ دوہ لیا تو اسے صدقہ کردے اور اجرت پر جانور کو دیا ہے تو اجرت کو صدقہ کرے اور اگر خود سوار ہوا یا اس پر کوئی چیز لادی تو اس کی وجہ سے جانور میں جو کچھ کمی آئی اتنی مقدار میں صدقہ کرے (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۴:۔ جانور دودھ والا ہے تو اس کے تھن پر ٹھنڈا پانی چھڑکے کہ دودھ خشک ہوجائے اگر اس سے کام نہ چلے تو جانور کو دوہ کر دودھ صدقہ کرے (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵:۔ جانور ذبح ہوگیا تو اب اس کے بال کو اپنے کام کے لئے کاٹ سکتا ہے اور اگر اس کے تھن میں دودھ ہے تو دوہ سکتا ہے کہ جو مقصود تھا وہ پورا ہوگیا اب یہ اس کی ملک ہے اپنے صرف میں لاسکتا ہے (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶:۔ قربانی کے لئے جانور خریدا تھا قربانی کرنے سے پہلے اس کے بچہ پیدا ہوا تو بچہ کو بھی ذبح کرڈالے اور اگر بچہ کو بیچ ڈالا تو اس کا ثمن صدقہ کردے اور اگر نہ ذبح کیا نہ بیع کیا اور ایام نحر گزر گئے تو اس کو زندہ صدقہ کردے اور اگر کچھ نہ کیا اور بچہ اس کے یہاں رہا اور قربانی کا زمانہ آ گیا یہ چاہتا ہے کہ اس سال کی قربانی میں اسی کو ذبح کرے یہ نہیں کرسکتا اور اگر قربانی اسی کی کر

دی تو دوسری قربانی پھر کرے کہ وہ قربانی نہیں ہوئی اور وہ بچہ ذبح کیا ہوا صدقہ کردے بلکہ ذبح سے جو کچھ اس کی قیمت میں کمی ہوئی اسے بھی صدقہ کرے (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷:۔ قربانی کی اور اس کے پیٹ میں زندہ بچہ ہے تو اسے بھی ذبح کردے اور اسے صرف میں لاسکتا ہے اور مرا ہوا بچہ ہو تو اسے پھینک دے مردار ہے۔

مسئلہ ۳۸:۔ دو شخصوں نے غلطی سے یہ کیا کہ ہر ایک نے دوسرے کی قربانی کی بکری ذبح کردی یعنی ہر ایک نے دوسرے کی بکری کو اپنی سمجھ کر قربانی کردیا تو بکری جس کی تھی اسی کی قربانی ہوئی اور چونکہ دونوں نے ایسا کیا لہذا دونوں کی قربانیاں ہوگئیں اور اس صورت میں کسی پر تاوان نہیں بلکہ ہر ایک اپنی بکری ذبح شدہ لے لے اور فرض کرو کہ ہر ایک کو اپنی غلطی اس وقت معلوم ہوئی جب اس بکری کو صرف کر چکا تو چونکہ ہر ایک نے دوسرے کی بکری کھا ڈالی لہذا ہر ایک دوسرے سے معاف کرا لے اور اگر معافی پر راضی نہ ہوں تو چونکہ ہر ایک نے دوسرے کی قربانی کا گوشت بلا اجازت کھا ڈالا گوشت کی قیمت کا تاوان لے لے اس تاوان کو صدقہ کرے کہ قربانی کے گوشت کے معاوضہ کا یہی حکم ہے۔ یہ تمام باتیں اس وقت ہیں کہ ہر ایک دوسرے کے اس فعل پر کہ اس نے اس کی بکری ذبح کر ڈالی راضی ہو تو جس کی بکری تھی اسی کی قربانی ہوئی اور اگر راضی نہ ہو تو بکری کی قیمت کا تاوان لے گا اور اس صورت میں جس نے ذبح کی اس کی قربانی ہوئی یعنی بکری کا جب تاوان لیا تو بکری ذابح کی ہوگئی اور اسی کی جانب سے قربانی ہوئی اور گوشت کا بھی یہی مالک ہوا (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۹:۔ دوسرے کی قربانی کی بکری بغیر اس کی اجازت کے قصداً ذبح کردی اس کی دو صورتیں ہیں مالک کی طرف سے اس نے قربانی کی یا اپنی طرف سے اگر مالک کی نیت سے قربانی کی تو اس کی قربانی ہوگئی کہ وہ جانور قربانی کے لئے تھا اور قربان کردیا گیا اس صورت میں مالک اس سے تاوان نہیں لے سکتا اور اگر اس نے اپنی طرف سے قربانی کی اور ذبح شدہ بکری کے لینے پر مالک راضی ہے تو قربانی مالک کی جانب سے ہوئی اور ذابح کی نیت کا اعتبار نہیں اور مالک اگر اس پر راضی نہیں بلکہ بکری کا تاوان لیتا ہے تو مالک کی قربانی نہیں ہوئی بلکہ ذابح کی ہوئی کہ تاوان دینے سے بکری کا مالک ہوگیا اور اس کی اپنی قربانی ہوگئی (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۰:۔ اگر بکری قربانی کے لئے معین نہ ہو تو بغیر اجازت مالک اگر دوسرا شخص قربانی کردے گا تو قربانی نہ ہوگی مثلاً ایک شخص نے پانچ بکریاں خریدی تھیں اور اس کا یہ خیال تھا کہ ان میں سے ایک بکری کو قربانی کروں گا اور ان میں سے کسی ایک کو معین نہیں کیا تھا تو دوسرا شخص مالک کی جانب سے قربانی نہیں کرسکتا اگر کرے گا تو تاوان لازم ہوگا ذبح کے بعد مالک اس کی قربانی کی نیت کرے بیکار ہے یعنی اس صورت میں قربانی نہیں ہوئی (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۱:۔ دوسرے کی بکری غصب کرلی اور اس کی قربانی کرلی اگر مالک نے زندہ بکری کا اس شخص سے تاوان لے لیا تو قربانی ہوگئی مگر یہ شخص گنہگار ہے اس پر توبہ واستغفار لازم ہے اور اگر مالک نے تاوان نہیں لیا بلکہ ذبح کی ہوئی بکری لی اور ذبح کرنے سے جو کچھ کمی ہوئی اس کا تاوان لیا تو قربانی نہیں ہوئی (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۲:۔ اپنی بکری دوسرے کی طرف سے ذبح کردی اس کے حکم سے ایسا کیا یا بغیر حکم بہرصورت اس کی قربانی نہیں کیوں کہ اس کی طرف سے قربانی اس وقت ہوسکتی ہے جب اس کی ملک ہو (شلبیہ)

مسئلہ ۴۳:۔ ایک شخص کے پاس کسی کی بکری امانت کے طور پر تھی امین نے قربانی کردی یہ قربانی صحیح نہیں نہ مالک کی طرف سے نہ امین کی طرف سے اگرچہ مالک نے امین سے اپنی بکری کا تاوان لیا ہو اسی طرح اگر کسی کا جانور اس کے پاس عاریت یا اجارہ کے طور پر ہے اور اس نے قربانی کردیا یہ قربانی جائز نہیں۔ مرہون کو راہن نے قربانی کیا تو ہوجائے گی کہ جانور اس کی ملک ہے

اور مرتہن نے کیا تو اس میں اختلاف ہے (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۴:۔ مویشی خانہ کے جانور ایک مدت مقررہ کے بعد نیلام ہو جاتے ہیں اور بعض لوگ اسے لے لیتے ہیں اس کی قربانی جائز نہیں کیوں کہ یہ جانور اس کی ملک نہیں۔

مسئلہ ۴۵:۔ دو شخصوں کے مابین ایک جانور مشترک ہے اس کی قربانی نہیں ہوسکتی کہ مشترک مال میں دونوں کا حصہ ہے ایک کا حصہ دوسرے کے پاس امانت ہے اور اگر دو جانوروں میں دو شخص برابر کے شریک ہیں ہر ایک نے ایک ایک کی قربانی کر دی دونوں کی قربانیاں ہو جائیں گی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۶:۔ ایک شخص کے نو بال بچے ہیں اور ایک خود اس نے دس بکریوں کی قربانی کی اور یہ نیت نہیں کہ کس کی طرف سے کس بکری کی قربانی ہے مگر یہ نیت ضروری ہے کہ دسوں بکریاں ہم دسوں کی طرف سے ہیں یہ قربانی جائز ہے سب کی قربانیاں ہو جائیں گی (عالمگیری)

مسئلہ ۴۷:۔ اپنی طرف سے اور اپنے بچوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی اگر وہ نابالغ ہیں تو سب کی قربانیاں جائز ہیں اور بالغ ہیں اور سب لڑکوں نے کہہ دیا ہے تو سب کی طرف سے صحیح ہے اور اگر انھوں نے کہا نہیں یا بعض نے نہیں کہا ہے تو کسی کی قربانی نہیں ہوئی (عالمگیری)

مسئلہ ۴۸:۔ بیع فاسد کے ذریعہ بکری خریدی اور قربانی کر دی یہ قربانی ہوگئی کہ بیع فاسد میں قبضہ کر لینے سے ملک ہو جاتی ہے اور بائع کو اختیار ہے اگر اس نے زندہ بکری کی واجبی قیمت مشتری سے لے لی تو اب اس کے ذمہ کچھ واجب نہیں اور اگر بائع نے ذبح کی ہوئی بکری لے لی تو قربانی کرنے والا اس ذبح کی ہوئی بکری کی قیمت صدقہ کرے (عالمگیری)

مسئلہ ۴۹:۔ ایک شخص نے دوسرے کو بکری ہبہ کر دی موہوب لہ نے اس کی قربانی کر دی اس کے بعد واہب اپنا ہبہ واپس لینا چاہتا ہے وہ واپس لے سکتا ہے اور موہوب لہ کی قربانی صحیح ہے اور اس کے ذمہ کچھ صدقہ کرنا بھی واجب نہیں (عالمگیری)

مسئلہ ۵۰:۔ دوسرے سے قربانی ذبح کرائی ذبح کے بعد وہ یہ کہتا ہے میں نے قصداً بسم اللہ نہیں پڑھی اس کو اس جانور کی قیمت دینی ہوگی پھر اگر قربانی کا وقت باقی ہے تو اس قیمت سے دوسرا جانور خرید کر قربانی کرے اور اس کا گوشت صدقہ کرے خود نہ کھائے اور وقت باقی نہ ہو تو اس قیمت کو صدقہ کر دے (عالمگیری)

مسئلہ ۵۱:۔ تین شخصوں نے تین بکریاں قربانی کے لئے خریدیں پھر یہ بکریاں مل گئیں پتا نہیں چلتا کہ کس کی کونسی بکری ہے اس صورت میں یہ کرنا چاہئے کہ ہر ایک دوسرے کو ذبح کرنے کا وکیل کر دے سب کی قربانیاں ہو جائیں گی کہ اس نے اپنی بکری ذبح کی جب بھی جائز ہے اور دوسرے کی ذبح کی جب بھی جائز ہے کہ یہ اس کا وکیل ہے (عالمگیری)

مسئلہ ۵۲:۔ دوسرے سے ذبح کرایا اور خود اپنا ہاتھ بھی چھری پر رکھ دیا کہ دونوں نے مل کر ذبح کیا تو دونوں پر بسم اللہ کہنا واجب ہے ایک نے بھی قصداً چھوڑ دی یا یہ خیال کر کے چھوڑ دی کہ دوسرے نے کہہ لی مجھے کہنے کی کیا ضرورت دونوں صورتوں میں جانور حلال نہ ہوا (درمختار)

مسئلہ ۵۳:۔ قربانی کے لئے گائے خریدی پھر اس میں چھ شخصوں کو شریک کر لیا سب کی قربانیاں ہو جائیں گی مگر ایسا کرنا مکروہ ہے ہاں اگر خریدنے ہی کے وقت اس کا یہ ارادہ تھا کہ اس میں دوسروں کو شریک کروں گا تو مکروہ نہیں اور اگر خریدنے سے پہلے ہی شرکت کر لی جائے تو یہ سب سے بہتر اور اگر غیر مالک نصاب نے قربانی کے لئے گائے خریدی تو خریدنے سے ہی اس پر اس گائے کی قربانی واجب ہوگئی اب وہ دوسرے کو شریک نہیں کر سکتا (عالمگیری)

مسئلہ ۵۴:۔ پانچ شخصوں نے قربانی کے لئے گائے خریدی ایک شخص آتا ہے وہ کہتا ہے مجھے بھی اس میں شریک کر لو چار نے منظور کر لیا

اورایک نے انکار کیا اس گائے کی قربانی ہوئی سب کی طرف سے جائز ہوگئی کیوں کہ یہ چھٹا شخص ان چاروں کا شریک ہے اوران میں ہرایک کا ساتویں حصہ سے زیادہ ہے اور گوشت یوں تقسیم ہوگا کہ پانچواں حصہ اس کا ہے جس نے شرکت سے انکار کیا باقی چار حصوں کو یہ پانچوں برابر بانٹ لیں۔ یا یوں کرو کہ پچیس حصے کر کے اس کو پانچ حصے دو جس نے شرکت سے انکار کیا ہے باقیوں کو چار چار حصے (عالمگیری)

مسئلہ۵۵:۔ قربانی کے لئے بکری خریدی اور قربانی کردی پھر معلوم ہوا کہ بکری میں عیب ہے مگر ایسا عیب نہیں جس کی قربانی نہ ہوسکے اس کو اختیار ہے کہ اس کی وجہ سے جو کچھ قیمت میں کمی ہوسکتی ہے وہ بائع سے واپس لے اور اس کا صدقہ کرنا اس پر واجب نہیں اور اگر بائع کہتا ہے کہ میں ذبح کی ہوئی بکری لوں گا اور ثمن واپس کردوں گا تو مشتری اس ثمن کو صدقہ کردے صرف اتنا حصہ جو عیب کی وجہ سے کم ہوسکتا ہے اس کو رکھ سکتا ہے (عالمگیری)

مسئلہ۵۶:۔ قربانی کی ذبح کی ہوئی بکری غصب کر لی غاصب سے اس کا تاوان لے سکتا ہے مگر اس تاوان کو صدقہ کرنا ضروری ہے کہ یہ اس قربانی کا معاوضہ ہے (عالمگیری)

مسئلہ۵۷:۔ مالک نصاب نے قربانی کی منت مانی تو اس کے ذمہ دو قربانیاں واجب ہوگئیں ایک وہ جو غنی پر واجب ہوتی ہے اور ایک منت کی وجہ سے دو یا دو سے زیادہ قربانیوں کی منت مانی تو جتنی قربانیوں کی منت ہے سب واجب ہیں (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۵۸:۔ ایک سے زیادہ قربانی کی سب قربانیاں جائز ہیں ایک واجب باقی نفل اور اگر ایک پوری گائے قربانی کی تو پوری سے واجب ہی ادا ہوگا یہ نہیں کہ ساتواں حصہ واجب ہو باقی نفل (درمختار، ردالمحتار)

تنبیہ:۔ قربانی کے مسائل تفصیل کے ساتھ مذکور ہوچکے اب مختصر طور پر اس کا طریقہ بیان کیا جاتا ہے تاکہ عوام کے لئے آسانی ہو۔ قربانی کا جانور ان شرائط کے موافق ہو جو مذکور ہوئیں یعنی جو اس کی عمر بتائی گئی اس سے کم نہ ہو اور ان عیوب سے پاک ہو جن کی وجہ سے قربانی ناجائز ہوتی ہے اور بہتر یہ کہ عمدہ اور فربہ ہو۔ قربانی سے پہلے اسے چارہ پانی دے دیں یعنی بھوکا پیاسا ذبح نہ کریں۔ اور ایک کے سامنے دوسرے کو نہ ذبح کریں اور پہلے سے چھری تیز کرلیں ایسا نہ ہو کہ جانور گرانے کے بعد اس کے سامنے چھری تیز کی جائے۔ جانور کو بائیں پہلو پر اس طرح لٹائیں کہ قبلہ کو اس کا منہ ہو اور اپنا داہنا پاؤں اس کے پہلو پر رکھ کر تیز چھری سے جلد ذبح کردیا جائے اور ذبح سے پہلے یہ دعا پڑھی جائے اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لاَ شَرِیْکَ لَہٗ وَ بِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ لَکَ وَمِنْکَ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اسے پڑھ کر ذبح کردے۔ قربانی اپنی طرف سے ہو تو ذبح کے بعد یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَحَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ ﷺ. اس طرح ذبح کرے کہ چاروں رگیں کٹ جائیں یا کم سے کم تین رگیں کٹ جائیں۔ اس سے زیادہ نہ کاٹیں کہ چھری گردن کے مہرہ تک پہنچ جائے کہ یہ بے وجہ کی تکلیف ہے پھر جب تک جانور ٹھنڈا نہ ہو جائے یعنی جب تک اس کی روح بالکل نہ نکل جائے اس کے نہ پاؤں وغیرہ کاٹیں نہ کھال اتاریں اور اگر دوسرے کی طرف سے ذبح کرتا ہے تو مِنِّیْ کی جگہ مِنْ کے بعد اس کا نام لے۔ اور اگر وہ مشترک جانور ہے جیسے گائے اونٹ تو وزن سے گوشت تقسیم کیا جائے محض تخمینہ سے تقسیم نہ کریں۔ پھر اس گوشت کے تین حصے کر کے ایک حصہ فقراء پر تصدق کرے اور ایک حصہ دوست واحباب کے یہاں بھیجے اور ایک اپنے گھر والوں کے لئے رکھے اور اس میں سے خود بھی کچھ کھالے اور اگر اہل وعیال زیادہ ہوں تو تہائی سے زیادہ بلکہ کل گوشت بھی گھر کے صرف میں لاسکتا ہے۔ اور قربانی کا چمڑا اپنے کام میں بھی لاسکتا ہے اور ہوسکتا ہے کہ کسی نیک کام کے لئے دے دے مثلاً مسجد یا دینی مدرسہ کو دے دے یا کسی فقیر کو دے دے۔ بعض جگہ یہ چمڑا امام مسجد کو دیا جاتا ہے اگر امام کی تنخواہ میں نہ دیا جاتا ہو بلکہ اعانت کے طور پر ہو

تو حرج نہیں۔ بحرالرائق میں مذکور ہے کہ قربانی کرنے والا بقرعید کے دن سب سے پہلے قربانی کا گوشت کھائے اس سے پہلے کوئی دوسری چیز نہ کھائے یہ مستحب ہے اس کے خلاف کرے جب بھی حرج نہیں۔

فائدہ:۔ احادیث سے ثابت ہے کہ سید عالم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اس امت مرحومہ کی طرف سے قربانی کی یہ حضور کے بے شمار الطاف میں سے ایک خاص کرم ہے کہ اس موقع پر بھی امت کا خیال فرمایا اور جو لوگ قربانی نہ کرسکے ان کی طرف سے خود ہی قربانی ادا فرمائی۔ یہ شبہہ کہ ایک مینڈھا ان سب کی طرف سے کیوں کر ہوسکتا ہے یا جو لوگ ابھی پیدا ہی نہ ہوئے ان کی قربانی کیوں کر ہوئی اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حضور اقدس ﷺ کے خصائص سے ہے۔ جس طرح حضور نے چھ مہینے کے بکری کے بچہ کی قربانی ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے جائز فرمادی اوروں کے لئے اس کی ممانعت کردی۔ اسی طرح اس میں خود حضور کی خصوصیت ہے کہنا یہ ہے کہ جب حضور نے امت کی طرف سے قربانی کی تو جو مسلمان صاحب استطاعت ہو اگر حضور اقدس ﷺ کے نام کی ایک قربانی کرے تو زہے نصیب اور بہتر سینگ والا مینڈھا ہے جس کی سیاہی میں سفیدی کی بھی آمیزش ہو جیسے مینڈھے کی خود حضور اکرم نے قربانی فرمائی۔

عقیقہ کا بیان

اس کے متعلق پہلے چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں وہ یہ ہیں۔

حدیث ۱:۔ امام بخاری نے سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ لڑکے کے ساتھ عقیقہ ہے اس کی طرف سے خون بہاؤ (یعنی جانور ذبح کرو) اور اس سے اذیت کو دور کرو یعنی اس کا سر مونڈا دو۔

حدیث ۲:۔ ابوداؤد و ترمذی ونسائی نے ام کرز رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک اس میں حرج نہیں کہ نر ہوں یا مادہ۔

حدیث ۳:۔ امام احمد و ابوداؤد و ترمذی ونسائی سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا لڑکا اپنے عقیقہ میں گروی ہے ساتویں دن اس کی طرف سے جانور ذبح کیا جائے اور اس کا نام رکھا جائے اور سر مونڈا جائے۔ گروی ہونے کے یہ مطلب یہ ہے کہ اس سے پورا نفع حاصل نہ ہوگا جب تک عقیقہ نہ کیا جائے اور بعض نے کہا بچہ کی سلامتی اور اس کی نشو ونما اور اس میں اچھے اوصاف ہونا عقیقہ کے ساتھ وابستہ ہیں۔

حدیث ۴:۔ ترمذی نے امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے عقیقہ میں بکری ذبح کی اور یہ فرمایا کہ اے فاطمہ اس کا سر مونڈادو اور بال کے وزن کی چاندی صدقہ کرو ہم نے بالوں کو وزن کیا تو ایک درہم یا کچھ کم تھے۔

حدیث ۵:۔ ابوداؤد ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف سے ایک ایک مینڈھے کا عقیقہ کیا اور نسائی کی روایت میں ہے کہ دو دو مینڈھے۔

حدیث ۶:۔ ابوداؤد بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں جب ہم میں کسی کے بچہ پیدا ہوتا تو بکری ذبح کرتا اور اس کا خون بچہ کے سر پر پوت دیتا اب جب کہ اسلام آیا تو ساتویں دن ہم بکری ذبح کرتے ہیں اور بچہ کا سر مونڈاتے ہیں اور سر پر زعفران لگادیتے ہیں۔

حدیث ۷:۔ ابوداؤد و ترمذی ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہتے ہیں کہ جب حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما پیدا ہوئے تو میں نے دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ نے ان کے کان میں وہی اذان کہی جو نماز کے لئے کہی جاتی ہے۔

حدیث ۸:۔ امام مسلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بچے لائے جاتے حضور ان کے لئے برکت کی دعا کرتے اور تحنیک کرتے یعنی کوئی چیز مثلاً کھجور چبا کر اس بچہ کے تالو میں لگا دیتے کہ سب سے پہلے اس کے شکم میں حضور کا لعاب دہن پہنچے۔

حدیث ۹:۔ بخاری ومسلم حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہتی ہیں کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ ہی میں ہجرت سے قبل میرے پیٹ میں تھے بعد ہجرت قبا میں یہ پیدا ہوئے میں ان کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لائی اور حضور کی گود میں ان کو رکھ دیا پھر حضور نے کھجور منگائی اور چبا کر ان کے منہ میں ڈال دی اور ان کے لئے دعائے برکت کی اور بعد ہجرت مسلمان مہاجرین کے یہاں یہ سب سے پہلے بچہ ہیں۔

مسائل:۔ بچہ پیدا ہونے کے شکریہ میں جو جانور ذبح کیا جاتا ہے اس کو عقیقہ کہتے ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک عقیقہ مباح ومستحب ہے۔ یہ جو بعض کتابوں میں مذکور ہے کہ عقیقہ سنت نہیں اس سے مراد یہ ہے کہ سنت موکدہ نہیں ورنہ جب خود حضور اقدس ﷺ کے فعل سے اس کا ثبوت موجود ہے تو مطلقا اس کی سنیت سے انکار صحیح نہیں۔ بعض کتابوں میں یہ آیا ہے کہ قربانی سے یہ منسوخ ہے اس کا یہ مطلب ہے کہ اس کا وجوب منسوخ ہے جس طرح یہ کہا جاتا ہے کہ زکوۃ نے حقوق مالیہ کو منسوخ کر دیا یعنی ان کی فرضیت منسوخ ہوگئی۔ جب بچہ پیدا ہو تو مستحب یہ ہے کہ اس کے کان میں اذان واقامت کہی جائے اذان کہنے سے ان شاء اللہ تعالیٰ بلائیں دور ہو جائیں گی۔ بہتر یہ ہے کہ داہنے کان میں چار مرتبہ اذان اور بائیں میں تین مرتبہ اقامت کہی جائے۔ بہت لوگوں میں یہ رواج ہے کہ لڑکا پیدا ہوتا ہے تو اذان کہی جاتی ہے اور لڑکی پیدا ہوتی ہے تو نہیں کہتے۔ یہ نہ چاہئے بلکہ لڑکی پیدا ہو جب بھی اذان واقامت کہی جائے۔ ساتویں دن اس کا نام رکھا جائے اور اس کا سر مونڈا جائے اور سر مونڈنے کے وقت عقیقہ کیا جائے۔ اور بالوں کو وزن کر کے اتنی چاندی یا سونا صدقہ کیا جائے۔

مسئلہ ۱:۔ ہندوستان میں عموماً بچہ پیدا ہونے پر چھٹی کی جاتی ہے۔ بعض لوگوں میں اس موقع پر ناجائز رسمیں برتی جاتی ہیں مثلاً عورتوں کا گانا بجانا ایسی باتوں سے بچنا اور ان کو چھوڑنا ضروری ولازم ہے بلکہ مسلمانوں کو وہ کرنا چاہئے جو حضور اقدس ﷺ کے قول وفعل سے ثابت ہے۔ عقیقہ سے بہت زائد رسوم میں صرف کر دیتے ہیں اور عقیقہ نہیں کرتے۔ عقیقہ کریں تو سنت بھی ادا ہو جائے اور مہمانوں کے کھلانے کے لئے گوشت بھی ہو جائے۔

مسئلہ ۲:۔ بچہ کا اچھا نام رکھا جائے۔ ہندوستان میں بہت لوگوں کے ایسے نام ہیں جن کے کچھ معنی نہیں یا ان کے برے معنی ہیں ایسے ناموں سے احتراز کریں۔ انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے اسمائے طیبہ اور صحابہ وتابعین وبزرگان دین کے نام پر نام رکھنا بہتر ہے امید ہے کہ ان کی برکت بچہ کے شامل حال ہو۔

مسئلہ ۳:۔ عبداللہ وعبدالرحمٰن بہت اچھے نام ہیں مگر اس زمانہ میں یہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ بجائے عبدالرحمٰن اس شخص کو بہت سے لوگ رحمٰن کہتے ہیں اور غیر خدا کو رحمٰن کہنا حرام ہے۔ اسی طرح عبدالخالق کو خالق اور عبدالمعبود کو معبود کہتے ہیں اس قسم کے ناموں میں ایسی ناجائز ترمیم ہرگز نہ کی جائے۔ اسی طرح بہت کثرت سے ناموں میں تصغیر کا رواج ہے یعنی نام کو اس طرح بگاڑتے ہیں جس سے حقارت نکلتی ہے اور ایسے ناموں میں تصغیر ہرگز نہ کی جائے لہذا جہاں یہ گمان ہو کہ ناموں میں تصغیر کی جائے گی یہ نام نہ رکھے جائیں دوسرے نام رکھے جائیں (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۴:۔ محمد بہت پیارا نام ہے اس نام کی بڑی تعریف حدیثوں میں آئی ہے اگر تصغیر کا اندیشہ نہ ہو تو یہ نام رکھا جائے اور ایک صورت یہ ہے کہ عقیقہ کا یہ نام ہو اور پکارنے کے لئے کوئی دوسرا نام تجویز کر لیا جائے اور ہندوستان میں ایسا بہت ہوتا ہے کہ ایک شخص کے کئی نام ہوتے ہیں اس صورت میں نام کی برکت بھی ہوگی اور تصغیر سے بھی بچ جائیں گے۔

مسئلہ۵:۔ مردہ بچہ پیدا ہوا تو اس کا نام رکھنے کی ضرورت نہیں بغیر نام اس کو دفن کر دیں اور زندہ پیدا ہو تو اس کا نام رکھا جائے اگر چہ پیدا ہو کر مر جائے۔

مسئلہ۶:۔ عقیقہ کے لئے ساتواں دن بہتر ہے اور ساتویں دن نہ کر سکیں تو جب چاہیں کر سکتے ہیں سنت ادا ہو جائے گی۔ بعض نے یہ کہا کہ ساتویں یا چودھویں یا اکیسویں دن یعنی سات دن کا لحاظ رکھا جائے یہ بہتر ہے اور یاد نہ رہے تو یہ کرے کہ جس دن بچہ پیدا ہو اس دن کو یاد رکھیں اس سے ایک دن پہلے والا دن جب آئے وہ ساتواں ہوگا مثلاً جمعہ کو پیدا ہوا تو جمعرات ساتویں دن ہے اور سنیچر کو پیدا ہوا تو ساتویں دن جمعہ ہوگا پہلی صورت میں جس جمعرات کو اور دوسری صورت میں جس جمعہ کو عقیقہ کرے گا اس میں ساتویں کا حساب ضرور آئے گا۔

مسئلہ۷:۔ لڑکے کے عقیقہ میں دو بکرے اور لڑکی میں ایک بکری ذبح کی جائے یعنی لڑکے میں نر جانور اور لڑکی میں مادہ مناسب ہے۔ اور لڑکے کے عقیقہ میں بکریاں اور لڑکی میں بکرا کیا جب بھی حرج نہیں۔ اور عقیقہ میں گائے ذبح کی جائے تو لڑکے کے لئے دو حصے اور لڑکی کے لئے ایک حصہ کافی ہے یعنی سات حصوں میں دو حصے یا ایک حصہ۔

مسئلہ۸:۔ گائے کی قربانی ہوئی اس میں عقیقہ کی شرکت ہو سکتی ہے جس کا ذکر قربانی میں گزرا۔

مسئلہ۹:۔ بچہ کا سر مونڈنے کے بعد سر پر زعفران پیس کر لگا دینا بہتر ہے۔

مسئلہ۱۰:۔ عقیقہ کا جانور انھیں شرائط کے ساتھ ہونا چاہئے جیسا قربانی کے لئے ہوتا ہے۔ اس کا گوشت فقراء اور عزیز و قریب دوست واحباب کو کچا تقسیم کر دیا جائے یا پکا کر دیا جائے یا ان کو بطور ضیافت و دعوت کھلایا جائے یہ سب صورتیں جائز ہیں۔

مسئلہ۱۱:۔ بہتر یہ ہے کہ اس کی ہڈی نہ توڑی جائے بلکہ ہڈیوں پر سے گوشت اتار لیا جائے یہ بچہ کی سلامتی کی نیک فال ہے اور ہڈی توڑ کر گوشت بنایا جائے اس میں بھی حرج نہیں۔ گوشت کو جس طرح چاہیں پکا سکتے ہیں مگر میٹھا پکایا جائے تو بچہ کے اخلاق اچھے ہونے کی فال ہے۔

مسئلہ۱۲:۔ بعض کا یہ قول ہے کہ سری پائے حجام کو اور ایک ران دائی کو دیں باقی گوشت کے تین حصے کریں ایک حصہ فقراء کا ایک احباب کا اور ایک حصہ گھر والے کھائیں۔

مسئلہ۱۳:۔ عوام میں یہ بہت مشہور ہے کہ عقیقہ کا گوشت بچہ کے ماں باپ اور دادا دادی نانا نانی نہ کھائیں یہ محض غلط ہے اس کا کوئی ثبوت نہیں۔

مسئلہ۱۴:۔ لڑکے کے عقیقہ میں دو بکریوں کی جگہ ایک ہی بکری کسی نے کی تو یہ بھی جائز ہے۔ ایک حدیث سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عقیقہ میں ایک مینڈھا ذبح ہوا۔

مسئلہ۱۵:۔ اس کی کھال کا وہی حکم ہے جو قربانی کی کھال کا ہے کہ اپنے صرف میں لائے یا مساکین کو دے یا کسی اور نیک کام مسجد یا مدرسہ میں صرف کرے۔

مسئلہ۱۶:۔ عقیقہ میں جانور ذبح کرتے وقت ایک دعا پڑھی جاتی ہے اسے پڑھ سکتے ہیں اور یاد نہ ہو تو بغیر دعا پڑھے بھی ذبح کرنے سے عقیقہ ہو جائے گا۔

واللہ تعالی اعلم قدتم ھذا الجزء بحمد اللہ سبحنہ وتعالی وصلی اللہ علی افضل خلقہ محمد والہ وصحبہ وانبہ و حزبہ اجمعین والحمد للہ رب العلمین. وانا الفقیر ابو العلا محمد امجد علی الاعظمی عفی عنہ